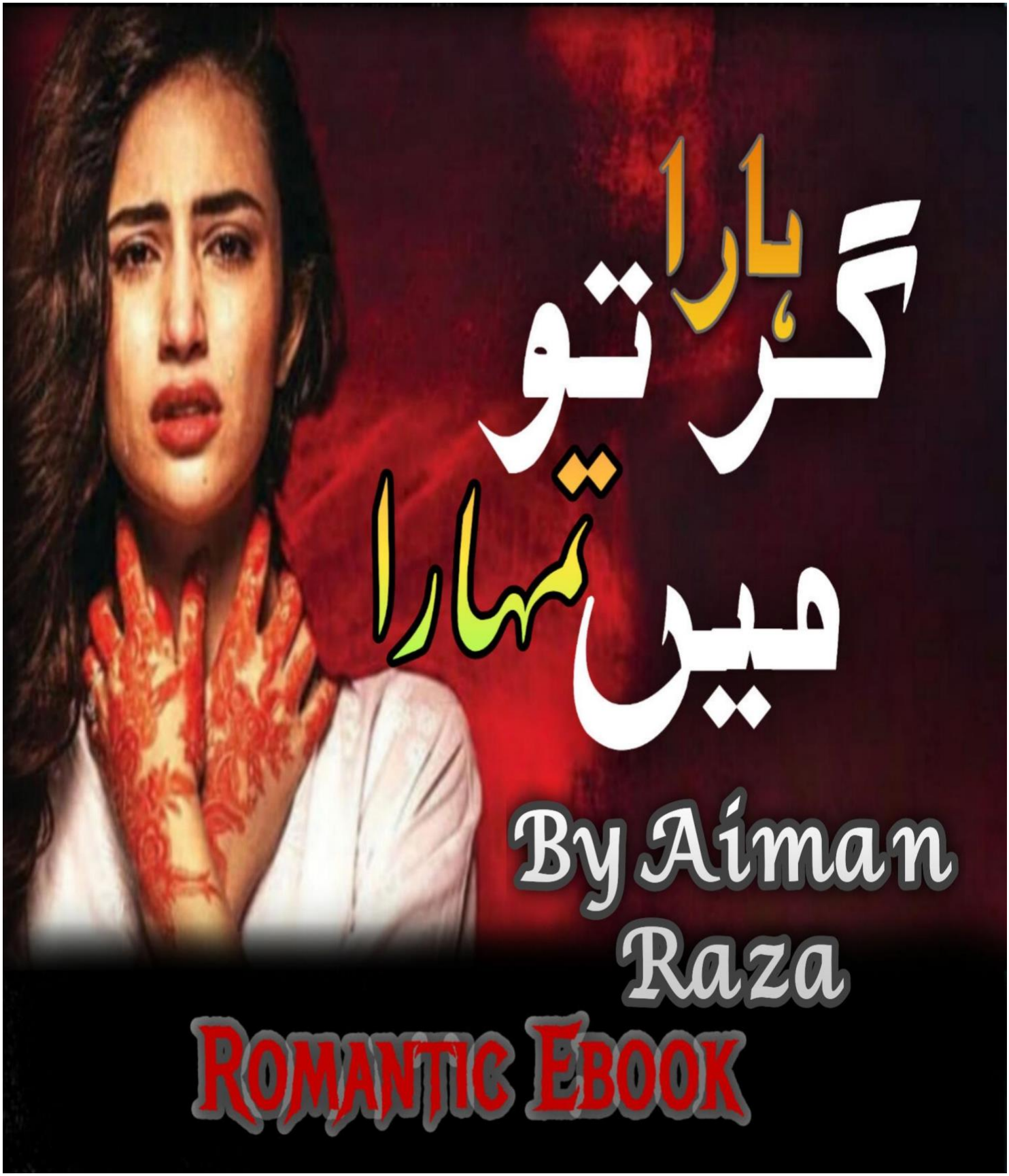
اگر ہارا تو
میں تمہارا
By Aiman
Raza
ROMANTIC EBOOK

سچ کہ رہا ہوں جس دن میرے دل کی"

دنیا میرے بس میں نہ رہی تم تک پہنچنے

سے مجھے کوئی طاقت نہیں روک سکے

گی---"

اسکے لفظوں کی شدت سے جزبات کی آگ

بھڑک رہی تھی---

اور کتنی دیر"

اسنے سسک کر کہا تو وہ تلخی سے

ہنسا۔۔۔۔

"گر ہارا تو میں تمہارا"

اسنے گھٹنوں کے بل جھکتے اسکا چہرہ

ٹھوڑی سے مٹھی میں بھینچتے کہا تو اسکا لہجہ

سرد تھا۔۔

مگر آنکھیں دہک رہی تھیں

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

خیال رکھیے گا صاحب ہجرِ یاراں بھی"

عاشق کی جان لے لیتا ہے تب جیت

بھی گئی تو آپ کو ہار جاؤں گی"۔۔۔

اس لڑکی نے آنسوؤں رگڑ کر اپنی سرخ

آنکھیں سامنے والی کی آنکھوں میں گاڑیں

اور اسکا گریبان جھنجوڑ کر کہا۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اسکی بات پر لمحے کے لیے مقابل کی ہستی ہل گئی تھی مگر پھر سمبھل کر بولا تو لہجہ سفاک تھا۔۔۔

"تم انتقام تھی اور انتقام رہو گی بدلے میں آیا مہرہ کبھی دل کی دھڑکن نہیں بنا کرتا"۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اپنے لفظوں سے اسکا سینہ چھلنی کر اسے پیچھے جھٹک کر وہ مضبوط قدم رکھتا کمرے سے باہر جا چکا تھا۔

پیچھے وہ عشق میں کملی لڑکی گھٹنوں میں سر دیے ساکت آنکھوں سے یہ تہیا کر رہی تھی۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

کہ وہ اس شخص کو ہرا کر رہے گی تبھی تو

اسکے عشق کی جیت ہو گی۔

مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ عشق قربانی

مانگتا ہے کبھی رشتوں کی تو کبھی خون

کی۔۔۔

عاشق ہوں نہ محبت میں نفرت جیسے جرم

کی مرتکب نہیں ہو سکتی میں۔۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

****

یہ منظر ہے اسلام آباد کے سب سے بڑے ڈائمنڈ مال کا جہاں کیفے ٹیریا میں بیٹھا وہ شخص اپنی ڈیل فائنل کرنے کے آخری مراحل پر تھا۔۔۔۔

دبئی کی مختلف کمپنیز کے نمائندے بھی اس شخصیت کے آگے جو ان سے عمر

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

میں بھی چھوٹا تھا۔اس کو اپنی مختلف ڈیلز دکھاتے اپنا کانفیڈینس لوز ہوتا محسوس کر رہے تھے۔۔۔۔

وہ تھا ہی اتنی اعلیٰ پرسنیلٹی کا مالک کہ اس کی شخصیت اپنے چاروں اطراف میں چھا جانے کی حیثیت رکھتی تھی۔۔۔۔۔۔۔

Novelistan.pk(novelistanofficial@gmail.com)

ہر کوئی اسی تاک میں تھا کہ حاکم انڈسٹریز جو کہ بیرونی ملکوں میں بھی ٹاپ پر تھی اس کی یہ ڈیل انہی کو ملے۔۔۔۔

شہروز کبیر حاکم اپنی عقابی نظروں سے مقابلے میں بیٹھ کر بھی نمائندوں کا جائزہ لے رہا تھا۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

وہ چہرہ پڑھنے میں مہارت حاصل رکھتا تھا

اور ان کے چہرے پڑھ کر ہی جان گیا تھا

کہ ان میں سے کون کھرا ہے اور کون

کھوٹا۔۔۔۔

اس نے بھی بغیر دیر کئے اس نمائندے

کا نام لیا جس سے وہ یہ ڈیل کرنا چاہتا تھا

اور فوراً کھڑے ہو کر اپنے کوٹ کو جھٹک

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

کر اس کے بٹن ایک سٹائل سے بند

کیے۔۔۔

"دا میٹنگ از ڈسمسڈ"

اس نے سرد لہجے میں کہتے ہوئے ٹیبل

سے بلیک سن گلاسز پکڑ کر اپنی مغرور

پوری آنکھوں پر سجائی۔۔۔

وہ کیوں کر غرور نہ کرتا اس پر سجتا بھی تو

بہت تھا۔۔۔

باقی کے نمائندے ڈیل اپنے ہاتھ سے

نکل جانے پر ہاتھ ملتی رہ گئیں جب کہ

وہ ایک شان سے وہاں سے نکلتا چلا گیا

مگر اس سے پہلے کہ وہ کیفے ٹیریا سے باہر

جاتا ہے کسی نے اس کی راہ میں حائل

ہو کر رستے کو روکا تھا۔۔۔

وہ اس کالے بلے سے واقف تھا ابھی

پتھریلی آنکھوں سے اس کی جانب

دیکھا۔۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اس کی راہ میں حائل ہونے والا کوئی اور نہیں بلکہ اس کا سب سے بڑا حریف شمشیر علی تھا۔۔۔۔

"اور بتاؤ دشمن میٹنگ کیسی رہی "

وہ جانتا تھا شہروز کا موڈ اسے دیکھتے ہی بگڑ جاتا ہے تبھی آج بھی اسکا دن خراب کرنے پہنچ گیا تھا۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

شہروز بھی اسکی رگ رگ سے واقف تھا

تبھی بولا۔۔۔۔

ابھی تک تو ٹھیک تھا مگر اب یقیناً تم "

نے راستہ کاٹ لیا ہے تو کیسے اچھا گزر

سکتا ہے۔ ویسے تمہاری اطلاع کے لیے

عرض ہے کہ جو ڈیل تمہیں کل ملنے والی

تھی وہ میں آج ہی جیت چکا ہوں۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اس کی بات نے شمشیر علی کو سر تا پیر آگ لگا دی تھی۔ وہ جو شہروز کا دن خراب کرنے آیا تھا اپنا پل میں تباہ کر چکا تھا۔۔۔۔

اس کی آنکھیں سرخ ہوئی تھیں جبکہ اس کی حالت پر شہروز تمسخر سے مسکرایا تھا اور اسے پیچھے چھوڑ کر جا چکا تھا۔۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

جیسے ہی وہ مال کے سیکنڈ فلور پر

پہنچا۔۔۔۔

اس نے منہ ہلکا سا پیچھے موڑ کر اپنے

سیکرٹری کو ہدایت دینا شروع کی۔۔۔۔

جسے سیکرٹری بھی فورا نوٹ کرنے لگا

کیونکہ وہ اپنے باس کے حد درجہ تیز غصے

سے واقف تھا۔۔۔

وہ جہاں جہاں سے گزر رہا تھا وہاں سے لڑکیاں اسے دیکھ آہیں بھر رہی تھیں۔

کوئی لڑکی ایسی نہ تھی جس نے مڑ کر اسے نہ دیکھا ہو اور یہی بات اس کی ناگواریت کا باعث بن رہی تھی۔

ایک اور چیز جو شہروز حاکم کی زندگی میں نقش ہو چکی تھی وہ تھی عورت زات سے نفرت۔۔۔۔

ایسا کیا تھا جس سے شہروز کبیر حاکم جیسا شخص عورت سے نفرت کر بیٹھا تھا یہ تو وقت نے ہی بتانا تھا۔۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

جوں ہی وہ میوزیکل انسٹرومنٹس کی

شاپ کے آگے پہنچے--

شہروز کبیر حاکم کا تصادم زور سے ایک

نسوانی وجود سے ہوا تھا جس کے باعث

نسوانی وجود کے ہاتھ میں پکڑا ہوا وائلن

زوردار آواز سے نیچے گرا تھا اور ٹکڑے

ٹکڑے ہوگیا---

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

نقاب میں صرف اسکی سبز آنکھیں ہی دکھ رہی تھیں۔

اس صنف نازک نے اپنی آنسوؤں سے لبریز سبز آنکھیں اٹھا کر پل کے پل شہروز کبیر حاکم کی آنکھوں میں دیکھا تھا اور یہی دیکھنا شہروز کبیر حاکم کی دنیا ہی ہلا کر رکھ گیا تھا۔۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

وہ وہاں کبھی نہ رکتا مگر اس بار زندگی میں پہلی بار غلطی اس کی خود کی تھی تبھی وہ وہاں رک گیا اور اس کی آنکھوں میں جیسے ڈوبتا چلا گیا۔۔۔۔

*****

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

وہ جو آج بڑی مشکلات کے بعد اپنی ماں

سے اجازت لے کر اپنے لئے وائلن

خریدنے آئی تھی۔

اس کا من چاہا وائلن پل بھر میں

سامنے کھڑے پہاڑ نما وجود سے ٹکرا کر

زمین بوس ہوتا چکنا چور ہو چکا تھا بالکل

اس کے دل کی طرح۔۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اس نے ایک نظر اٹھا کر سامنے اپنے

قصور وار کو دیکھا اور یہ دیکھنا اس کا بھی

لمحوں سے منٹوں پر محیط ہو گیا۔

ایسی آنکھیں ایسی آنکھیں کہاں دیکھی

تھیں اس نے۔۔۔

ہاں اس کی ماں کی آنکھیں ایسی تھیں جو

اس کے باپ کے دکھ میں درد جھیلتی

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

گریاوزاری سے ایسی ہو چکی تھیں جن میں

نجانے کتنا درد پنہا تھا۔۔۔

جو وہ دوشیزہ منٹوں میں جان چکی تھی۔

تبھی بغیر کچھ کہے جھک کر وائلن کے

ٹکڑے سمیٹنے لگی ایک لفظ نہ کہا تھا اس

نے مقابل سے۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ اٹھ کر جاتی شہروز میر حاکم کے لفظوں نے اس کے قدم زنجیر کیے تھے۔۔۔

رو کیوں رہی ہو ایک بے جان واعلن " ہی ٹوٹا ہے نہ مجھ سے تمہارا دل تو نہیں جو یوں آنسو تمہارے چہرے پر بے مول

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

ہو کر بہتے چلے جا رہے ہیں۔ چاہو تو مجھ

"سے اس کی قیمت لے لو

وہ جو عورت ذات سے ہی نفرت کرتا تھا

نہ جانے کیوں اس لڑکی کی آنکھوں میں

اس سے آنسو برداشت نہ ہوئے اور وہ

بے ساختہ خود کو کہنے سے روک نہ پایا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

وہ جو واپس جا رہی تھی اس کے بات پر

پلٹ کر اسے دیکھا اور کہا۔۔۔

کبھی کبھی ایک بے جان چیز سے آپ "

کے احساسات جڑے ہوتے ہیں جن

کے ٹوٹ جانے پر آپ کا دل بھی ٹوٹ

جاتا ہے۔ مگر یہ صرف وہی لوگ جانتے

ہیں جنہوں نے دل لگایا ہو۔آپ نہیں

سمجھیں گے کیوں کہ آپ تو پہلے ہی اس راہ سے ہٹ چکے ہیں جب آپ کا دل جوڑنے والا آپ کی زندگی میں آئے گا تب آپ سمجھ پائیں گے"

وہ یہ کہتی جا چکی تھی .وہ جو اس کے لہجے میں کھو چکا تھا بات سمجھ آنے پر فوراً ہوش میں آیا اور پاگلوں کی طرح اس کے

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

پیچھے بھاگا مگر وہ وہاں ہوتی تو اسے ملتی نہ

وہ تو جا چکی تھی وہاں سے بہت دور۔۔۔۔

بھلا وہ اس کی زندگی کے بارے میں"

کیسے جانتی تھی یہ کیسے ممکن تھا کہ کوئی

اسے اندر تک پڑھ سکے اور وہ انجان لڑکی

اسے دو پل میں جان چکی تھی اور اس کی

"حقیقت اسی پر واضح کرتی چلی گئی تھی

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

تم میں کوئی تو راز ہے میں تمہیں ایسے "

"نہیں جانے دوں گا تمہیں ڈھونڈ لوں گا

اس نے درد سے پھٹتے سر کو تھامتے

اپنے آپ سے عہد کیا۔۔۔

شہروز کبیر حاکم اب اس انجان لڑکی کی

جان کن جوکھوں میں ڈالنے والا تھا اسے

دیکھ قسمت دکھ سے مسکرا دی۔۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

عزیت بھری مسکراہٹ۔۔۔۔

*****

رات کی سیاہی پھیلتی چلی گئی لیکن جس وقت شہر میں خاموشی کا راج تھا وہیں ایک جگہ تھی جو دن کے اجالے کی طرح روشن اور چمچما رہی تھی۔۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

جی ہاں بازارِ حسن میں اس وقت محفل

میں شراب اور شباب اس وقت عروج پر

تھا جہاں کئی لڑکیاں لہک لہک کر امیر

زادوں کو اپنا گرویدہ کر رہی تھیں۔۔

دن کی روشنی میں مہزب دکھنے والے امیر

آدمی و لڑکے رات کی تاریکی میں حوس

کے پوجاری کی طرح بھیڑیا بن جاتے جن

Novelistan.pk(novelistanofficial@gmail.com)

کا کام صرف وہاں پر لائی گئی لڑکیوں کی بولی لگانا اور اپنی راتوں کو رنگین کرنا تھا بے شک اس میں ان لڑکیوں کی مرضی ہوتی یا نہیں ---

ایسے میں ہی تبلوں کی تھاپ کے دوراں اچانک رات ایک بجے اوپری منزل کے

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

واحد کمرے سے وائلن بجنے کی آواز ماحول

میں عجیب ارتعاش پیدا کر رہی تھی۔۔۔

بہت ہی دل چھو لینے والی آواز تھی۔

جس میں ایک ان دیکھی مدد کی پکار تھی جو

شاید ہی کوئی سن پاتا۔۔۔

روح جان بائی اس اوپری منزل والی"

"حسینہ کا دیدار کب نصیب ہوگا

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

ایک نوجوان امیر زادے نے رو

چندہ بائی سے پوچھا تو وہ چبھتی نظروں سے

اوپر دیکھنے لگی۔۔۔

بہت جلد میاں اوپر کا دروازہ بھی کھلے گا"

اور اندر چھپا حسین راز بھی جو سبکی آنکھیں

خیر کر دے گا۔ مگر جب تک وہ 18 کی

نہیں ہو جاتی ہم کچھ نہیں کر سکتے لیکن

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

وقت آنے پر ہم قیامت ڈھائیں گے اسکے

"حسن و شباب سے مردوں پر

اسنے اپنے عیارانہ ارادوں سے اس کو

جواب دیا----

اور یقیناً اس کی جوانی کے مزے لینے"

والا میں پہلا ہوں گا!

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اس امیر نوجوان نے عقابی نظروں سے

اس کمرے کو دیکھتے ہونٹوں پر زبان

پھیرتے کہا تو وہ سر تسلیم خم کر

گئی۔۔۔۔

دونوں مکرو لوگوں کا قہقہ وہاں گونجا تھا اور

جس کی قسمت کا فیصلہ ہوا تھا وہ اس

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

سب سے انجان اپنا دکھ اس ساز کی صورت نکال رہی تھی۔۔۔۔

*****

نیچے ناچ گانا زو و شور سے برپا تھا جو اس حسین پری کی نیند میں مخل ہو رہا تھا۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

غزل اٹھیے آپ کی امی حضور نے آپ"
کے لیے ناشتہ بھیجا ہے کیا آپ کو اپنے
"جامع کے لیے دیر نہیں ہو رہی
کوٹھے کی ملازمہ نوراں نے کھڑکی سے جالی
دار پردے ہٹاتے کہا اور موتیوں کی لڑیاں
پیچھے کیں جو پردے کے آگے ایک اور
پردے کی طرح خوبصورتی سے پھیلی تھیں۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

سورج کی کرنیں چھن سے آتی ہوئی اسکے شفاف گورے ملائی جیسے چہرے پر پڑی تھیں۔

جس کے باعس اس پری وش نے کسمسا کر اپنی دودھیا کلائی اپنی مغلئ سبز آنکھوں کے آگے کی تھی۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

مگر وقت کا احساس کرتے اسکی نیند بھک

سے اڑی تھی۔۔۔

نوراں آپ نے ہمیں پہلے کیوں نہیں

اٹھایا غزب خدا کا ہمیں اتنی دیر ہو

گئی۔۔۔

وہ فوراً اپنے نرم گداز بستر سے اٹھتے جلدی

سے اپنی پتلی کمر پر پھیلی لمبی سنہری

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

زلفوں کا جوڑا باندھنے لگی جو اسکے اٹھتے ہی

پھر نرم ملائم ہونے کی وجہ سے اسکی کمر

پر پھیل چکا تھا۔۔۔

وہ فریش ہو کر واپس آئی تو پانی کے

قطرے شبنم کے موتیوں کی طرح اسکے

چہرے پر چمکنے لگے تھے۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

نوراں یک ٹک اسکے نوخیز حسن کو دیکھ رہی تھی۔ جو ہاتھ لگانے سے جیسے میلا ہوتا تھا۔۔

"ایسے کیا دیکھ رہی ہیں نوراں"

غزل نے جب نوراں کو یک ٹک خود کو دیکھتا پایا تو نرمی سے پوچھا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

خدا کی قدرت دیکھ رہی ہوں جسنے آپ"

کے ہر ایک انگ کو بڑی فرصت سے بنایا

ہے---

اتنا مکمل حسن تو شاید بازارِ حسن کی تمام تر

حسیناؤں کا مل کر بھی نہیں ہو گا جتنا

"آپ اکیلی کا ہے

وہ منہ میں انگلیاں دبائے بولی---

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

"نوراں آپ بھی نہ"

وہ ایک دم ہنس کر بولی---

اسکی ہنسی نے تو جیسے کمرے میں

جلترنگ بکھیر دیے تھے---

ہم سچ کہ رہے ہیں غزل آپ نظر لگ"

جانے کی حد تک خوبصورت ہیں ہم آپ کو

کیسے یقین دلائیں"

Novelistan.pk(novelistanofficial@gmail.com)

وہ جھنجلا کر بولی۔۔۔

"کیا ہی اچھا ہوتا کہ ہمارا نصیب اور ہماری امی کا نصیب بھی ہمارے چہرے کی طرح ہی حسین ہوتا تو آج ہم یوں بازارِ حسن میں نہ ہوتے"

یہ بات کرتے جیسے اسکے چہرے پر صدیوں کی تھکن اور غم اتر آیا تھا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

ایسے نہ کہیں غزل آپ بے شک بازارِ"

حسن میں ہیں مگر خدا گواہ ہے کہ ایک مرد

نے آج تک آپ کی جھلک تک نہیں

دیکھی۔

خدا نے آپ کو محفوظ رکھنا تھا اور ابھی تک

رکھا ہے یقیناً وہ آپ کی یہاں سے نجات

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

بھی بہت جلد لکھ دے گا آپ فکر مت

کریں۔۔۔۔۔

جتنا آپ اسکی عبادت کرتی ہیں اور اسکے

لیے پردہ کرتی ہیں یقیناً آپ کو اسکے اجر

سے نوازے گا"

نوراں نے بھرے دل سے کہا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

"بے شک میں اسی کے کن کی منتظر ہوں"

اسنے اپنی آنکھیں بند کرتے جزب سے کہا تھا۔۔۔۔

****

یہ حاکم حویلی کا منظر ہے جہاں حاکم صاحب اپنی بیگم ریحانہ بیگم اور اپنے دو

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

بیٹوں اور ایک بیوہ بیٹی کے ساتھ رہتے تھے۔۔۔

انکے بڑے بیٹے کبیر حاکم کی شادی مہریں بیگم سے ہوئی تھی جو کہ اپنے بیٹے شہروز کبیر حاکم کی پیدائیش پر وفار پا گئیں تھیں۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

پھر انکی شادی نوشین بیگم سے ہوئی

جنہوں نے فوراً ہی مہرین بیگم کی جگہ

سمبھال لی تھی مگر وہ شہروز کو بیٹے کا پیار

نہ دے پائیں اور اپنے سگے بیٹے عادل اور

بیٹی عروج پر ہی پیار لٹاتیں اور شہروز کو

بات بات پر طنز کرتیں اسے اپنے بچوں

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

سے کمتر سمجھتیں مگر یہ سب باتیں کبیر

حاکم صاحب سے مخفی تھیں۔۔۔

شہروز کبیر حاکم صاحب کا لاڈلہ بیٹا تھا۔

جسکی ہر بات وہ مانتے تھے جس سے

نوشین بیگم جلن کا شکار ہوتیں۔۔۔

حاکم صاحب کے دوسرے بیٹے خلیل

حاکم زندہ دل آدمی تھے۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

لوگوں کی مدد کرنا تو انکا پسندیدہ شیوہ تھا۔۔۔

ایک بار جب انکے دوست زبردستی انہیں

بازارِ حسن لے گئے وہاں ان کا دل نہ لگا

تو وہ کوٹھے کی چھت پر چلے آئے جہاں

انہوں نے حیرت بھرا منظر دیکھا جہاں

ایک لڑکی ڈری سہمی سی وہاں سے بھاگنے

کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

"یہ کیا کر رہی ہو تم"

وہ اس ڈری سہمی ہرنی کو دیکھ یہ تو جان گیا تھا کہ اسے آج ہی لایا گیا ہے اور وہ یقیناً بھاگنے کی کوشش کر رہی ہے۔

میرے قریب مت آنا میں نے کہا"

میرے قریب مت آنا میں ایسی ویسی لڑکی نہیں ہوں یہ لوگ مجھے زبردستی یہاں

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

لے آئے ہیں میں میں کوئی طوائف نہیں اگر

"میرے قریب آئے تو میں کود جاؤں گی

خلیل حاکم کے اپنی طرف بڑھتے قدم دیکھ

وہ چھلانگ لگانے لگی تو انہوں نے فوراً

اسے تھام لیا---

کیا پاگل ہو گئی ہو تم لڑکی میں تمہاری"

"مدد کر رہا ہوں چیخو مت

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

انہوں نے یشمہ گل کا ہاتھ پکڑ کر اسے

اوپر کھینچتے گرگھا---

تو وہ جھٹپٹا کر رہ گئی---

آخر میں تم پر یقین کیسے کر لوں آخر تم"

"بھی تو یہاں کے گاہک ہی ہوگے نہ

وہ روتے ہوئے بولی---

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

"میرا یقین کرو میں ان سب میں سے

نہیں مجھے تو خود میرے دوست یہاں

زبردستی لے آئے ہیں۔ اس سے پہلے کہ

کوئی تمہاری غیر موجودگی بھانہ جائے تمہیں

نکالنے کی کوئی ترکیب سوچنی ہوگی۔۔۔۔

"اور اسکے لیے مجھے تمہارا بھروسہ چاہیے

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

خلیل حاکم کے لہجے میں کچھ ایسا ضرور تھا

کہ وہ انکی بات پر ایمان لے آئی تھی۔۔۔

خلیل حاکم بہت مشکلوں سے بازارِ حسن

کی چھت کی بیک سائڈ پر لے گئے ۔۔۔

جہاں نیچے ہی انکی گاڑی موجود تھی۔۔۔

تمہیں سب کے سامنے میں لے کر"

نہیں جا سکتا کوئی تمہیں جانے نہیں

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

دے گا یقیناً وہ تمہیں کچھ دیر تک ڈھونڈ

لیں گے جو بھی کرنا ہوگا جلدی کرنا

ہوگا---"

اسکی بات پر وہ خود بھی انہیں پریشانی

سے دیکھنے لگی تھی---

سنو کیا تم یہاں سے نیچے چھلانگ لگا"

سکتی ہو"

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

خلیل حاکم نے نیچے کی اونچائی جانچتے

کہا۔۔

کیاااا آپ سٹک گئے ہیں کیا ہم یہاں"

" سے چھلانگ لگائیں گے کیا

یشمہ گل کے منہ سے اچانک اتنی سیریس

سچویشن میں بھی معصوموں والی بات ہی

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

نکلی تھی یا بے وقوفی بھری یہ خلیل حاکم سمجھ نہ سکے۔۔۔

بس اپنا قہقہ ضبط کر کے رہ گئے کیونکہ اس معصوم پری کی شکل لگ ہی اتنی من موہنی رہی تھی جیسے گویا ابھی خلیل حاکم اسے چھت سے دھکا دے دیں گے۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

انکے یوں اپنا قہقہ ضبط کرنے پر یشمہ گل ہوش میں آئیں تھیں اور بے ساختہ اپنی کہی بات پر سرخ پڑی تھیں---

بھلا اسکا اور اس اجنبی کا کیا مزاق---

"اچھا میں نیچے جاتا ہوں اور آپ کے اترنے کا بندوبست کرتا ہوں مگر خدارا کسی کی نظروں میں مت آیئے گا"

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

وہ انہیں اچھے سے سمجھاتے نیچے جا چکے تھے۔۔۔

کچھ ہی لمحوں میں وہ اسے گاڑی کے قریب نظر آئے اور ادھر ادھر دیکھتے اسے نیچے چھلانگ لگانے کا اشارہ کیا۔۔۔

جو انہیں منہ کھولے دیکھ رہی تھی گویا چھلانگ کس پر لگانی ہے۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

مگر انکے غصے بھرے اور جلدی کے تاثرات دیکھ اسنے آنکھیں بند کرتے اللہ کا نام لے کر چھلانگ لگائی اور چیخ ماری تھی---

اور دھڑام سے کسی نرم چیز پر گری تھیں---

مگر چیخوں کا سلسلہ بدستور جاری تھا---

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

"آپ چپ ہونے کا کیا لیں گی محترمہ"

خلیل حاکم کی کراہتی آواز پر وہ ہوش میں آئیں اور انہیں محسوس ہوا کے انکی کوئی ہڈی نہیں ٹوٹی بلکہ وہ کسی ٹھوس چیز پر موجود ہیں تو انکی آنکھیں جھٹ سے کھلی تھیں---

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

مگر یہ دیکھ کر شرم اور خفت سے انکا چہرہ لال رنگ کی طرح سرخ ہوا تھا کیونکہ وہ کسی ٹھوس چیز پر نہیں بلکہ خلیل حاکم کے سینے پر گریں تھیں---

خلیل حاکم نے انہیں تو گرنے سے بچا لیا مگر بچارے خود ریتلی زمین پر گر کر زخمی ہوئے تھے اور اوپر سے ان محترمہ کی

Novelistan.pk(novelistanofficial@gmail.com)

چیخیں انکے اعصاب کو جھنجلانے کا سبب

بن رہی تھیں تبھی چیخ کر کہا--

وہ فوراً ان پر سے اٹھیں اور انہیں اٹھنے

میں مدد دی---

"کیا آپ ٹھیک ہیں"

یشمہ گل کی بات پر انہوں نے گھور کر

یشمہ کو دیکھا جیسے کینا چاہ رہے ہوں اب

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

بھی کچھ جاننا باقی ہے اور انہیں لے کر

فوراً گاڑی میں روانہ ہوئے تھے۔

اس سے پہلے کے ان پر کسی کی نظر

ہڑتی۔ گاڑی بازارِ حسن کے راستوں سے

نکل کر بہت دور چلی گئی تھی۔۔۔

"اب آپ کو کہاں جانا ہے"

خلیل حاکم نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

"گھر"

یشمہ گل نے نم آواز سے یک لفظی جواب دیا تھا جس پر خلیل حاکم کا دل پتہ نہیں کیوں بے چین پرندے کی طرح پھڑپھڑا کر رہ گیا تھا جیسے اسکو یہ بات پسند نہ آئی ہو اور وہ اس معصوم پری کا مرید ہو گیا ہو۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

یشمہ گل نے انہیں گھر کا رستہ بتایا وہ نہ چاہتے ہوئے بھی انہیں صحیح سلامت انکی منزل پر لے آئے تھے۔۔۔

خلیل حاکم نے انکے گھر کے تھوڑا نزدیک گاڑی روکی اور یشمہ گل کی طرف دیکھا جو کپکپا رہی تھی۔۔۔

"کیا ہوا ہے"

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

انہوں نے پریشانی سے پوچھا۔۔۔

"ڈر لگ رہا ہے"

انہوں نے روتے ہوئے آنسو بھری آنکھیں اٹھا کر خلیل حاکم کی آنکھوں میں ڈالتے کہا تو انکی دل کی دنیا اسی لمحے انکے آنسو دیکھ تہس نہس ہو گئی۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

انکا دل کیا ان آنسوؤں کو اپنے لبوں میں سمیٹ لیں مگر وہ یہ نہیں کر سکتے تھے۔۔۔

انکے ہمت بڑھانے پر وہ اڑی سے باہر نکلی اور کانپتے ہوئے اپنے گھر کی طرف گئیں جہاں تالہ لگا منہ چڑہا رہا تھا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

رات کے اس پہر بھلا اسکے ماں باپ

کہاں جا سکتے تھے۔۔۔

وہ تو پاگل ہو اٹھیں تھیں اور فوراً اپنے

ہمسائوں کا دروازہ کھٹکھٹانے لگیں۔۔

شفیق صاحب نے آنکھیں ملتے دروازہ کھولا

تو یشمہ گل کو دیکھ انکی ساری نیند بھک

Novelistan.pk(novelistanofficial@gmail.com)

سے اڑی تھی جو روتے ہوئے اپنے اپنے

ماں باپ کا پوچھ رہی تھی---

چچا گھر پر تالا کیوں لگا ہے امی ابو کہاں"

"ہیں میرے

اسنے روتے ہوئے کہا تو وہ غم زدہ نظروں

سے اسے کہنے لگے---

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

جس کی بیٹی کو دن دہاڑے کوئی اٹھا کر"
لے جائیں تو اسکے ماں باپ کیسے ہوں
گے۔ بیٹا جب وہ غنڈے تمہیں اٹھا کر
لے گئے تو تمہارا عزت دار باپ یہ صدمہ
برداشت نہ کر سکا اور موقع پر ہی اللہ کو
پیارا ہو گیا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اور تمہاری ماں نے محلے والوں کی طنزیہ باتیں سن کر خدکشی کر لی۔ آخر وہ اس زمانے کی تپش برداشت نہ کر پائی تھی---

نہیں نہیں ایسا نہیں ہو سکتا یہ جھوٹ" ہے میں آ گئی ہوں اب تع دیکھیں مجھے

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

کچھ نہیں ہوا تو پھر میرے ماں باپ ہی کیوں"

اسکے دھاڑیں مار کر رونے پر آس پڑوس کے لوگ بھی دروازوں میں آ گئے تھے---

جو اسکے بارے میں بری بری باتیں کر رہے تھے---

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

"پرہ نہیں کس کے ساتھ بھاگ گئی تھی"

"بے چاری کو تو ماں باپ کا چہرہ نصیب بھی نہیں ہوا"

"ایسی ہی اولاد ہوتی ہے جو ماں باپ کو کھا جاتی ہے"

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

طرح طرح کی باتیں سنتی وہ مر جانے کے

در پر تھی---

شفیق صاحب کے سمجھانے پر بھی لوگ

طنز کے نشتر چلانے سے بعض نہ آئے...

خبردار جو کسی نے ایک بھہ لفظ اور کہا"

نکے خلاف تو یہیں زمین میں گاڑ دوں گا

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

یہ اب بھی اتنی ہی پاک ہیں جتنی جانے

"سے پہلے یہ گواہی میں دیتا ہوں

خلیل حاکم نے معاملہ سنگین ہوتے دیکھا

تو انسے برداشت نہ ہوا اور وہ فوراً نکل کر

اسکے پاس آئے تھے۔۔۔

تم کون ہو میاں اور تم کیسے گواہی دے"

سکتے ہو تم کونسا اسکے ساتھ تھے۔پتہ

Novelistan.pk(novelistanofficial@gmail.com)

نہیں کتنے لوگوں کے ساتھ منہ کالا کر
کے آئی ہے یہ ہمارے محلے میں اسکی
کوئی جگہ نہیں"

ایک فساد عورت بیچ میں سے بولی تو سب
عورتیں اسکی ہاں میں ہاں ملانے
لگیں---

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

خدارا رحم کریں میرا اس گھر کے علاوہ"

"کوئی سہارا نہیں میں کہاں جاؤں گی

وہ درد سے بلک کر بولیں تو خلیل حاکم کو

لگا انکا دل کسی نے نوچ کر پھینک دیا ہو

وہ تڑپ اٹھے تھے انکے درد پر---

نہ بی بی نہ یہ پکڑو چابی اپنے گھر کی اور"

نکلتی ہو اب تو تمہیں بیاہنے بھی کوئی نہ

Novelistan.pk(novelistanofficial@gmail.com)

آئے گا اور ہم اپنی بچیاں خراب نہیں کرنا چاہتے"

دو عورتوں نے مل کر اسے دھکا دیتے ہوئے کہا جو پیچھے منہ کے بل گرتیں مگر دو مہربان ہاتھوں نے انہیں گرنے سے بچایا تھا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

میں کروں گا ان سے نکاح ابھی اور اسی"

وقت کیونکہ میرے دل میں ابھی بھی

خوفِ خدا موجود ہے جو دوسروں پر بہتان

"لگانے سے پہلے ہزار بار سوچتا ہے

انکے کھرے لہجے میں کہنے پر سبھی حیرت

سے دنگ رہ گئے اور اس امیر کبیر شخص

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

کو دیکھنے لگے جسکے لہجے میں چٹانوں جیسی

سختی تھی۔۔

یشمہ گل نے اپنی گہری سبز آنکھیں خلیل

حاکم کی نظروں میں گاڑیں جو سرخ ہو رہی

تھیں اسکے دیکھنے پر خلیل حاکم نے

نظریں چرائی تھیں۔۔۔

آناً فاناً نکاح کا بندوبست ہوا تھا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

یشمہ گل ولد بہروز خان کیا آپ کو خلیل"
حاکم ولد حاکم سے نکاح بعوض پچاس ہزاز
"قبول ہے

مولوی صاحب کے پوچھنے پر خلیل حاکم
کی سماعتیں بے قراری سے یشمہ گل کا
جواب سننے کو رکس کرنے لگیً تھیں۔۔۔
بے چینی کے لمحے طویل ہوئے تھے۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

یشمہ گل کی زندگی تو جیسے ایک دم طوفانوں کی زد میں آ گئی تھی۔ نہ اس خاص وقت میں اسکے جان سے عزیز ماں باپ ساتھ تھے نہ انکی دعائیں وہ کس کس بات پر روتی۔۔۔

اسنے آنکھیں بند کر کے گہری سانس بھر فیصلہ کر ڈالا تھا۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

"قبول ہے, قبول ہے, قبول ہے"

تین بار اسکی زبان سے لفظ ادا ہوئے تھے اور زندگی بھر کے لیے خلیل حاکم کی ہو گئی تھیں۔ مگر کیا واقعی۔۔۔

یشمہ گل نہیں جانتی تھیں کہ جس کھائی سے بچنے کے لیے انہوں نے یہ فیصلہ کیا تھا وہ انہیں کس جہنم میں دھکیلنے والا

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

ہے اگر جان جاتیں تو کبھی یہ فیصلہ نہ

کرتیں دوسری طرف۔۔۔

خلیل حاکم تو ایسے تھے جیسے قاروں کا

خزانہ انکے ہاتھ لگ گیا ہو۔ اپنی پہلی

چاہت اپنی پہلی محبت کو وہ اپنا بنا چکے

تھے اور انہیں کیا چاہیے تھا۔۔۔

وہ پہلی محبت پر یقین نہیں رکھتے تھے مگر یشمہ گل سے مل کر یہ جانا کہ پہلی نظر کی محبت کیا ہوتی ہے اور اس میں گرفتار ہونا کیسا میٹھا درد ہوتا ہے--

وہ اپنی محبت مل جانے پر سرشار تھے اس بات سے انجان کے محبت کرنے اور محبت نبھانے میں بہت فرق ہوتا ہے کیا

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

وہ وقت پڑنے پر محبت کا حق ادا کر پائیں گے۔۔۔

****

یہ انکا اپنا زاتی فلیٹ تھا جہاں وہ یشمہ گل کو لے کر آئے تھے۔۔۔

یشمہ گل بیڈ پر بیٹھے بے چینی اور پریشانی کے ملے جلے تاثرات سمیت انگلیاں مروڑ

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

رہی تھیں کہ کہیں خلیل حاکم کے ساتھ زیادتی تو نہیں ہو گئی۔

پتہ نہیں اس سب میں انکی مرضی شامل تھی بھی یا نہیں۔ یہی بات انہیں کھائی جا رہی تھی۔ وہ کسی بھی طور خلیل حاکم کی برابری نہیں کر سکتی تھیں کہاں وہ

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

ایک غریب کی بیٹی اور کہاں وہ حسن کا

دیوتا امیر شہزادہ۔۔۔

خلیل حاکم کے دستک دے کر آنے پر

انکا دل پھڑپھڑا کر رہ گیا دھڑکنیں گویا سر

پٹ دوڑنے لگی تھیں جبکہ دل سینہ توڑ

کر باہر آنے کو ہو رہا تھا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

کبھی سوچا نہیں تھا کہ جس لڑکی سے"

آج ملاقات ہوئی وہی میری بیوی بن

جائے گی"---

انہوں نے شوخ لہجے میں یشمہ گل کے

پاس بیڈ پر بیٹھتے انہیں چھیڑا---

جو انکی بات کو کوئی اور ہی رنگ دے چکی

تھیں---

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

میں کسی بھی لہاز سے آپ کے قابل"
نہیں آپ نے مجھے اپنا نام دے کر مجھ پر
بہت بڑا احسان کیا ہے جو یشمہ گل
مرتے دم تک نہیں بھولے گی اور
مرتے دم تک آپ کی وفادار رہے
گی---"

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اسنے آنسوؤں کا گلا گھونٹ کر کہا تو خلیل

حاکم کے اس کے رونے پر ہاتھ پاؤں

پھول گئے۔۔۔

یشمہ گل آپ مجھے غلط سمجھ رہی ہیں"

ایسا کچھ بھی نہیں۔۔۔

آپ کو میں نے اپنی زندگی میں اپنی پوری

رضامندی سے شامل کیا ہے نہ صرف

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اپنے پورے دل کے ساتھ جبکہ اس میں

"میری پسندیدگی بھی شامل ہے

خلیل حاکم نے فوراً ایک ہی بات میں

سری دلیلیں دیتے یشمہ گل کے سارے

دل کے وسوے ختم کر گیا تھا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

جبکہ یشمہ گل انہیں منہ کھولے دیکھنے لگیں تھیں وہ انکی معصومیت پر مسکرا کر رہ گئے۔۔

یشمہ گل میں نے آپ کو اپنی زندگی میں" اپنی شریکِ حیات کے طور پر بہت سوچ سمجھ کر شامل کیا ہے اور میں وعدہ کرتا ہوں آپ کی ہر طرح سے حفاظت کروں گا

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

کہ کبھی کوئی تکلیف آپ کو چھو بھی نہیں

پائے گی۔۔۔

بلکہ ہر سرد و گرم سے بچا کر رکھنا میرا

فرض ہے۔ میں آپ سے کتنی محبت

کرنے لگا ہوں یہ میں پی آپ کو بتاؤں گا

"نہیں بلکہ اپنے عمل سے ظاہر کروں گا

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

خلیل حاکم نے یشمہ گل کے مخملی سفید ہاتھ کی پشت کو اپنے سلگتے لبوں سے چھو کر کہا---

تو انکی آنکھیں تشکر سے نم ہوئی تھیں جبکہ گال شرم سے سرخ ہوئے تھے

جس پر وہ قہقہ لگا کر رہ گئے---

Novelistan.pk(novelistanofficial@gmail.com)

کیا وہ اپنی بات پر قائم رہ پائیں گے یہ تو وقت نے ہی بتانا تھا۔۔۔

****

خلیل آپ کے گھر میں اور کون کون ہے"

یشمہ گل نے دلچسپی سے انکا ہاتھ تھام کر بچوں کی طرح ہلاتے ہوئے کہا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

جس پر خلیل انکی بچکانہ حرکت پر مسکرا

دیے---

ان کے دن عید تھے تو راتیں شبرات گزر

رہی تھیں کیونکہ انہیں اتنی حسین اور

خدمت گزار بیوی جو ملی تھی۔

میرے گھر میں میرے ایک بڑے بھائی

ہیں جنکی میں بہت عزت کرتا ہوں انکا

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

ایک ہی بیٹا تھا کبیر حاکم جو میرا بہت زیادہ لاڈلہ ہے اور رہی بات انکی بیوی کی تو اسی سال انکا کار ایکسیڈینٹ میں انتقال ہو گیا تھا۔۔۔

کبیر پانچ سال کا ہے چھوٹا تھا تبھی بابا نے انکی شادی اپنے بھائی کی بیٹی شمع سے کروا دی۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اور بہت جلد میں پھر سے چاچو بننے والا

ہوں۔۔۔

اور بھائی صاحب کہ علاوہ میری ایک ہی

لاڈلی بہن ہے اریج دو سال پہلے اسکی

بھی شادی ہو گئی اور ماشاللہ سے اسکی دو

بیٹیاں بھی ہیں۔

عائشہ اور علینہ میری لاڈلیاں ۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

میری بہن یقیناً تمہیں دیکھ کر پاگل ہو

جائے گی کیونکہ پہلے تو اسے یقین ہی

نہیں آئے گا کہ شادی سے دور بھاگنے

والا خلیل حاکم نہ صرف شادی کر چکا ہے

بلکہ گھر والوں سے چھپ کر اپنی محبت

سے شادی کر چکا ہے۔۔۔۔

وہ یقیناً گھر سر پر اٹھا لے گی۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

لیکن تمہارے آنے پر سب سے خوش

وہی ہو گی---

انکی بات پر وہ بہت خوش ہو گئی تھیں

کیونکہ انہیں بہت جلد ایک گھر ملنا والا

تھا---

کیا واقعی---؟

*****

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

حال

غزل آج جامعہ کے لیے لیٹ ہو گئی تھی

تبھی نوراں کو صلواتیں سناتے بازارِ حسن

کے پچھلے حصے سے نکل رہی تھی۔

اسکا رخ پیچھے کی جانب تھا جبکہ چل وہ

آگے کی سمت میں رہی تھیں۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

براق یلماز شاہ انڈر ورلڈ کا ڈان جسکی ہر کالے دھندے میں پہنچ تھی۔ بازارِ حسن اسکا اولین شوق تھا جہاں وہ رقاصاؤں کا رقص دیکھنے آتا تھا۔۔۔۔

اب بھی وہ شور سے بچ کر بازارِ حسن کے پیچھلی طرف کال سننے آیا تھا جب اسنے بازارِ حسن کے پیچھلے خوفیہ راستے کو دیکھا

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

جہاں سے ایک لڑکی اپنے آپ کو پور طرح ڈھانپے چہرے پر نقاب کیے نکل رہی تھی---

جسکا رخ پیچھے کی طرف تھا وہ اپنے دیھان میں چلی آ رہی تھی کہ ایک دم وہ براق یلماز شاہ کے سینے سے جا ٹکرائی تھی----

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

تصادم بہت زور دار تھا اس سے پہلے کے وہ نیچے گرتی کہ براق نے فوراً سے بیشتر اپنا فولادی ہاتھ اس نازک حسینہ کی کمر میں ڈالے اپنی باہوں میں بھرا اور گرنے سے بچایا---

یہ سب کچھ دو لمحوں کا کھیل تھا جو دونوں ہی نہ سمجھ پائے---

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

براق نے اس کم سن حسینہ کی آنکھوں میں ایک نظر دیکھا اور انہیں سبز آنکھوں میں دیکھنا قہر ڈھا گیا تھا اس پر---

کہ وہ زندگی میں پہلی بار شکست سے دوچار ہوا تھا اور شکست دینے والا کوئی مرد نہیں بلکہ دوشیزہ تھی---

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اس حسینہ نے براق یلماز کے دل پر ایسا قرارا وار کیا تھا کہ وہ اسی لمحے اسکا اثیر ہو گیا تھا اور اسے اپنے بچاؤ کا ایک موقع بھی میسر نہیں آیا تھا۔۔۔

وہ پتہ نہیں کب تک اسی حسین منظر میں کھویا رہتا جب غزل جھٹکے سے اس سے الگ ہوئی۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اور وہاں سے جانے لگی جب براق یلماز نے اسکا رستہ روکا۔۔۔

"تم بھی بازارِ حسن کی ایک طوائف ہو نہ"

"تو پھر یہ پردہ کیوں"

براق نے نا سمجھی سے کہا۔۔۔

جبکہ اسکی بات اور لقب نے غزل کی پوری ہستی کو شعلوں کی زد میں دھکیل دیا

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

تھا کہ وہ غصے سے اسکے قریب آتی

پھنکاری۔۔۔

بازارِ حسن میں رہنے والی ہر لڑکی طوائف"

نہیں ہوتی اور نہ ہم طوائف ہیں اور

طوائف خود کبھی اپنی مرضی سے طوائف

نہیں بنتی انہیں آپ جیسے مردوں کی

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

حوس بجھانے کے لیے بیڑیوں میں ڈال کر

یہاں بندی بنایا جاتا ہے۔۔۔

"ورنہ آج بازارِ حسن خالی ہوتا

وہ ایک دم جب اسکے قریب آتی اپنی

موتیوں کے جیسی چھنکار کی آواز میں

پھنکاری تو براق کا دل کیا وہ زندگی بھر

اسی کی آواز کو سنتا جائے۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اسے جاتا دیکھ وہ ہوش میں آیا۔۔۔

تو پھر تم کون ہو اور اگر میں تم سے ملنا"

چاہوں یا تمہارے ساتھ وقت گزارنا چاہوں

"تو۔۔۔۔

وہ بے تابی سے بولا جبکہ فریاد کرنا کبھی

اسکا شیوہ نہیں رہا تھا بلکہ وہ تو چھین لیا

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

کرتا تھا مگر غزل کے معاملے میں وہ خود کو

بے بس پا رہا تھا۔۔۔

"نہ تو ہم طواف ہیں جو آپ ہمارے

ساتھ وقت گزاری کریں نہ ہی ہمارے

محرم جنسے ہم کوئی تعلق رکھنا چاہیں گے تو

بہتر ہو گا کہ ہمارے رستے میں مت

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

آئیے گا کیونکہ ہم وہ نہیں جو آپ ہمیں

"سمجھ رہے ہیں

وہ ایک ایک لفظ چباتے براق کو وارن

کرتے بولی---

اور اسکے ساتھ سے نکل گئی---

"ارے اپنا نام تو بتاتی جاؤ"

مگر غزل سر جھٹک کر چلی گئی---

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

"ارے غزل اپنا فون تو لیتی جاؤ"

نوراں اسکے پیچھے اسے آواز دیتی بھاگی تو

غزل سر پیٹ کر رہ گئی---

جبکہ براق یلماز شاہ نے زیرِ لب اسکے نام

کی سرگوشی کی تھی---

"غزل"

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اسکا نام لیتے ہی براق کے تن بدن میں

مٹھاس اور سرور پھیلنے لگا تھا۔۔۔

******

اب ایسا روز ہونے لگا تھا جو انتہا کا

مصروف مافیا کنگ تھا وہ آئے روز غزل

کے دید کی خاطر بازارِ حسن آیا کرتا تھا جو

سب سے پوشیدہ تھا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

غزل کبھی تو اسے جھڑک کر آگے بڑھ جاتی تو کبھی اسے ایسے نظرانداز کرتی جیسے وہ یہاں ہے ہی نہیں---

آج بھی وہ کسی ضدی شخص کی طرح" اسکے راستے میں حائل ہو چکا تھا"---

کہ غزل ضبط کر کے رہ گئی---

Novelistan.pk(novelistanofficial@gmail.com)

"آخر کیوں آخر کیوں آپ ہماری پہلے سے
مشکل زندگی کو اور کانٹوں پر گھسیٹنے کے
در پر ہیں خدا کے لیے ہمارا پیچھا چھوڑ دیں
"آخر چاہتے کیا ہیں آپ ہم سے

وہ رو دینے کو ہوئی تھی اسکی ہڈ دھرمی پر
جو اسکی سبز نین کٹوروں میں لالگی اور آنسو
دیکھ تڑپ اٹھا تھا۔۔۔

فقت تمہارا دیدار چاہتا ہوں بس ایک بار"

مجھے بس اپنی ایک جھلک دکھا دو میں مر

رہاں ہوں تمہارے دیدار کو تمہاری یہ سبز

آنکھیں راتوں کو میرے خوابوں میں میری

نیندوں میں ہر جگہ مجھے بے چین کیے

رکھتی ہیں ---

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

بس ایک بار مجھے خود کو دیکھ لینے دو شاید

"یہ بے قراری اور بے چینی تھم جائے

اسکا ہاتھ اپنے نقاب کی طرف بڑھتے دیکھ

فوراً اسنے جھٹکا تھا اور فوراً پیچھے ہوئی تھی

جیسے کسی اچھوت کو چھو لیا ہو اس

نے۔۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

"ہمت کیسے کی آپ نے ہاتھ آگے بڑھانے کی ہیں کون آپ ہمارے جو ہمارا دیدار کرنا چاہتے ہیں کیا محرم ہیں ہمارے نہیں نہ تو پھر جرات کیسے کی اپنی حد سے بڑھنے کی--

ہم پر صرف ہمارے محرم کا حق ہوگا آپ کی طرح کسی ایرے غیرے کا نہیں---

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

۔آپ نہیں جانتے ہم نے کس مشکل
سے اپنے تھپڑ کو آپ کے چہرے کی
زینت بننے سے روکا ہے اس لیے دفعہ ہو
جائیے یہاں سے"
وہ چلائی نہیں بلکہ بپھری شیرنی بنی
دھاڑی تھی۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اسکی بات پر براق یلماز کا چہرہ پہلی بار اتنی توحین پر سرخ پڑا تھا آج تک اسکے آگے کسی کے بولنے تک کی ہمت نہیں ہوئی تھی اور یہ لڑکی نہ صرف اسے تھپڑ مارنے کی بات کر رہی تھی بلکہ دفعہ بھی کر رہی تھی۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

وہ غصے سے ایک پل میں اپنے اور غزل کے درمیان کا فاصلہ طے کر گیا اور اسکے دونوں بازوؤں کو پکڑ کر اپنے نزدیک تر کیا---

"تم صرف میری ہو , تم پر صرف براق یلماز شاہ کا ہی حق ہے تمہاری طرف بڑھنے والے ہاتھوں کو توڑ کر رکھ دوں گا

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اپنے علاوہ تمہارے دیدار کرنے والی

آنکھوں کو نوچ لوں گا کیوں کہ غزل کو

اس دنیا میں براق کے لیے ہی اتارا گیا

ہے" سمجھی تم

وہ اسکی آنکھوں میں اپنی شدت اور

جنونیت سے سرخ پڑتی آنکھوں میں ڈالتے

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اتنے سرد لہجے میں دھاڑا کہ غزل کو لگا وہ

یہیں گر جائے گی۔۔۔

آخر کہاں دیکھی تھی اسنے براق کی سختی اور

غصہ۔۔۔

وہ خوف سے تھر تھر کانپنے لگی تھی آنسو

موتی کی طرح آنکھوں سے ٹوٹ کر بکھرنے

لگے تھے۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

غزل اور براق کے لبوں کے درمیان بس غزل کے نقاب کا پردہ تھا۔وہ اسکے اتنے نزدیک تھا جیسے ابھی اس میں سرایت کرنا چاہتا ہو۔۔۔

غزل کو اپنے سے ڈرتا دیکھ وہ ہوش میں آتا اس سے پیچھے ہوا اور اپنے اطراف میں توڑ پھوڑ کرنے لگا۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

تب بھی غصہ ٹھنڈا نہ ہوا تو وہ غزل پر آخری نظر ڈالے وہاں سے جا چکا تھا۔۔۔

جبکہ غزل کپکپاتے وجود کے ساتھ زمین بوس ہوئی تھی۔ یہ کونسا روپ تھا براق کا جس سے وہ نا واقف تھی۔۔۔

******

ماضی

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

خلیل حاکم نے اپنی بہن اریج کو سب کچھ بتانے کا سوچا اور وہ اسے حویلی لینے پہنچ گئے۔۔۔

بھیا کہاں لے کر جا رہے ہیں آپ"
"مجھے

اریج نے گاڑی میں بیٹھتے پوچھا۔۔۔

"ہے کوئی خاص جسکا تمہیں انتظار تھا"

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

خلیل حاکم سسپینس بڑھا کر بولے

"کیا میں اسے جانتی ہوں"

اریج نے بے چینی سے پوچھا۔۔۔

"نہیں مگر ابھی جان جاؤ گی"

خلیل حاکم نے گاڑی اپنے فلیٹ کے

پاس روکتے کہا اور انہیں لیے فلیٹ پر

پہنچے اور دروازہ کھٹکھٹایا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اریج نا سمجھی سے انہیں دیکھ رہی تھیں۔۔۔

بھیا یہ تو آپ کا فلیٹ ہے ہم یہاں" کیوں آئے ہیں۔۔۔۔"

ابھی اریج انکی بہن انسے پوچھ ہی رہی تھیں کہ فلیٹ کا دروازہ یشمہ گل نے کھولا تھا۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اپنے بھائی کہ گھر اتنی خوبصورت مگر غیر لڑی کو دیکھ انکی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں جبکہ الفاظ کہیں کھو گئے---

اسکا بھائی ایسے شوق کب سے رکھنے لگا تھا---

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

"ارے اندر بھی چلو کہ یہیں کھڑی رہو گی"

خلیل حکم اسے کھینچ اندر لے آئے۔۔۔

"بھائی یہ سب کیا ہے کون ہے یہ اور آپ کے گھر میں کیا کر رہی ہے"

اسنے گھبرا کر کہا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

ارے ایسی ویسی کوئی بات نہیں یہ"

"تمہاری بھابھی ہے یشمہ گل

پہلے تو وہ نا سمجھی سے اسے دیکھتی رہیں

پھر فلیٹ میں زوردار چیخ گونجی تھی۔۔

جسے سن خلیل حاکم اور یشمہ گل دونوں

پریشان ہو اٹھے تھے کیونکہ وہ اریج کی چیخ

تھی۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

یشمہ گل کو لگا کہ شاید وہ ارتج کو پسند نہیں آئی مگر ایسا کچھ نہیں تھا کیونکہ اگلے ہی لمحے صوفے سے کشن اٹھا کر ارتج خلیل حاکم کی دھلائی کر رہی تھیں۔۔ جنہوں نے انسے اتنی بڑی بات چھپائی تھی۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

خلیل حاکم ارے ارے کرتے رہ گئے

جبکہ ارتج نے اپنا دل بھرنے پر ہی بس

کیا تھا۔۔۔

یشمہ گل انہیں مسکراتی آنکھوں سے دیکھ

رہی تھیں کہاں دیکھی تھیں انہوں نے

اتنی خوشیاں۔۔۔

اریج کو اپنی طرف بڑھتے دیکھ وہ پریشان ہو اٹھی تھیں لیکن اریج نے انکو گلے سے لگا لیا تھا جس پر انکی آنکھیں نم ہوئی تھیں---

"ارے آپ رو کیوں رہی ہیں میری اتنی پیاری اور معصوم بھابھی"

اریج نے بوکھلاتے ہوئے پوچھا---

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

"وہ,وہ بس ویسے ہی اتنی خوشیاں کبھی ایک ساتھ دیکھی جو نہیں شاید اس لیے" انکی بات پر وہ دونوں بھی افسردہ ہوئے تھے۔۔۔

خلیل حاکم نے اریج کو یشمہ کے سارے حالات سے آگاہ کیا اور بتایا کہ نکاح کن حالات میں ہوا جس پر اسنے خلیل حاکم کو

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

یہی تنبیح کی کہ اباجان کو اتنی تفصیل نہ بتائیں کیونکہ شاید وہ کسی بات کو پکڑ کر اسے انا کا مسئلہ نہ بنا لیں۔۔۔

بھابھی آپ فکر مت کریں آپ تو مجھے" اب اپنے بھائی سے بھی پیاری ہو گئی ہیں"

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اریج نے یشمہ گل کے گلے لگتے خلیل حاکم کو زبان چڑاتے کہا جو حیرت سے اسے پارٹی بدلتے دیکھ رہے تھے۔۔۔

"اچھا بچو ابھی سے پارٹی بدل لی مگر یہ مت بھولو کہ وہ میری بیوی ہے"

خلیل حاکم کی بات پر وہ شرم سے لال ہوئی تھی جبکہ اریج انکے شرمانے پر زور

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

سے کھلکھلا اٹھی تھی کیونکہ اسے اپنی یہ شرمیلی بھابھی بہت پسند آئی تھی۔۔

******

حال غزل کو لگا تھا کہ اتنا سب کچھ ہو جانے کے بعد براق یلماز شاہ اب اس کے رستے میں

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

نہیں آئے گا مگر وہ غلط تھی کیونکہ اگلے

دن پھر وہ وہیں کھڑا تھا۔

ابھی وہ اس بات سے انجان تھی کہ وہ

روز رات کو بھی وہاں آتا تھا اور رات کئی

پہر اس کی کھڑکی کو تکتا رہتا کہ اسے اس کا

دیدار نصیب ہو جائے مگر شاید یہ ممکن

نہیں تھا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

غزل اسے وہاں دیکھ کر پریشان ہوئی تھی

مگر اسے دیکھ کر نظر انداز کیا اور جی کڑا

کرتے ہوئے اس کے سامنے سے

گزرنے لگی اسے ڈر تھا کہ ابھی وہ اس کا

راستہ روکے گا مگر ایسا کچھ نہیں ہوا تھا وہ

بس اسے خاموش نظروں سے جاتا ہوا دیکھ

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

رہا تھا اس کی نظروں سے غزل پریشان

ہونے لگی تھی۔۔۔

خدا کا شکر تھا کہ اس بار اس نے روکا

نہیں تھا ورنہ غزل کیا جواب دیتی کیونکہ

اس میں اب لڑنے کا حوصلہ نہیں تھا

کیونکہ وہ جان چکی تھی براق یلماز شاہ

جیسی طاقت اس میں نہیں تھی۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

کئی دن تک ایسا ہی ہوتا رہا اب تو جیسے غزل کو اس کی نظروں کی عادت ہو چکی تھی---

کہ جب براق یلماز وہاں نہ ہوتا تو غزل کو کچھ خالی پن محسوس ہوتا---

ایسا ہی ایک دن اور تھا جب براق یلماز نہیں آیا تھا---

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

غزل اپنے جامعہ کے رستے میں تھی

جب کسی نے اس کا راستہ روکا تھا۔۔

وہ یقیناً بازارِ حسن کا وہی گاہک تھا جو

غزل کی خریداروں میں سے پہلا خریدار ہونا

چاہتا تھا۔۔۔

اس کو خبر پہنچ گئی تھی کہ غزل اٹھارہ کی

ہو چکی ہے تبھی وہ آج اس کا رستہ روکے

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

کھڑا تھا اس کا ارادہ غزل کو یہیں سے اٹھا کر اپنے فارم ہاؤس لے جانے کا تھا۔۔۔۔

"کہاں چلی بلبل اب تو تو 18 کی ہوگئی ہے اب تو تجھے شیدے کی باہوں میں ہی آنا ہے اور میرا بستر گرم کرنا ہے اور یقین

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

رکھ کئی ماہ سے پہلے میں تجھے بیڈ سے

"اٹھنے بھی نہیں دوں گا

شیدہ اس کی کلائی پکڑتے ہوئے بے

باک لہجے میں بولا۔۔۔

جب کہ اتنی واحیات بات سن کر غزل

خوف سے کپکپانے لگی تھی جب کہ اس

کی کلائی شیدہ کی آہنی گرفت میں تھی جو وہ

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

چھوڑنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا غزل

کے آنسو برسنے لگے تھے۔۔۔

چھوڑو ہمیں خدارا چھوڑو ہم کوئی طوائف "

"نہیں ہیں

غزل خود کو چھڑانے کی سعی کرتے

ہوئے گڑگڑاتے ہوئے بولی شیدا جو اسے

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

گاڑی میں کھینچ رہا تھا اس کی بات پر

ہنسنے لگا۔۔۔۔

نا نا میری بلبل اب تو تجھے چھوڑنے کا "

سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تیرے جوان

ہونے تک کا ایک ایک دن شیدے نے

گن کر گزارہ ہے۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اب تو جب تک تیرے جسم کی رعنائیوں

کو محسوس نہیں کر لیتا تب تک تو تجھے

"شیدے کا باپ بھی نہیں چھوڑے گا

وہ ہونٹوں پر زبان پھیر کر خباثت زدہ

لہجے میں بولا---

اور غزل کو گاڑی میں گھسیٹا شیدے سے

غزل کی دوری برداشت نہ ہوئی تو اس

Novelistan.pk(novelistanofficial@gmail.com)

نے غزل کو گاڑی کی سیٹ پر ہی لیٹا لیا

اور اس کے اوپر آتا ہوا اس پر جھکا۔۔۔

****

وہ جو آج تک اپنا آپ ان حوس زدہ مردوں

سے چھپاتی آئی تھی آج ایک غیر محرم

کے ہاتھوں بے آبرو ہونے چلی تھی۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

"اے میرے رب اگر میں نے زندگی میں کوئی ایک نیکی بھی کی ہے تو اس کے صدقے میری عزت بچا لے"

اسنے بھیگتی آنکھوں سے نقاب کو کس کر پکڑتے دل میں شدت سے خدا سے دعا کی---

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

ارے ارے یہ شرمانا کیسا اب تو تو"

میرے سامنے بے حجاب ہی رہے گی

ساری عمر چل پہلے تیرے اور میرے

درمیان حائل اس پردے کو گراتے ہیں

"بقی پردے خود بخد گر جائیں گے

شیدے نے اپنے خباثت سے بھرپور لہجے

میں غزل کے کان کے قریب سرگوشی

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

کرتے کہا اور ہاتھ سے اسکے نقاب کا کونہ

پکڑا۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ نقاب الٹتا۔۔۔

"ٹھاااا"

کی آواز سے گولی گاڑی کے شیشے پر لگتی

چھناکے سے شیشہ توڑ کر گزری جس پر

شیشہ کرچی کرچی ہوتا ان پر گرا تھا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

"ابے کون ہے سالہ"

شیدا ایک دم ڈر کر گالیاں بکنے لگا تھا۔۔۔

گاڑی کا دروازہ کھول کر جھٹکے سے کسی

نے شیدے کو باہر کھینچا تھا جو ٹوٹے

شیشے سے رگڑ کھاتا باہر گرا تھا۔۔۔

جبکہ اپنے محسن کا چہرہ دیکھ غزل وہیں

ساکت ہوئی تھی۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اسے زرا بھی امید نہیں تھیں کہ براق یلماز شاہ اس وقت اسے بچانے آئے گا مگر خدا نے اسے ہی غزل کا محسن بنا کر بھیجا تھا جسے وہ اپنا سب سے بڑا دشمن سمجھتی تھی---

براق پر تو جیسے خون سوار ہو گیا تھا وہ پہ در پہ شیدے کا مارتا چلا جا رہا تھا جو لہولہان

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

ہونے کے باوجود اپنا بچاؤ بھی نہیں کر پا

رہا تھا۔۔۔۔

ہاتھ کیسے لگایا اسے تو نے ہمت کیسے"

"کی

براق اسکی ایک ٹانگ پر فائر کرتے بولا جو

درد سے چلانے لگا تھا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

جسے آج تک میں نے بے پردہ نہ دیکھا تو"

"اسکا حجاب اتارنے چلا تھا

براق نے اسکے اس ہاتھ پر گولی مارتے کہا

جس سے وہ غزل کا نقاب اتارنے والا

تھا۔۔۔

گولیوں کی آواز پر غزل شل ہوتے قدموں

سے گاڑی سے باہر نکلی پر شیدے کو

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

لہولہان دیکھ اور اپنی زندگی کی منتیں کرتے

دیکھ وہ بے ہوش ہونے کے قریب تھی

ڈر اسکے اندر کنڈلی مار کر بیٹھ چکا تھا۔۔۔

مجھے مت مارو مجھے چھوڑ دو آئندہ میں"

اسکو دیکھوں گا بھی نہیں وہ روتے ہوئے

بولا۔۔۔

"دیکھنے کے لیے تو زندہ بچے گا تب نہ"

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

یہ کہتے ہی اسنے آخری فائر اسکے دل کے مقام پر کیا جس سے وہ لمحے میں دنیا سے کوچ کر چکا تھا۔۔۔

یہ منظر دیکھتے غزل کی چیخ برآمد ہوئی تھی جس پر براق نے وحشت زدہ آنکھوں سے پلٹ کر اسکی طرف دیکھا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

جیسے ہی اسکے قدم غزل کی طرف بڑھے وہ

تھر تھر کانپنے لگی تھی۔۔۔

وہ لمحے میں اس تک پہنچتا اسکا ہاتھ

تھامتے اسے اسکی رہائش گاہ لے کر

جانے لگا یعنی بازارِ حسن وہ لڑکھڑاتی ہوئی

بمشکل اسکے قدموں کا ساتھ دے پا رہی

تھی۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اسنے منزل پر پہنچتے جھٹکے سے ادکا ہاتھ

چھوڑا اور اسکے قریب آکر غرایا۔۔۔

کہا تھا نہ میرا ہاتھ تھام لو اب دیکھ لیا"

"اپنی ضد کا نتیجہ کون ہے تمہارا محافظ

اسکا لہجہ آگ اگل رہا تھا جس کی تپش سے

غزل پگھلتی جا رہی تھی۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اسکی بات اور انداز اسے بری طرح راکھ کر

رہا تھا۔۔۔

خدا نے جسے میرے لیے منتخب کیا ہو گا"

"وہی ہوگا میرا محافظ

وہ کپکپاتے ہوئے لہجے میں بولی۔۔۔

تو مجھے کیوں نہیں اپنا لیتی ,میری بن"

جاؤ دنیا جہاں کی دولت تمہارے قدموں

Novelistan.pk(novelistanofficial@gmail.com)

میں لا کر ڈھیر کر دوں گا تمہاری ہر خواہش

پوری کرنے کی اسطاعت رکھتا ہوں پھر یہ

بے رخی کیوں"

جھنجھوڑتے اسے بولا تو

وہ جب سدت سے

براق کی آنکھوں میں نمی ہلکورے لے رہی

تھی---

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

"آپ اس سے مانگ رہے ہیں جس کے پاس جواب دینے کا کوئی حق موجود ہی نہیں اور ویسے بھی ہم ٹھہرے طوائف زادی جن کی حقیقت آپ اچھی طرح جانتے ہیں آپ کو کیا پتہ ہمارا کردار کیسا ہے کیونکہ مرد خود چاہے کتنا ہی رنگ مزاج اور کردار کا خراب کیوں نہ ہو بیوی

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اسے پاک ہی چاہیے ہوتی ہے پھر کیوں

"ہمارا پیچھا نہیں چھوڑ دیتے

وہ درد برداشت کرتی آخر چیخ اٹھی تھی۔۔۔

مجھ سے پوچھو تم کتنی پاک ہو"

آخر تم نے ایسا سوچا بھی کیسے کہ میں

تمہیں بدکردار سمجھوں گا بازارِ حسن میں

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

رہنے کا یہ مطلب تو نہیں کہ تم بدکردار

ہو۔۔۔

میں آنکھیں بند کر کے بھی گواہی دے

سکتا ہوں کہ تم جیسی شفاف عورت میں

نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھی اگر تمہارا

کردار خراب ہوتا تو کیوں تم میرا پرپوزل رد

کرتی کیوں تم نقاب اوڑھتی کیوں تمہیں

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

دیکھ میری نظریں عزت کی نگاہ سے جھک

جاتی ہیں---

کنول کا پھول بھی تو کیچڑ میں ہی اگتا ہے

نہ تو پھر تم نے یہ بات سوچی بھی

"کیوں

وہ تو تڑپ ہی اٹھا تھا غزل کے درد

بھرے لہجے پر---

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اور غزل وہ اتنی حیرت زدہ تھی آج براق کی باتوں پر کے اسکی زبان حیرت سے دنگ رہ گئی تھی۔۔۔

آخر براق کو اسکے کردار پر اتنا یقین کیسے تھا جو کبھی کسی اور کو نہیں ہوا تو کیا وہ اس سے اتنی پاک محبت کرتا تھا یہ سوچتے ہی غزل کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

کیا کوئی اس کی حقیقت جان کر بھی اس سے اس حد تک بے لوس محبت کر سکتا ہے اسکا غزل کو یقین ہی نہیں آ رہا تھا مگر یہ سچ تھا اور حقیقت اسکے سامنے۔۔ غزل کے پاس ان سب باتوں کا کوئی جواب نہ تھا۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

وہ کہتی بھی تو کیا وہ خود مان بھی جاتی مگر

کیا یہ معاشرہ یہ حقیقت تسلیم کر

لیتا۔۔۔۔

"کبھی نہیں"

اسکا دل درد سے پھڑ رہا تھا اس سے کوئی

جواب نہ بنا تو وہ الٹے پاؤں بھاگتی بازارِ

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

حسن کے اندر چلی گئی جہاں اسکا ٹھکانہ

تھا۔۔

پیچھے براق نم آنکھیں لیے اپنا خالی ہاتھ

دیکھتا رہا وہ سب سمجھ رہا تھا کہ غزل کس

مشکل دور سے گزر رہی ہے۔۔۔

****

ماضی

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

خلیل حاکم نے یشمہ گل کو ساتھ حویلی لے جانے کا فیصلہ کیا تھا اور آج وہ اسکا ہاتھ پکڑے حویلی میں داخل ہوئے تھے جہاں سب انکے ساتھ ایک لڑکی کو دیکھ حیرت سے کھڑے ہوئے تھے۔۔۔

"اسلام و علیکم"

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

انہوں نے اندر داخل ہوتے ہوئے بلند آواز سلام کیا تھا۔۔

خلیل حاکم ادھر ہی رک جاؤ دہلیز پار" کرنے کی کوشش بھی مت کرنا"

حاکم صاحب کی آواز پر حویلی کے تمام افراد دل تھام گئے تھے انہوں نے کبھی

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

بھی حاکم صاحب کو اتنے غصے میں نہیں دیکھا تھا۔۔

خلیل حاکم کے دہلیز پار کرتے قدم وہیں رک گئے تھے اور اس نے قدم واپس لیے تھے جبکہ یشمہ گل حاکم صاحب کی اتنی سخت آواز پر خلیل حاکم کے ساتھ جڑتے کپکپانے لگی تھی۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

"کہیں خلیل حاکم اپنے گھر والوں کے دباؤ میں آکر اسے چھوڑ تو نہیں دے گا یشمہ گل کے دل میں خوف سر اٹھانے لگا تھا۔۔۔

"کسے لے کر آئے ہو اپنے ساتھ کیا تم نہیں جانتے کہ حویلی میں باہر کی لڑکیوں کو لانا ممنوع ہے"

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

حاکم صاحب کی کرخت آواز حویلی کے در و دیوار ہلا گئی تھی جب کہ ارتج خلیل حاکم کی اکلوتی بہن نے آگے آکر فوراً ان کا بازو پکڑ کر انہیں شانت کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

"جانتا ہوں بابا جان مگر یہ کوئی غیر لڑکی نہیں بلکہ میری بیوی ہے اور اس حیثیت

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

سے اس کا حویلی میں داخل ہونا معیوب

نہیں"

خلیل حاکم نے ان کی آنکھوں میں

آنکھیں ڈال کر دیکھ کر کہا اور انہیں لیے

اندر داخل ہوئے تو وہ اس کی جرات پر

دانت پیستے رہ گئے۔۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

شمع یشمہ گل کی خوبصورتی دیکھتی اندر ہی اندر جلن اور حسد کا شکار ہوئی تھیں۔۔۔ کیونکہ وہ اپنی بہن کی شادی خلیل حاکم سے کروانا چاہتی تھیں اور خلیل حاکم خود ہی باہر شادی رچا آیا تھا یہ انکی فسادی فطرت سے برداشت نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

شہروز کبیر حاکم خوشی خوشی اپنے چاچو سے جا لپٹا تھا اسے اپنی نئی چاچی بہت پسند آئی تھیں۔۔۔

چاچو آپ آگئے میں نے آپ کا بہت" انتظار کیا اور یہ کون ہیں کیا میری چاچی ہیں"

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

شہروز نے پرجوش لہجے میں سرخ چہرے کے ساتھ کہا تو یشمہ گل کو بے ساختہ اس پر پیار آیا تھا۔۔۔

مگر اس وقت وہ اپنا پیار اس پر ظاہر نہیں کر سکتی تھی کیونکہ یہ معاملہ گھمبیر تھا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

"جی بیٹا یہ آپ کی چاچی ہیں اور آپ
کے ساتھ کھیلیں گی بھی ابھی آپ اندر
جاؤ میں آتا ہوں"

انہوں نے شہروز کو بہلا پھسلا کر اندر بھیج
دیا تاکہ وہ باہر کے حالات سے ناواقف
رہے---

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

خلیل حکیم جیسے ہی حاکم صاحب کی طرف بڑھے انہوں نے خلیل حاکم کو آگے بڑھنے سے روک دیا۔۔

وہیں رک جاؤ ہمارا تم سے کوئی تعلق " نہیں جب تم جانتے ہو کہ ہماری بہو حویلی کی ہونی چاہیے تو پھر تم نے باہر شادی کیسے کی۔۔۔"

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

وہ غصے سے بولے تو خلیل حاکم ایکدم

ان سے لپٹ گئے۔۔۔

بابا جان میں معافی چاہتا ہوں میرا ایسا"

کوئی ارادہ نہیں تھا مگر حالات ہی کچھ

ایسے ہو گئے تھے"

اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے خلیل حاکم

انہیں سب حالات سے آگاہ کرتے گئے

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

کہ کیسے یشمہ کے ماں باپ اس دنیا میں نہیں رہے اور انہیں یشمہ گل سے شادی کرنی پڑی اس معاملے میں وہ بازار حسن کا سارا قصہ حویلی والوں سے چھپا گئے تھے کیونکہ وہ نہیں چاہتے تھے کہ یشمہ گل کے ماضی کے بارے میں کسی کو بھنک بھی لگے کیونکہ اگر حویلی والے

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

یشمہ گل کے ماضی کی حقیقت جان جاتے بے شک اس میں یشمہ کا کوئی قصور نہیں تھا۔۔۔

تو کبھی بھی اس رشتے پر حامی نہ بھرتے نہ ہی یشمہ گل کو اس حویلی میں داخل ہونے دیتے۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اریج نے بھی اپنے بھائی کی صورت دیکھتے ہوئے اپنے بابا کو قائل کیا۔۔۔

سب کے اصرار پر حاکم صاحب مان گئے تھے اور انہوں نے آگے بڑھ کر یشمہ گل کے سر پر پیار دیا اور اس معصوم کو اپنی بیٹی بنا لیا تھا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

یشمہ گل کے ماں باپ کا سنتے انہیں دلی

افسوس ہوا تھا۔۔۔

مگر اس سب منظر میں ایک شخص ایسا

بھی تھا جو بھانبھر کی طرح جل رہا تھا اور

اندر سے حسد اور جلن کا شکار ہو رہا تھا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اور اس کی جلن یشمہ گل کی زندگی میں کیسا طوفان لانے والی تھی جس سے ہر کوئی انجان تھا۔۔

یشمہ گل کی زندگی سنور گئی تھی اور خلیل حاکم جیسے شخص کا ساتھ اور حویلی والوں کا پیار پا کر تو وہ خود کو دنیا کی خوشقسمت ترین عورت تصور کرنے لگیں تھیں۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

مگر انکی خوشیاں دیکھ دیکھ کر اور انہیں خود سے زیادہ پیار ملتا دیکھ شمع سے برداشت نہیں ہو رہا تھا آخر وہ اس گھر کے بڑے بیٹے کی بیوی تھیں اور یشمہ گل ٹھری چھوٹے دیور کی بیوی پھر بھلا اسکی واہ واہ کیوں ہوتی تھی یہ شمع سے برداشت نہ ہوتا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

سونے پہ سہاگہ یشمہ نے انکی بہن کی جگہ بھی لے لی تھی اور انکا ساری دولت ہتھیانے کا پلین دھرا کا دھرا رہ گیا تھا۔۔۔

جو کہ شمع کو جلتے توے پر بٹھا گیا تھا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

ایسا کیا کروں کہ یہ کم زات یہاں سے"

چلی جائے اور سانپ بھی مر جائے اور

"لاٹھی بھی نہ ٹوٹے

انہوں نے اپنے عیار دماغ میں شیطانی

پلیننگ کرتے سوچا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اکثر وہ یشمہ کے کام بگاڑ دیا کرتیں تھیں

تاکہ انہیں ڈانٹ پڑے مگر یشمہ ہر بار

انکی چال سے بچ جاتی تھیں۔

ایک تو وہ اسے نقصان بھی نہیں پہنچا

سکتی تھیں کیونکہ صبح اریج انکے ساتھ

سائے کی طرح ہوتیں جبکہ رات کو خلیل

حاکم ہی اسے اپنی دسترس سے نہیں

جانے دیتے تھے۔۔۔

مگر یہ تو طے تھا کہ شمع اپنے زہن میں

بہت خطرناک منصوبہ تیار کر چکیں تھیں

جو سب کی زندگی تباہ کرنے والا تھا۔۔۔

******

حال

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

روز رات کی طرح آج رات بھی براق یلماز شاہ بازارِ حسن کی پچھلی طرف دوسری منزل پر بنے کمرے کی کھڑکی کو دیکھ رہا تھا جو نیم واہ تھی۔

موم بتیوں کی شمع سے روشن کمرہ پردے پر اپنا عکس بکھیر رہا تھا۔ شاید وہاں کی ملکہ کو مصنوعی روشنیاں پسند نہیں تھیں

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

تبھی وہاں جگہ جگہ دیے اور مومبتیاں جل رہی تھیں جن میں آگ سلگ رہی تھی۔

براق یک ٹک کھڑکی کو دیکھ رہا تھا اس امید میں کہ اسے وہاں کے مکین کی ایک جھلک نظر آ جائے مگر جو اتنے ہفتوں سے نہ ہوا تھا وہ بھلا اب کیسے ہوتا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

رات بارہ بجے کے قریب وہ یہاں آ جایا کرتا تھا پھر فجر کی آزانوں کے بعد جب کھڑکی پر کسی کا عکس دیکھتا تو سمجھ جاتا کہ وہ دلربا اٹھ چکی ہے تبھی جا کر وہ چین کی سانس لیتا اور واپس لوٹ جاتا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

یقیناً وہ لڑکی فجر کی پابند تھی۔ تبھی تو براق اسکے کردار کی گواہی آنکھ بند کر کے دے سکتا تھا۔۔۔۔

آج رات بھی وہ ایسے ہی پلکیں جھپکائے بغیر اپنے محبوب کے در کو دیکھ رہا تھا جب رات ایک بجے اسے کھڑکی کی جھالر سے غزل کا نیم رخ نظر آیا جو شاید کسی خیال

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

میں کھوئی ناک کی سیدھ میں چلتی جا رہی تھی---

ہر کھڑکی سے اسکا نیم رخ نظر آ رہا تھا۔

براق کی جان تو تب بنی جب کھڑکی میں پڑی موم بتی سے اسکے آنچل نے آگ پکڑی اور وہ بے پروا بنی آگے بڑھ گئی---

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

براق کے صبر کی انتہا بس یہیں تک تھی۔۔۔

وہ سرپٹ دیوار پر لپکتا ایک کھڑکی سے دوسری کھڑکی تک چھلوے کی طرح چڑھتا ادکی لھڑکی پر جا پہنچا تھا اور ایک دم اندر کو چھلانگ لگائی تھی۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اس سمیت کچھ مومبتیاں اور کانچ کی

سرخ چڑیاں زمین پر گرتی کرچی کرچی ہوئی

تھیں---

غزل ایک دم شور سے ہوش میں آئی تھی

اور جھٹکے سے پلٹی تھی---

اسکے کمر تک آتے لمبے سیاہ بال جھٹکے

سے لہرا کر اسکے کندھے پر آئے تھے---

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

سبز سنہری آنکھیں خوف سے ہراساں ہوئی تھیں۔ تیکھی ستواں مغرور ناک میں پہنی چاندی کی نتھ روشنی سے چمک اٹھی تھی---

جبکہ قدرتی سرخ شربتی لب کپکپائے تھے اور وہ جو کب سے اپنے محبوب کی ایک جھلک دیکھنا چاہتا تھا آج وہ حسن کی

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

مورت پوری کی پوری اسکے سامنے حقیقت

بنی کھڑی تھی۔۔۔

اسے یقین نہ آیا کہ جسکی ایک جھلک کی

چاہ میں وہ مجنو ہوا پھر رہا ہے وہ اسکے

سامنے تھی۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

وہ بے یقینی اور شکر کی کیفیت میں گھٹنوں کے بل گرا تھا آنکھیں خوشی اور بے یقینی سے نم تھیں----

جبکہ غزل اسکی یہاں موجودگی کو کچھ اور ہی رنگ دے بیٹھی تھی---

براق ہوش میں آتا جھٹکے سے اٹھا اور فوراً اسکے نیچے پڑے آگ سے لپٹے دپٹے کو

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

جھٹکے سے الگ کرتے اس پر ہاتھ رکھتے

اور تھپتھپاتے آگ بجھانے لگا تھا۔۔۔

غزل کو اب سمجھ آئی تھی وہ کس لیے آیا

تھا۔اگر زرا بھی دیر ہوتی تو یقیناً غزل کی

کمر بھی آگ کی لپیٹ میں آجاتی جانے

انجانے میں یہ شخص دوسری بار اسکی

جان بچا چکا تھا۔۔۔

Novelistan.pk(novelistanofficial@gmail.com)

وہ کس کس بات پر اسکا شکریہ ادا کرتی---

اسنے فوراً بیڈ سے دوسرا دپٹہ اٹھا کر سینے پر پھیلایا اور دوسرا پلو سر پر ڈالتے آدھا چہرے پر لاتے چہرہ ڈھکا تھا---

اور براق کو ہاتھ سے د پٹے کی آگ بجھاتے دیکھ وہ حیرت سے دنگ رہ گئی---

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

"یہ کیا کر رہیں ہیں آپ پاگل ہو گئے"

"ہیں کیا۔۔۔۔چھوڑیں اسے

غزل نے ڈپٹ کر کہتے دپٹہ اس سے

لے کر پھینکا جو جل چکا تھا جبکہ ہاتھ

سے آگ بجھانے کے چکر میں براق کے

ہاتھ اچھے خاصے جل چکے تھے۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

"یہ کیا کیا آپ نے ہاتھ جل گئے آپ"

کے کتنے کیا آپ میں عقل نام کی چیز

نہیں بھلا آگ ہاتھ سے بھی بجھاتا ہے

"کوئی دیکھیں جلد جھلس گئی ہے

وہ نم آنکھوں سے اسے ڈپٹتے ہوئے بولی

گلٹ کا احساس تھا یا پسندیدگی جو براق کے

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

دکھ پر اسکے بھی دل کو دکھی کر رہی تھی وہ

سمجھ نہ سکی---

میرے محبوب کا آنچل تھا بھلا پیر رکھ کر"

"گستاخی کیسے کر سکتا تھا

وہ نم آنکھوں سے مسکراتے ہوئے بولا

آج تو اسکی خوشی سمبھالے نہیں سمبل

رہی تھی وہ دیدار جو کر بیٹھا تھا اپنے عشق

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

کا پھر بھلا آنکھیں خوشی سے بھر بھر کیوں

نہ جاتیں---

غزل فوراً کمرے میں بنی المارہ سے فرسٹ

ایڈ باکس نکال کر لائی اور اسے بیڈ پر

بیٹھنے کا اشارہ کرتی فوراً برنال نکالنے

لگی-----

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

سرخ جلد بری طرح جھلس چکی تھی براق کی ہتھیلی پر اپنی نازک مخروتی انگلی سے برنال لگاتے اسکے آنسو بے لگام ہوتے براق کے ہاتھ پر پھسلتے جا رہے تھے۔۔۔

براق کا دل کیا یہ منظر یہیں ٹھہر جائے اور وہ بھی غزل کے پاس مگر ایسا ممکن کہاں تھا۔۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

"کیوں لیتے ہیں آپ ہمارا امتحان کیوں

ہمیں سکھ کی سانس نہیں لے لینے

دیتے کتنی بار کہیں ہم کہ ہم آپ کے

لیے نہیں بنے آخر کب سمجیں گے آپ"

وہ سسک کر لاچارگی سے بعلی تو براق

تڑپ اٹھا۔۔۔

"ایسا کیوں کہتی ہو ایک بار میرا ہاتھ تھام کر تو دیکھو میری دسترس میں آؤ تو صحیح پھر دیکھنا سارے غم چٹکیوں میں دور ہو جائیں گے"

وی بے چینی سے بولا ورنہ دل تو اسکا کر رہا تھا کہ اسکے آنسو لبوں سے چنتے اسے

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

معتبر کر دے مگر وہ یہ حق نہیں رکھتا

تھا۔۔۔

آج بھی آپ ہم سے ہی ہمیں مانگ"

رہے ہیں جبکہ یہ حق ہمارے پاس

نہیں کیا آپ نے ایک بار بھی ہمیں خدا

سے مانگا اگر آپ شاید ایک بار بس ایک

بار بھی اسکے در پر گئے ہوتے یا اس سے

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

لو لگائی ہوتی تو آپ کو آج ہمارے آگے

"سر نہ جھکانا پڑتا

غزل نے اسے حقیقت کا آئینہ دیکھایا

تھا۔۔۔

کیونکہ ہم ایسا ہی تو ہمسفر چاہتے ہیں جو"

ہم سے زیادہ خدا کے قریب ہو تو کیا آپ

"میرے معیار پر پورا اترتے ہیں

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اسکے سوال پر تو جیسے براق کی زبان ہی گم ہو گئی تھی۔۔۔

وہ ایک دم شرمندگی کی گہرائیوں میں ڈوبتا چلا گیا تھا۔۔۔دولت اور شہرت نے اسے اتنا برا انسان بنا دیا تھا کہ وہ تو یہ بھی بھول بیٹھا تھا کہ وہ مسلمان ہے۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

میں میں سب کچھ چھوڑ دوں گا سب"

برائیاں ترک کر دوں گا میں وعدہ کرتا ہوں

بلیک ورلڈ چھوڑ دوں گا جس کا بے تاج

بادشاہ ہوں میں سب کچھ بس تم میری

ہو جاؤ"

اسنے نم آنکھوں سے التجا کی---

اب آپ کو ہمیں خدا سے مانگنا ہوگا"

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اگر اسنے چاہا اور اسکی رضا ہوئی تو ہم آپ

"کی زندگی میں شامل ہو جائیں گے

غزل نے ایک بات میں ساری باتوں کا

مطلب سمجھاتے فیصلہ سنایا تھا اور یہاں

سے شروع ہوئی تھی براق یلماز کی صبر اور

برداشت کی جنگ۔۔۔

Novelistan.pk(novelistanofficial@gmail.com)

اب یہ دیکھنا تھا کہ وہ اس میں کتنا کھرا

اترتا ہے---

اگر یہ کہہ دو بغیر میرے نہیں گزارہ تو"

میں تمہارا

یا اس پہ مبنی کوئی تاثر کوئی اشارا تو میں

تمہارا"

پلٹتی ہوئی غزل کے قدم براق کے شعر پر پتھر ہوئے تھے۔۔۔کیا وہ اس سے کوئی وعدہ چاہ رہا تھا غزل کا دل بے اختیار تیزی سے دھڑکنے لگا۔۔۔

غرور پرور انا کا مالک کچھ اس طرح کے"

ہیں نام میرے

Novelistan.pk(novelistanofficial@gmail.com)

مگر قسم سے جو تم نے اک نام بھی پکارا تو

" میں تمہارا

صحیح تو کہ رہا تھا وہ مغرور شہزادہ صرف اسکے

لیے اپنی ریاست کو چھوڑنے جا رہا تھا تو کیا

وہ اس حد تک اسکے دل میں بسی

تھی۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

"تم اپنی شرطوں پہ کھیل کھیلو میں جیسے

چاہے لگاؤں بازی

اگر میں جیتا تو تم ہو میرے اگر میں ہارا تو

میں تمہارا"

آخر اس نے غزل کی شرط کو کھلے دل سے

مان لیا تھا وہ اس سے دور رہ کر ہجر کاٹنے

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

کو تیار تھا مگر فقت بدلے میں یہ چاہتا تھا

کہ وہ اسکی رہے تو وہ کیونکر منع کرتی۔۔

تمہارا عاشق تمہارا مخلص تمہارا ساتھی تمہارا"

اپنا

رہا نہ ان میں سے کوئی دنیا میں جب

تمہارا تو میں تمہارا

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

تمہارا ہونے کے فیصلے کو میں اپنی قسمت

پہ چھوڑتا ہوں

"اگر مقدر کا کوئی ٹوٹا کبھی ستارا تو میں تمہارا

اسکے الفاظ غزل کا دل چیر رہے تھے اس

کے ہر لفظ میں چھپا قرب وہ بخوبی سمجھ

سکتی تھی مگر پھر بھی لب پر قفل لگے

تھے جبکے مٹھیاں زور سے بھینچتے وہ درد

برداشت کرنے کی آخری حد پر تھی۔۔۔

یہ کس پہ تعویذ کر رہے ہو یہ کس کو"

پانے کے ہیں وظیفے

تمام چھوڑو بس ایک کر لو جو استخارہ تو میں

تمہارا"

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

یہ آخری شعر کہتے وہ چھلانگ لگا کر وہاں سے جیسے آیا تھا ویسے جا چکا تھا۔ مگر غزل کو لگا اسکا احساس وہیں اسکے پاس رہ گیا ہے۔ کیا وہ واپس آئے گا دل بے اختار تڑپ کر کرلایا مگر جواب سفر تھا۔۔۔

.....

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

پھر اس نے دیکھا کہ براق اپنی بات کا کتنا پکا ثابت ہوا ہے اس نے بازارِ حسن میں آنا چھوڑ دیا تھا۔

ہر آہٹ پر وہ جو یہ سوچتی تھی کہ یہ براق ہو گا مگر وہاں براق کا نام و نشان نہ تھا۔

کیا اس نے ایک سچی محبت کرنے والا کھو دیا تھا۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اگر براق کا امتحان سخت تھا تو اس بار

غزل بھی ہجر کی آگ میں جھلس رہی تھی

اور نماز وہ وہ یہی دعا کرتی کہ جو براق کے

حق میں بہتر ہے اسے وہ عطا کرنا یا

رب۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اب انکی لگن اور عشق کی آنچ ارش تک پہنچتی بھی ہے یا نہیں یہ تو آگے جا کر ہی پتا چلنا تھا۔۔۔۔

غزل جو جائے نماز پر بیٹھی آنسو بہا رہی تھی اپنی ماں کے آنے پر وہ فٹافٹ اٹھی۔۔۔

"امی آپ یہاں"

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

تمیارے چہرے پر میں وہ دیکھ رہی ہوں"
جو ڈر کبھی میرے چہرے پر ہوا کرتا تھا مگر
افسوس میرا وہ ڈر حقیقت کا روپ دھار گیا
مگر میں نہیں چاہتی کہ تمہیں بھی اس درد
سے گزرنا پڑے جس سے میں گزری میری
بچی۔۔۔۔"

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

انہوں نے سرخ بہتی آنکھوں سے کہا وہ اس عمر میں بھی کئی گناہ حسین لگتی تھیں مگر انکی قسمت پر گرہن لگ چکا تھا۔

"امی بابا نے کیا ایک بار بھی ہمیں ڈھونڈنے کی کوشش نہیں کی"

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

ہمیشہ کی طرح پوچھے جانے والا سوال وہ

آج پھر انکی گود میں سر دھرے پوچھ

رہی تھی۔۔۔۔

پتہ نہیں چندا کبھی انکی محبت میں"

کھوٹ تو نہیں دیکھی مگر پتہ نہیں کیسے وہ

"ہمیں بھول گئے

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اپنی ماں کی آنکھوں ہر بار کی طرح درد

ہلکورے لیتے دیکھا اور ہجر کے آنسو دیکھے

تو اسے اپنے باپ سے شدت سے نفرت

محسوس ہوئی جو اسکی ماں کو تنہا کر گیا تھا

جبکہ کبھی ڈھونڈنے کی کوشش تک نہ کی

تھی کہ وہ زندہ بھی ہے کہ مر گئی پھر بھلا

وہ اسکے وجود کو کیسے پیار کرتا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

"اہم اہم"

"خالہ جانی آپ اندر آئیں نہ"

اپنی سب سے عزیز محسن کو دیکھ وہ فوراً

عزت سے کھڑی ہوئی آخر یہی تو وہ ہستی

تھیں جنکی وجہ سے بازارِ حسن پر ہونے

کہ باوجود بھی اسکا حسن تمام مردوں سے

چھپا ہوا تھا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اسے آج بھی یاد تھا جب بھی چندا بائی اسے رکس کرنے کا کہتیں یا اسکا گاہک لاتیں تو وہ انکے آگے ڈٹ جاتیں اور یہی کہتیں کہ ابھی وہ آٹھارہ کی نہیں ہوئی۔۔۔ اس لیے اب تک وہ بچی ہوئی تھی اور چندا بائی کی عقابی نظریں اسکے آٹھارہ برس کے ہونے پر تھیں۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

ماں بیٹی میں کیا راز و نیاز چل رہے"

ہیں"

انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

کیسے راز و نیاز بس اپنے اسے بدقسمت"

باپ کو زکر کر رہی تھی جو اتنی محبت

کرنے والی اور وفا شعار بیوی کو بھولے

بیٹھا ہے"

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

غزل سفاکی سے بولی ---

"غزل"

اسکی ماں نے سرزنش کے انداز میں اسکا نام لیا---

"سچ ہی کہ رہیں ہیں امی ہمیں نفرت ہوتی ہے انسے جنہوں نے آپ کو بھلا دیا اور ہمیں اس جہنم میں جھونک دیا اگر

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

کبھی وہ غلطی سے بھی ہمارے سامنے آئے تو باخدا ہم انکے چہرے کو دیکھنا بھی پسند نہیں کریں گے جو ہماری ماں کو دکھ دینے کی وجہ بنا اسکی ہماری زندگی میں "کوئی اہمیت نہیں

غزل یہ کہتے جھٹکے سے موتیوں کا پردہ پیچھے کرتی باہر نکل گئی تھی۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

جبکہ موتی آپس میں ٹکرا کر فزا میں دل

سوز سا ساز برپا کر رہے تھے۔۔۔

"فکر مت کرو وہ ٹھیک ہو جائے گی"

انہوں نے مدبرانہ انداز میں غزل کی ماں

کے کندھے پر ہاتھ رکھتے کہا۔۔۔

آپ پریشان کیوں لگ رہی ہیں جہاں آرا"

"

Novelistan.pk(novelistanofficial@gmail.com)

غزل کی ماں نے انکے چہرے پر پریشانی رقم دیکھی تو پوچھا۔۔۔

"مجھے خوف ہے کہ چندا بائی اب ہمارے کسی بہانے سے نہیں ٹلے گی وہ جلد یا بدیر غزل کا سودا کر دے گی ہمیں غزل کو بچانے کے لیے کچھ کرنا ہو گا کیونکہ غزل آٹھارہ کی ہو چکی ہے"

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

انکی بات پر غزل کی ماں کے ہاتھ پاؤں

پھول چکے تھے۔۔۔

خدا را کچھ کریں جہاں آرا میری بیٹی کو"

بچائیں میں اسے یہاں کے درندوں کا شکار

نہیں بننے دینا چاہتی میں جیتے جی مر

جاؤں گی"

وہ بلک کر بولیں۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

"یہ مجھ سے بہتر کون جان سکتا ہے جسے

"بار بار روندھا گیا ہو

انہوں نے جلتی آنکھوں سے کہا۔۔۔

"ایک رستہ ہے"

جہاں آرا بولیں۔۔۔

"وہ کیا"

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

انہوں نے بےتابی سے پوچھا۔۔۔

اگر وہ لڑکا سچ میں غزل سے پیار کرتا ہوا"

اور اپنی محبت میں ثابت قدم رہا تو ہم اسکا

غزل سے نکاح کر دیں گے۔ مگر اسکا

لوٹ آنا شرط ہے یہ تب ہی ممکن ہے

جب وہ اپنے امتحان میں کامیاب ہوتے

"لوٹے گا

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

جہاں آرا نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

"اور اگر وہ نہ آیا تو"

غزل کی ماں نے ڈرتے ہوئے کہا۔۔۔

"وہ ضرور آئے گا کیونکہ اسکی آنکھوں میں , میں نے وہ سچائی دیکھی ہے جو عام انسانوں کی آنکھوں میں نہیں بلکہ عاشق کی آنکھوں میں ہوا کرتی ہے"

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

وہ یہ کہتی وہاں سے جا چکی تھیں جبکہ پیچھے غزل کی ماں سجدے میں گری اپنی بیٹی کے اچھے نصیب کی دعا کرنے لگیں تھیں---

کیا انکی دعا قبولیت کا درجہ پائے گی یا واپس لوٹ آئے گی---

*****

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

ماضی

"کرو گے اب ایسا بتاؤ مجھے"

شمع نے شہروز کے بازو کو غصے سے جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ بیچ بیچ میں اپنے لمبے ناخن اس بچے کے بازو میں گھسا دیتیں جسکی وجہ سے بچے کا چہرہ سرخ پڑ چکا تھا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

یشمہ گل جو انکے کمرے کے پاس سے گزر رہی تھیں شمع کو شہروز پر سختی کرتے دیکھ فوراً اندر آئیں۔۔۔

آپی یہ آپ کیا کر رہی ہیں چھوڑیں اسے" "بچہ ہے وہ اسے درد ہو رہا ہوگا

یشمہ نے فوراً شہروز کو اپنے طرف کھینچتے پیار کیا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اور اسکا بازو دیکھا جہاں ناخنوں کے نشان تھے---

تم ہمارے معاملے سے دور رہو یشمہ یہ" ہم ماں بیٹے کا مسئلہ ہے تمہیں کوئی حق نہیں پہنچتا بیچ میں بولنے کا"

وہ اس پر چڑ دوڑیں---

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

"کچھ خدا کا خوف کریں آپی یہ بچہ ہے آپ اسے جیسے ٹریٹ کریں گی بڑے ہو کر اسکی نظروں میں آپ کی کیا عزت رہ جائے گی"

ہشمہ نے شمع کو تندہی نظروں سے دیکھتے کہا اور اپنے ساتھ لگا کر باہر لے گئیں

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

پیچھے شمع غصے اور نفرت سے پاگل ہو اٹھیں تھیں۔

بس کچھ دیر اور عیش کر لے پھر تیری" جگہ میری بہن کو ہی آنا ہے دیکھنا شمع تیرا کیسا بندوبست کرتی پیدا ہونے پر پچھتائے گی یہ"

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

وہ کلس کر بولیں اور تن فن کرتیں وہاں سے چلی گئیں---

یشمہ شہروز کو باہر لان میں لے آئیں تھیں--

شہروز بیٹا کیا ماما آپ کو پہلے بھی اسی" طرح ڈانٹتی ہیں "

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اسکے پوچھنے پر شہروز کی آنکھیں بے ساختہ نم ہوئی تھیں اور اسنے جھٹ نفی میں سر ہلایا پھر ایک دم ہاں میں ہلانے لگا۔۔۔

آنسو سرخ چہرے پر بہ نکلے تھے۔۔۔

یشمہ گل نے فوراً اسے اپنے سینے میں بھینچ لیا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

پتہ نہیں شمع کب سے سے اس بچارے

پر ظلم کرتی رہیں تھیں---

"بیٹا آپ نے پاپا کو کیوں نہیں بتایا"

پاپا ایسی باتیں سننا پسند نہیں کرتے تو"

میں نے بتانا ہی چھوڑ دیا کیونکہ میں تو

اچھا بچہ ہوں نہ"

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اسنے اس انداز سے کہا کہ یشمہ گل نے

اسے چٹاچٹ چوم لیا۔۔۔

"ایک سیکرٹ بتاؤں"

یشمہ گل کے سیکرٹ کہنے پر شہروز کے

کان کھڑے ہوئے۔۔۔

"کیسا سیکرٹ بتائیں نہ"

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

"اممم ہمارے گھر نہ ایک ڈال آنے والی"

"ہے میری ڈول بلکل چھوٹی سی

یشمہ گل نے سرخ شہرے کے ساتھ کہا

"کیاا کب کہاں کیسے کب آئے گی ڈال"

وہ میری گڑیا ہو گی اور بس میں ہی اس

"سے کھیلا کروں گا ہے نہ

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

مگر شہروز کی بے صبری پر وہ کھلکھلا کر رہ گئیں---

بلکل وہ آپ کی ہی گڑیا ہو گی مگر اسے" آنے میں وقت ہے اور میں یہ چاہتی ہوں کہ میرا پیارا سا گڈا اسکی حفاظت کرے پہلے خود سٹرونگ بنے بلکل سپرمین جیسا

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

پھر میری گڑیا کو بھی ڈیفینڈ کرے بولو کرو

گے نہ"

بلکل چاچی میں ایک بڑا سا سپر مین"

بنوں گا پھر میں اپنی چاچی کو اور اپنی گڑیا

کو لے کر اووووپر سیر کرنے لے جاؤں گا

اور اپنی گڑیا کو ہرٹ کرنے والے کو ڈشم

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

ڈشم کر دوں گا۔۔۔ چاچی مگر گڑیا آئے گی

کب"

اسنے پھر بے تابی سے کہا یشمہ گل اسکا

دیہاں بھٹکانے میں کامیاب ہو چکی

تھی۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

جب میرا گڈا بڑا ہو جائے گا اور پاور فل"
بھی تب میں اپنی گڑا اس گڈے کو دے
دوں گی"

یشمہ گل نے شہروز کو گدگداتے ہوئے کہا
تو وہ کھلکھلا دیا---

مگر وہ لاشعور میں اپنی گڑیا کا انتظار کرنے
لگا تھا---

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

****

"خلیل"

یشمہ گل نے رات کو خلیل حاکم کو پکارا---

"جی میری جاناں"

خلیل بھابھی کا سلوک شہروز سے اچھا"

نہیں"

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

انکی اس بات پر وہ سیدھے ہو کر بیٹھے۔۔

"تمہیں یہ کس نے کہا"

انہوں نے سنجیدگی سے پوچھا ظاہر ہے

انہیں یہ بات پسند نہیں آئی تھی۔۔۔

"آج میں نے انہیں شہروز کو بری طرح

سے ڈانٹتے دیکھا اور انہیں شہروز سے الگ

کیا تو اسکے بازو پر ناخنوں کے نشان تھے

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

وہ بیچارا رو رہا تھا خلیل مگر بھابھی کو اس

"پر ترس نہ آیا

وہ نم آنکھوں سے بولیں۔۔۔

ضرور اسنے کوئی شرارت کی ہو گی یشمہ یہ"

انکا آپسی معاملہ ہے ورنہ بھابھی اسے

"کیوں ڈانٹتیں پھر مارا بھی تو نہیں نہ

انہوں نے سپاٹ لہجے میں کہا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

خلیل شہروز نے مجھے خود بتایا ہے کہ وہ"
اسے مارتیں بھی ہیں مگر وہ اپنے بابا کو
اس لیے نہیں بتاتا کہ اسکی ماما نے منع
کیا ہے کہ اگر اسنے بتایا تو اسکے بابا اس
سے دور چلے جائیں گے"
اسکی بات پر خلیل حاکم سخت پریشان
ہوئے تھے۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

"تم اس سب کے بارے میں کسی سے
کچھ نہیں کہو گی یشمہ"

"مگر خلیل"

"میں نے کہا نہ یشمع بس خاموش تو
خاموش ---"

انہوں نے گرکھ کر کہا تو وہ دکھی دل سے
دوسری طرف کروٹ لیتے سو گئیں وہ الگ

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

بات ہے آنسو بے لگام ہوتے تکیہ
بھگونے لگے تھے جبکہ خلیل حاکم کی یہ
رات جاگتے ہوئے سخت پریشانی میں
گزری تھی یہاں تک کہ انہوں نے یشمع
کی ناراضگی بھی نظرانداز کر دی تھی۔۔۔

****

ماضی

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

یشمہ گل کو وہاں آئے پانچ ماہ بیت چکے تھے۔

سب لاونج میں بیٹھے تھے۔ یشمہ گل سب کو چائے سرو کر رہی تھیں جبکہ خلیل حاکم کی نظریں اپنی ناراض بیوی پر تھیں۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

جبکہ اریج یشمہ سے نظروں ہی نظروں میں خلیل حاکم کو خوش خبری سنانے کا کہہ رہی تھیں جس پر وہ بار بار نہ میں سر ہلا کر منع کر دیتیں۔۔۔

"چاچو ہماری گھر چھوٹی ڈال آ رہی ہے"

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

بیٹا ڈال بھی ہو سکتی ہے اور پرنس"
بھی وہ تو آپ کے بہن یا بھائی ہوں گے
نہ"

خلیل حاکم سمجھ رہے تھے کہ وہ شمع کی
نسبت سے کہ رہا ہے---

اوفو نہیں چاچو میں تو آپ کی پرنسس کی"
بات کر رہا ہوں جو چاچی گھر میں لائیں گی

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

ہاسپٹل سے مجھے چاچی نے بتایا اور کہا تھا

"کہ یہ بات سیکرٹ رکھوں

اسنے یشمہ کی طرف دیکھتے راز درانہ انداز

میں کہا تو خلیل حاکم کے کان کھڑے

ہوئے اور انہوں نے اتنی تیزی سے شہروز

کی طرف دیکھا کہ انکی گردن چٹخ گئی

تھی۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

کیا کہا یہ سب چاچی نے کہا ہے تم"

سے"

خلیل حاکم کی آواز میں خوشی اور تجسس

کے ملے جلے تاثرات تھے۔۔۔

"جی چاچو ہنڈرڈ پرسنٹ"

وہ اب سمجھے تھے کہ یشمہ گل اتنے

ہفتوں سے کیوں اتنی چڑچڑی ہو رہی ہیں

Novelistan.pk(novelistanofficial@gmail.com)

اور کیوں چٹ پٹی چیزیں کھا رہی ہیں۔ آخر

وہ اپنے مسئلوں میں الجھ کر اتنی بڑی

خوشخبری نظر انداز کیسے کر سکتے تھے۔۔۔

انہوں نے فوراً یشمہ گل کی طرف دیکھا جو

سب کو چائے سرو کر رہی تھیں۔۔۔

یشمہ کیا یہ سچ ہے کیا میں بابا بننے والا"

ہوں اور تم ماما"

Novelistan.pk(novelistanofficial@gmail.com)

وہ جھٹکے سے اٹھتے انہیں گول گول گھماتے ہوئے بولے جو پہلے سے تندرست ہونے کے ساتھ ساتھ اور بھی خوبصورت لگ رہی تھیں---

جبکہ سب انکی بات اور خلیل حاکم کی حرکت سے انہیں حیرت سے منہ کھولے دیکھنے لگے---

Novelistan.pk(novelistanofficial@gmail.com)

"بھائی آرام سے انکی طبیعت خراب ہے

"اور آپ انہیں گھما رہے ہیں

اریج فوراً میدان میں کودیں۔۔۔

"مطلب یہ خبر سچ ہے اور تم بھی اس

بات سے واقف تھی اور تم دونوں نے یہ

"سب مجھ سے چھپائے رکھا

وہ مصنوعی غصے سے بولے۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

تو یشمہ گل خود کو سب کی نگاہوں کا مرکز بنتے دیکھ ارتج کے پیچھے چھپنے لگیں۔۔۔

"بھو کیا یہ سچ ہے"

حاکم صاحب رعب و دبدبے سے بولے۔۔۔۔

انکے پوچھنے پر یشمہ گل کا چہرہ شرم سے لہو چھلکانے کو ہوا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

"ج جی"

وہ کپکپاتے لہجے میں شرم سے بولیں تو

سب کا بلند و بانگ مشترکہ قہقہ فزا میں

گونجا---

تو بھو اس میں شرمانے کی کیا بات ہے یہ

تو بہت خوشی کی بات ہے--

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اس بات پر تو پورے شہر میں مٹھائیاں

"تقسیم ہونی چاہیے

حاکم صاحب زور سے قہقہ لگاتے ہوئے

خوشی سے پرجوش لہجے میں بولے۔۔

ان کے انگ انگ سے ان کی خوشی واضح

ہو رہی تھی جبکہ خلیل حاکم یشمہ گل کو

جانثار نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ جس

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

کے جواب میں یشمہ گل بھی انہیں بھرپور

نظر انداز کر رہی تھیں۔۔۔

کیونکہ کل رات جو بھی ہوا تھا وہ بھلانے

کے قابل نہیں تھا۔۔۔

کیونکہ یشمہ گل چاہتی تھیں کہ خلیل حاکم

اپنی نظروں کے آگے سے فریب کے

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

پردے کو ہٹائیں اور حقیقت کا چہرہ دیکھیں---

وہ تو شمع کا اصل چہرہ جان چکی تھیں اس لیے وہ چاہتی تھیں کہ باقی سب بھی جان جائیں تاکہ اس معصوم شہروز کے ساتھ آگے کوئی حق تلفی نہ ہو جو انہیں واضح دکھائی دے رہی تھی---

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

مگر وہ یہ نہیں جانتی تھیں کہ وقت انہیں سب کچھ صحیح کرنے کی مہلت نہیں دے گا۔۔۔

****

کئی دن سے خلیل حاکم یشمہ گل کو منانے کے چکروں میں تھے مگر یشمہ گل

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

تھیں کہ کے منہ پھلائے گھومتی رہتیں۔

وہ مان ہی نہیں رہی تھیں۔

آج خلیل حاکم نے انہیں جا لیا تھا۔۔۔

جب وہ کمرے سے نکلنے لگیں تو وہ فوراً

انکی راہ میں حائل ہوئے تھے۔۔۔

یشمہ گل نے زرا کی زرا نظر اٹھا کر انہیں

دیکھا جیسے اشارہ دینا چاہ رہی ہوں کے

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

آگے سے ہٹ جائیں مگر خلیل حاکم بھی ڈھیٹ بنے دروازے میں استادہ رہے---

"جب تک معاف نہیں کرو گی آگے سے نہیں ہٹوں گا"

"لیکن میں نے تو آپ سے کچھ کہا ہی نہیں"

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

وہ اجنبی لہجے میں بولیں---

یہی تو یہی تو بات ہے کہ تم کچھ کہتی"

" ہی نہیں اب نہ بات کرتی ہو مجھ سے

انہوں نے یشمہ گل کے بازوؤں کو تھامتے

ہوئے کہا---

آپ کو پسند ہی کہاں ہے میرا بولنا اگر"

کچھ کہوں تو آپ کو لگتا ہے آپ کی فیملی

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

کے خلاف جا رہی ہوں اس لیے میں نے

بولنا چھوڑ دیا کیا یہ اچھی بات نہیں کم از

کم اس سے میں آپ کی ڈانٹ سے تو بچ

جاؤں گی نہ اور نہ ہی میرا دل ٹوٹے گا

"آپ کے بے گانہ رویے سے

اسنے آنکھوں میں نمی لیے خلیل حاکم کی

آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے کہا تو خلیل حاکم

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

کے دل پر اسکے آنسو تیزاب کی صورت

گرے تھے جو انکا دل جلا گئے تھے۔

یعنی اس رات کی باتوں نے یشنہ گل کو

بہت تکلیف پہنچائی تھی۔۔۔

یشمہ میری جان میرا وہ مطلب نہیں تھا"

۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

آئی ایم ریلی سوری مجھے نہیں پتہ تھا کہ

"تم اس حد تک خفا ہو جاؤ گی

انہوں نے یشمہ کو حصار میں لینا چاہا تو وہ

نیچے سے نکلتی وہاں سے جا چکی تھیں---

پیچھے وہ اپنے خالی ہاتھ دیکھتے خود کو کوسنے

لگے---

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

بھلا کیا ضرورت تھی انہیں اپنی ہر دل

عزیز بیوی کو ڈانٹنے کی جبکہ وہ جانتے تھے

کہ یشمہ کتنی حساس ہیں۔۔۔

اب انہیں ہی کوئی ترکیب سوچنی تھی اپنی

عزیز جان بیوی کو منانے کی۔۔۔

******

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

یشمہ کچن میں کام کر رہی تھیں جب شہروز گلاب کا پھول لے کر ان تک آیا

"چاچی یہ آپ کے لیے"

اتنا خوبصورت پھول میرا بچہ میرے لیے لایا ہے شکریہ بیٹا---

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

یشمہ نے چٹاچٹ اسکے دونوں گالوں پر

پیار کیا۔۔۔

"نہیں چاچی یہ تو چاچو نے دیا ہے"

یہ کہ کر وہ بھاگ گیا تھا۔۔۔

پھر ایک کے بعد ایک پھول آنے لگے

یہاں تک کے کچن پورا گلاب کے پھولوں

اور انکی خوشبو سے بھر چکا تھا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

جب بھی وہ خلیل کی طرف دیکھتیں تو وہ

کان پکڑ کر سوری کرتے جس پر وہ اپنی

ہنسی ضبط کر کے رہ جاتیں۔۔۔

میاں خیریت ہے یہ گھر کا کچن ہے"

"تمہارا کمرہ نہیں

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

وہ جو کچن کے باہر کھڑے یشمہ سے معافی کے اشارے کر رہے تھے اپنے ابا کے جھانپڑ رسید کرنے پر ہڑبڑا کر پلٹے۔ جبکہ یشمہ بھی ہنستی ہوئی گدھے کے سر سے سینگھ کی طرح غائب ہوئی تھیں۔۔۔

بہرحال اس سے یہ ہوا تھا کہ خلیل حاکم نے رات کو یشمہ گل کو جا لیا تھا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

ادھر آؤ نا ذرا تم دوپہر میں مجھے بابا سے "

"ڈانٹ پڑوا کر بڑا خوش ہو رہی تھی تم

وہ جو فرار کے چکروں میں تھی خلیل

حاکم نے انہیں اپنی دسترس میں لیتے

ہوئے ان کے بھاگنے کا ہر ایک راستہ

مفقود کر دیا۔۔

" نہیں نہیں ایسی بات تو نہیں ہے "

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

وہ گڑگڑاتے ہوئے بولیں۔۔۔

خلیل حاکم کو تو وہ پہلے ہی معاف کر چکی تھیں۔ اب تو بس تنگ کر رہی تھیں لیکن یہ تنگ کرنا انہیں بھاری پڑ گیا تھا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

"جاتی کہاں ہیں آج رات تو آپ کو میری دسترس میں ہی گزارنی پڑے گی بہت دن ہو گئے ہیں آپ کو محسوس کئے ہوئے"

وہ یشمہ گل کو اپنے گلے سے لگاتے ہوئے بولے تو وہ بھی آرام سے ان کے سینے پر سر رکھ کر بیٹھ گئیں کتنے دن بعد محسوس کیا تھا ان کا یہ نرم گرم لمس۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

"خلیل آپ ہماری بیٹی کے آنے سے

خوش تو ہیں نہ"

یقیناً خوش ہوں تمہیں کیوں کر لگا کہ میں

خوش نہیں ہوں گا میں نے تو بلکہ ابھی

سے نام بھی سوچ لیا ہے----

"اچھا تو کیا نام سوچا ہے آپ نے ہماری

گڑیا کا "یشما گل نے اشتیاق سے پوچھا--

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

بتاؤں گا وہ بھی جلدی بتاؤں گا ابھی تو"

"آپ صرف مجھ پر توجہ دیجیے

انہوں نے یشمہ گل کو اپنے تنگ حصار

میں لے لیتے ہوئے کہا---

تو وہ انکی بات پر شرما گئ تھیں---

آنے والی مشکلات سے انجان---

****

اگلی صبح ان دونوں کی آنکھ نیچے سے آتے

شور پر کھلی تھی۔۔۔

حاکم صاحب چیخ چیخ کر خلیل حاکم کو نیچے

بلا رہے تھے۔۔۔

یشمہ گل اور خلیل حاکم ایک دوسرے کو

پریشانی سے دیکھتے نیچے کی طرف لپکے تھے

جہاں پہلے سے ہی عدالت لگی تھی۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

"کیا ہو بابا آپ نے ایسے کیوں بلایا"

"خیریت

اپنے ایک دوست کو وہاں موجود دیکھ

انہیں شدت سے کچھ غلط ہونے کا

احساس ہوا تھا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

خبردار جو تمہاری زبان سے ایک لفظ بھی"
نکلا جو پوچھیں اسکا سچ سچ جواب دینا ہاں
"یا نہ میں
"مگر بابا"
" خاموش"

حاکم صاحب زور سے دھاڑے---

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

"یہ لٹکی اسے تم کوٹھے سے لائے ہو"

"ہاں یا نہ"

"بابا میری بات"

"بکواس بند رکھو اپنی ہاں یا نہ"

"ہاں بابا مگر"

"چٹاخ"

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

شدت سے پڑنے والے تھپڑ نے خلیل حاکم کی بولتی بند کر دی تھی جبکہ یشمہ گل تو مرنے کے قریب تھیں۔۔۔

ابھی کہ ابھی اس غلیظ گند کو نکالو" ہمارے گھر سے"

وہ اتنی اونچی آواز میں یشمہ گل کی طرف اشارہ کرتے دھاڑے کہ یشمہ گل کی

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

ٹانگیں لرزنے لگیں عین ممکن تھا کہ انکا

دل بند ہو جاتا۔۔۔

جان تو انکی تب نکلی جب انہوں نے

شمع کو اپنی طرف بڑھتے دیکھا۔۔۔

وہ یشمہ کو کھینچتیں انہیں گھر سے باہر

نکالنے لگیں تھیں۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

"نہیں شمع آپ ایسا نہیں کر سکتیں"

"خلیل انہیں روکیں

شمع جب گھسیٹتے ہوئے یشمہ کو کھینچتے

ہوئے گھر سے باہر نکالنے لگیں تو وہ

بے بسی کے احساس سے بلبلا اٹھیں

تھیں۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

آنکھوں میں بہت کچھ کھو دینے کا خوف تھا۔۔۔

نہیں چاچی کو مت نکالو ماں چاچی کو" مت نکالیں"

شہروز فٹافٹ سے شمع کا ہاتھ پکڑ کر زور لگاتے بولے۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

ہٹ جاؤ بدتمیز بڑوں کی باتوں میں """

" نہیں بولتے

شمع شہروز کو غصے سے دھکا دیتے ہوئے

بولیں جو پیچھے گرا تھا۔

بھابھی خدا کا خوف کریں کیا کر رہی ہیں"

"بچہ ہے وہ

یشمہ گل تڑپ اٹھی تھیں۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اس سے پہلے کہ شمع یشمہ کو گھر سے

باہر نکالتیں خلیل حکیم دروازے میں

دیوار بن کر کھڑے ہوگئے تھے۔۔۔

شمع کے اچانک دھکا دینے پر یشمہ گل

سیدھا جا کر خلیل حاکم کے سینے سے

ٹکرائی تھیں۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

ایک دم تپتے صحرا میں تحفظ کا احساس

ہوا تھا نہیں۔۔۔

"خلیل"

ان کے منہ سے سرگوشی کے انداز میں

خلیل کا نام نکلا جو جان نثار کر دینے والی

نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے اور

آنکھوں ہی آنکھوں میں کہہ رہے تھے کہ

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

ان کے ہوتے ہوئے اسے کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔

جس پر اسنے سکھ کا سانس لیا تھا۔۔۔

خلیل یہ کیا کر رہے ہو کیا پاگل ہو گئے" ہو"

حاکم صاحب چلا اٹھے تھے غصے سے۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

بابا صاحب یشمہ گل میری شریک "

حیات ہیں ہم دونوں ہی ایک دوسرے

کے بغیر نہیں رہ سکتے۔۔۔

اور ویسے بھی آپ حقیقت سے آگاہ

نہیں ہیں جو سنا اس پر یقین کرلیا۔۔۔

مگر میں اس حال کا چشم دید گواہ ہوں۔

میں گواہ ہوں یشمہ گل کی پاکدامنی کا تو

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

پھر کوئی اس پر کیچڑ کیسے اچھال سکتا ہے۔

اس نے اپنے دوست کو تندہی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا جو نظریں چرانے لگا تھا۔۔۔

"کہنا کیا چاہتے ہو تم کھل کر کہو"

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

حاکم صاحب ایک ایک لفظ بھینچ کر بولے

لہجہ درشت تھا۔۔

یہی کہ جو سب آپ کو بتایا گیا ہے وہ "

جھوٹ تھا میرے سامنے ہی یا شمع گل کو

اس دن وہاں زبردستی اغوا کر کے لایا گیا

تھا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اور میں نے ہی اس کی فرار ہونے میں مدد کی تھی لیکن جب ہم اس کے گھر پہنچے تو اس کے والدین صدمے سے انتقال کر چکے تھے۔۔۔

اب آپ ہی بتائیے اس حال میں ہم کیا کرتے۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

جو بھی حقیقت تھی میں آپ کو بتا چکا ہوں اور اپنا ارادہ بھی کہ میں یشمہ گل کو چھوڑنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔

میں تا عمر اس کے ساتھ رہوں گا۔

آخری سانس تک لیکن اگر پھر بھی آپ اسے اس گھر سے نکالنا چاہتے ہیں تو وہ

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اکیلی نہیں جائے گی بلکہ میں اس کے

ساتھ جاؤں گا"

وہ بھی ہڈ دھرمی سے بولے تھے۔۔۔

اگر میر حاکم شیر تھے تو خلیل حاکم بھی

سوا سیر تھے۔۔

کوئی بھی اپنی بات سے پیچھے ہٹنے کو تیار

نہیں تھا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

"خدارا ضد مت کریے میں اپنے بیٹے کو کھونا نہیں چاہتی مان جائیے" خلیل حاکم کی ماں اور بہن گڑگڑاتے ہوئے بولیں---

"ٹھیک ہے مگر میری ایک شرط ہے کہ یہ صرف اپنے تک محدود رہے گی باہر نہیں نکلے گی---

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

کیونکہ میں اس کی شکل تک نہیں دیکھنا

چاہتا "

وہ اپنا فیصلہ سناتے وہاں سے جا چکے

تھے۔پیچھے میر حاکم بھی یشمہ کو لیتے

کمرے کی طرف بڑھ گئے تھے کیونکہ ان

کی طبیعت خراب ہو رہی تھی۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

جبکہ پیچھے دو ایسے شخص بھی تھے جو حاکم صاحب کے فیصلے پر جل کر خاکستر ہو رہے تھے۔

ان کا بنا بنایا منصوبہ بھی بگڑ چکا تھا۔۔۔

کب تک خیر مناؤ گی یشمہ کیوں کے آج " نہیں تو کل تمہیں اس گھر سے باہر جانا ہے"

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

شمع چہرے پر شیطانی مسکراہٹ لاتے بولیں تھی کیونکہ اگلا وار وہ بہت کرارا کرنے والی تھیں۔ جع یشمہ کو چور چور کر دیتا۔ جس سے یشمہ یقیناً بچ نہ پاتیں۔۔۔۔

****

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اس بات کو کافی وقت گزر چکا تھا یشمہ گل کمرہ نشین ہو کر رہ گئی تھی خلیل حاکم کے اصرار کرنے پر بھی وہ کمرے سے باہر نہیں نکلتی کچھ شرمندگی تھی اور کچھ خوف بھی۔۔۔

آج نہایت خراب موسم تھا اور بلیاں بھی رو رہی تھیں۔ آج یشمہ گل کا دل

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

بری طرح گھبرا رہا تھا اور ویسے بھی اس کا

آٹھواں ماہ چل رہا تھا۔۔۔

گھر والے لاؤنج میں اکٹھے ہو کر کسی قریبی

شادی پر جانے کے لئے تیار کھڑے

تھے۔۔۔

خلیل حاکم جانا نہیں چاہتے تھے مگر حاکم

صاحب کے ناراض لہجے میں کہنے پر وہ ان

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

کی بات کو ٹال بھی نہیں سکتے تھے اور یشمہ گل کو گھر اکیلے بھی نہیں چھوڑ سکتے تھے۔۔۔

ڈاکٹر نے انہیں سختی سے یشمہ گل کو کہیں بھی لے جانے سے منع کیا تھا۔

وہ اس کشمکش میں تھے کہ جائیں کہ نہ جائیں مگر یشمہ گل نے حاکم صاحب کی

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

ناراضگی کو محسوس کرتے خلیل حاکم کو

جانے کے لئے منا لیا تھا۔

وہ نہیں چاہتی تھیں کہ حاکم صاحب کو

کوئی بھی اور موقع ملے ان سے ناراض

ہونے کا مگر یہی ان کی سب سے بڑی

غلطی تھی۔ اگر وہ جان لیتی کہ اس تنہائی

کا انہیں کیا نقصان ہونے والا ہے تو وہ

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

مرتے دم تک کبھی بھی خلیل حاکم کو خود سے دور نہ بھیجتیں---

کافی وقت گزر گیا تھا شام ہونے کو آئی تھی مگر ان میں سے ابھی تک کوئی بھی گھر پر نہ آیا تھا---

"یہ سب کہاں رہ گئے "

انہوں نے پریشانی سے سوچا..

Novelistan.pk(novelistanofficial@gmail.com)

ایک دم لائٹ بجھی تھی اور انکی ڈر سے

چیخ برآمد ہوئی تھی۔۔۔

وہ چیزوں کو ٹٹولتے ٹٹولتے اٹھی اور موم

بتی جلائی۔۔۔

نہایت مدھم روشنی میں انہیں دو ہیولے

نظر آئے تھے۔ جن کو دیکھ کر ان کی جان

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

پر بن آئی تھی ملازم بھی اپنے کواٹر میں

جا چکے تھے تو پھر یہ کون تھا۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کہیں چھپنے کی

کوشش کرتی ہیں ان دو نقاب پوش

آدمیوں کی ان پر نظر پڑ چکی تھی اور وہ

ان کو پکڑنے کے لیے لپکے اور زبردستی

گھسیٹتے ہوئے سیڑھیاں اترنے لگے وہ

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اپنی مدد کے لیے چیخ رہی تھیں چلا رہی تھیں مگر انہیں بچانے کے لیے کوئی بھی نہیں آ رہا تھا۔۔۔

"خدا را مجھے چھوڑ دو کون ہو تم لوگ کیا قصور ہے میرا کہاں لے جا رہے ہو مجھے"۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

وہ سسکتے ہوئے ان سے خود کو چھڑانے

کی فریاد کرتے ہوئے بولیں۔۔۔

لائٹ آ چکی تھی۔۔

اس سے پہلے کہ وہاں نہیں لے کر گھر

سے باہر نکلتے شہروز اندر داخل ہوا تھا جو

ٹیوشن سے ابھی آیا تھا۔۔۔

"شہرووووز"

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

یشمہ گل شہروز کو دیکھ چیخ اٹھی تھیں

انہیں شہروز کی صورت میں ایک کرن نظر

آئی تھی۔

جو ان کی آواز پر اپنا بیگ وہیں پھینکتا

لپک کر ان کے پاس پہنچا تھا۔۔۔

چھوڑو میری چاچی کو کون ہو تم لوگ "

دفع ہو جاؤ چھوڑو انہیں"۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

مگر وہ بچہ بھلا کہاں انہیں ان دو مشٹنڈوں سے بچا سکتا تھا۔۔۔ ان دونوں ہٹے کٹے نوجوانوں نے شہروز کو دھکا دیا تھا جو پیچھے جا کر گرا تھا۔

مگر پھر اٹھ کر یشمہ کو بچانے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

شہروز پلیز مجھے بچاؤ چاچو کو کال کرو بولو "

چاچی بلا رہی ہیں"۔۔۔۔

وہ روتے ہوئے بولی شہروز ان کی بات پر

بھاگ کر ٹیلی فون کے پاس پہنچا اور

خلیل حکم کو کال کرنے لگا۔۔۔

مگر موسم خرابی کی وجہ سے ان کا فون بند

جا رہا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ فون پٹخ کے

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

وہاں آتا۔ وہ انہیں وہاں سے لے کر جا چکے تھے پیچھے شہروز روتا رہ گیا تھا۔۔۔

****

خلیل حاکم جب گھر پہنچے تو ان کا رخ اپنے کمرے کی طرف تھا مگر اپنے کمرے کو خالی دے ان کا دل کسی انہونی کے احساس سے ٹھٹھک گیا تھا۔ انہوں نے یشمہ گل

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

کو لاکھ آوازیں دیں مگر وہ کہیں بھی نہ

ملیں تو وہ نیچے آئے تھے۔۔۔

کیا ہوا ایسے کیوں چلا رہے ہو"۔ "

حاکم صاحب انہیں گرکھ کر بولے۔۔۔

یشمہ کہیں مل نہیں رہی ہیں میں ہر"

جگہ ڈھونڈ چکا ہوں مگر وہ کہیں بھی نہیں

ہیں"۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

وہ پریشانی اور بے بسی کے احساس تلے

بولے تھے ان کی بات پر سب ہی انہیں

ڈھونڈنے لگے تھے مگر چوکیدار سے پتہ چلا

کہ وہ دو نوجوان لڑکوں کے ساتھ کہیں

چلی گئی ہیں---

کیا مطلب تمہارا کہنا کیا چاہتے ہو تم "

کون تھے وہ لوگ"---

Novelistan.pk(novelistanofficial@gmail.com)

خلیل حاکم چوکیدار کو جھنجھوڑتے ہوئے

بولے۔۔۔

مطلب صاف ہے صاحب کوئی یارانا ہی "

لگ رہا تھا ان کے درمیان جس طرح وہ

ان کے ساتھ گئیں باہوں میں باہیں

ڈال کر توبہ توبہ کیسا زمانہ آگیا ہے"۔۔۔۔

Novelistan.pk(novelistanofficial@gmail.com)

چوکیدار نے پوری بات بتاتے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا تو خلیل حاکم ان کی عمر کا لحاظ کیئے بغیر ان پر پل پڑے تھے اور ان پر مکوں کی برسات کردی تھی۔۔

"کمینے انسان ہمارا نمک کھاتا ہے اور ہم سے ہی دغہ بازی کرتا ہے۔ میں اپنی جان کی قسم کھا کر بھی کہہ سکتا ہو کہ یشمہ

Novelistan.pk(novelistanofficial@gmail.com)

گل بالکل پاک دامن ہیں تم جھوٹ بول

رہے ہو"۔۔۔

ان کی آنکھوں میں تو جیسے خون اتر آیا

تھا۔۔۔

بابا آپ کچھ کہہ کیوں نہیں رہے "

اسے"۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

کہنے کو کچھ نہیں بچا خلیل حاکم وہی "

بول رہا ہے جو اس نے دیکھا ہے اور جو

سچ ہے آئندہ اس گھر میں اس ناپاک

عورت کا نام کبھی نہیں لیا جائے گا اور

نہ ہی تم کبھی اس کا ذکر کرو گے اگر تم

نے اس طرح کیا تو اپنے باپ کا مرا ہوا

منہ دیکھو گے "۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

ان کے فیصلے نے سب کے منہ پر تالا
لگا دیا تھا جب کہ خلیل حاکم بے یقینی
سے انہیں دیکھنے لگے تھے۔۔۔

"پر بابا صاحب"

بس کرو خلیل تم بھول رہے ہو بابا"

صاحب نے تمہارے لیے کیا کچھ نہیں کیا

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اور تم اس کم زات لڑکی کے لیے ان سے

"زبان لڑا رہے ہو

وہ طمز کے مشتر چلاتیں بولیں تھیں۔۔۔

"بھابھی"

انکے لہجے میں وارننگ تھی۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

"میں انہیں ضرور ڈھونڈوں گا اگر آپ سب کو ان سے رشتہ ختم کرنا ہے تو کی جیے"---

وہ غصے سے کہتے باہر کی طرف جانے لگے--

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

"کہاں چلے خلیل میاں ڈھونڈا تو انہیں جاتا ہے جو گم گئے ہوں جو اپنی مرضی سے گئے ہوں انہیں تلاشہ نہیں کرتے"

انکے دہکتے ہوئے وار پر انکے قدم دہلیز پر ہی رک گئے تھے---

"مطلب"

وہ سرسراتے ہوئے لہجے میں بولے---

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

ہماری نہ سہی شہروز کی بات پر تو یقین"

ہوگا نہ آپ کو شہروز نے خود دیکھا ہے

انہیں اپنی آنکھوں سے ان دو مشٹنڈے

مردوں کے ساتھ جاتے بتاؤ انہیں

شہروز"---

شمع نے شہروز کا کندھا دباتے اسے آگے

کیا---

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

"شہروز میری جان یہ کیا کہ رہی ہیں کیا یہ

"سچ ہے کیا دیکھا آپ نے

خلیل حاکم بے تابی سے اس کے سامنے

گھٹنوں کے بل بیٹھتے بولے۔۔۔

"جی چاچو وہ دو انکل آئے اور چاچی سے

بات کی پھر چاچی انکے ساتھ ہنستی ہوئی

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

چلی گئیں میں نے انہیں روکا بھی پر وہ نہیں رکیں"..

اتنا کہتے وہ معصوم بچہ رونے لگا تھا جبکہ خلیل حاکم کی دنیا تہس نہس ہو گئی تھی---

"پتہ نہیں وہ بچہ بھی تمہارا تھا یا نہیں"

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

وہ طنز کے نشتر چلاتی بولیں تو وہ چیخ اٹھیں---

"بھابھی میرے بچے کے بارے میں ایک لفظ نہیں وہ جیسی بھی سہی مگر وہ بچہ میرا ہی ہے وہ جتنا وقت اس گھر میں رہی مجھ سے بے وفائی نہیں کی"

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

وہ یہ کہتے پھٹتے دل کے ساتھ کمرے میں جا چکے تھے۔۔۔۔

پیچھے شمع اور وہ شخص اپنی خوشیاں منا رہے تھے جنہوں نے یشمہ گل کو بازارِ حسن میں بیچ دیا تھا۔۔۔

***

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

"یہ کہاں ہو میں کہاں لے آئے ہو تم"

"لوگ مجھے

یشمہ گل جب ہوش میں آئیں تو اپنے

آپ کو ایک سجے دھجے کمرے میں دیکھ کر

دنگ رہ گئی تھیں۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

"اے لڑکی زیادہ اترانے کی ضرورت نہیں ہے ورنہ پر کترنے ہمیں بھی آتے ہیں---

یہ بازار حسن چندہ کی ملکیت ہے اور یہاں چلتی بھی چندہ کی ہے---

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

ایک تو تیرا آٹھواں ماہ ہے تیرا بچہ بھی
نہیں گرا سکتے ویسے تیری خوبصورت کی
"کافی موٹی رقم دی گئی ہے ہمیں
چندہ بھائی اپنا برا ہلا کر بولی جبکہ یشمہ
گل پر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے تھے
انہیں کسی نے بیچ دیا تھا اور انہیں خبر
بھی نہیں ہوئی تھی۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

"کس نے"

ان کے منہ سے سرسراتے ہوئے نکلا

وہ اپنے مجرم کا نام جاننا چاہتی تھی۔۔۔

"تیری جیٹھانی اور ۔۔۔۔ نے"

کیا۔۔۔"

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

ایسا نہیں ہو سکتا آپ جھوٹ بول رہی

ہیں ایسا نہیں ہو سکتا وہ میرے ساتھ

ایسا کیسے کر سکتی ہیں"۔۔

یشمہ کو ابھی بھی یقین نہیں آرہا تھا۔ مگر

حقیقت تلخ تھی اور وہی تھی جو اس کے

سامنے تھی۔۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

یشمہ کافی دیر بعد صدمے میں رہی تھیں۔

اس کے بعد وہ تو اس کا بچہ بھی ضائع کرنا

چاہتے تھے مگر وہاں کی ایک رحم دل

طوائف نہ صرف یشمہ گل کا سہارا بنیں

بلکہ چندہ بائی کو اس کا بچہ گرانے سے

بھی روکا اور انہیں دھمکی دی کہ اگر انہوں

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

نے ایسا کیا تو وہ اپنا کام بند کر دے گی---

چندہ بائی مجبور تھی کیونکہ اس کی وجہ سے ان کا کوٹھا چلتا تھا۔ وہ اسے اپنے ہاتھ سے جانے نہیں دے سکتی تھی اس لیے انہیں اس کی بات ماننے ہی بنی---

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

ڈیڑھ ماہ کا عرصہ بیت چکا تھا اس عرصے میں یشمہ گل نے ایک خوبصورت سی بیٹی کو جنم دیا تھا جس کا نام انہوں نے خلیل حاکم کی خواہش کے مطابق غزل رکھا تھا۔۔۔

اس عرصے میں انہوں نے بہت بار بھاگنے کی کوشش کی تھی مگر ناکام ٹھہری

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

تھیں بلکہ ان کی سزائیں بڑھا دی گئی

تھی۔۔۔

یہ بھی اسی طرح کا ایک دن تھا جب

شمع وہاں آئی تھیں۔۔۔

"کیسا لگ رہا ہے یہاں یشمہ گل یقیناً

پچھتا رہی ہوگی میرے مقابل آکر"

شمع نے ان پر طنز کیا تھا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

"بھابھی آپ یہاں کیا قصور تھا میرا کیوکی

"آخر آپ نے میرے ساتھ یہ سب

وہ آخر آپ نے محبت سے بچھڑنے پر

چیخ پڑی تھیں۔۔۔

"زبان مت چلاؤ تو اس قابل نہیں کہ

میرے سے بات کر سکوں تمہیں یہ خوش

خبری دینے آئی تھی کہ تمہارا شوہر نامدار

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

شادی کر چکا ہے آج وہ بھی میری بہن

"نگینہ سے---

شمع کی بات ان پر بم کی طرح گری

تھی---

آپ جھوٹ بول رہی ہیں ایسا نہیں "

ہوسکتا خلیل میرے ساتھ ایسا دھوکا

"نہیں کر سکتے---

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

وہ سسکتے ہوئے بولیں۔۔۔

چچ چچ چچ یقین نہیں آیا بیچاری کو یہ"

دیکھو اپنی آنکھوں سے"۔۔۔

انہوں نے اپنے موبائل پر اسے خلیل

حاکم اور نگینہ کی تصویر نکال کر دکھائیں

جس میں نگینہ سرخ عروسی لباس میں

جب کہ خلیل حاکم شیروانی میں تھے۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

ایسا نہیں ہو سکتا"۔۔۔

وہ پیچھے لڑکھڑا گری تھیں جب ان کی ہمدرد نے انہیں سہارا دیا تھا اور سامنے شمع کو دیکھ کر وہ بھی حیرت زدہ رہ گئی تھیں۔ مگر ان کی آنکھوں میں نفرت بھر گئی تھی وہ یشمہ کو اپنے ساتھ لے گئی

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

تھیں جبکہ آخری بار وہ شمع پر نفرت

بھری نگاہ ڈالنا نہیں بھولی تھیں۔۔۔

اس ہمدرد طوائف نے یشمہ گل کو

طوائف بننے سے تو بچا لیا تھا مگر رکاسہ

بننے سے نہ بچا پائی تھیں۔ یشمہ گل اس

کوٹھے پر رکاسہ کا کام کرتی تھیں۔ ان کی تو

بس ایک ھی خواھش تھی کہ ان کی بیٹی

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

غزل کو کوئی یہاں سے بچا کر لے جائے کیونکہ چندہ بائی کی نظریں اب اس حسین پر تھیں۔ جو دھیرے دھیرے جوان ہو رہی تھی اور اسی حالت میں قیامت ڈھاتی تھیں۔ یقیناً اس کے اٹھارہ برس کے ہوتے ہیی وہ اسے بھی بیچ ڈالتیں۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اس عرصے میں ایک دفعہ پھر شمع وہاں چکر لگا چکی تھیں اور انہیں خلیل حاکم کے دو جڑواں بچے ہونے کی خبر دے چکی تھیں۔۔

اس سے یشمہ گل ایک بار پھر ٹوٹ گئی تھیں مگر انہوں نے شمع کو کانوں کان

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

بھی غزل کی موجودگی کا پتا نہ ہونے

دیا---

دھیرے دھیرے غزل کے دل میں

خلیل حاکم کی نفرت بڑھتی گئی اور اسے ہر

مرد سے نفرت ہو چلی تھی---

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

جب اس کا سامنا براق یلماز سے ہوا وہ بالکل الگ حیثیت سے اس کی زندگی میں داخل ہوا تھا۔۔۔

جس کی وجہ سے غزل مرد کے ایک نئے روپ سے واقف ہوئی تھی۔ اس کی ایک ملاقات تو شہروز سے بھی ہو چکی تھی مگر

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

وہ لاعلم تھی کہ وہ اس کے تایا کا بیٹا ہے۔۔۔

****

حال

غزل کو انتظار کرتے کرتے عرصہ بیت چکا تھا۔ مگر براق یلماز شاہ اپنی بات پر کھرا اترا تھا۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

وہ ایک بار بھی اس کے مقابل نہیں آیا تھا۔ مگر یہی بات یشمہ گل اور ان کی ساتھی کے لیے تشویش کا باعث بن رہی تھی۔ کیونکہ چندہ بھائی اب کسی بھی وقت غزل کو بیچ سکتی تھیں۔ اس لیے انہوں نے براق کو ڈھونڈنے کا فیصلہ کیا اور آخر کار براق کو ڈھونڈ ہی لیا۔۔۔

Novelistan.pk(novelistanofficial@gmail.com)

وہ ان دونوں کی بات سن کر پریشان ہو

چکا تھا اور اپنا عہد توڑتے ہوئے۔

وہ ان کے ساتھ ان کے پلین میں شامل

ہو چکا تھا۔۔۔

****

غزل جو رات کو سو رہی تھی۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

رات بارہ وہ یشمہ گل کے اٹھانے پر بوکھلا کر اٹھیں---

"اٹھو غزل جلدی اٹھو"

"کیا ہوا امی جان"

"بس کچھ مت پوچھو اور یہ کپڑے لو اور تیار ہو جاؤ"

"مگر امی---"

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

سوال جواب مت پوچھو غزل جو کہا ہے"

وہ کرو.."

انہوں نے غزل کی کوئی بھی بات سنے

بغیر اسے واش روم میں دھکیل دیا۔جب

وہ تیار ہو کر آئے تو اس پر سفید رنگ کا

شرارہ اور کرتی بہت پیاری لگ رہی تھی۔

اس کے سر پر سفید دوپٹے کو سجاتے ان

Novelistan.pk(novelistanofficial@gmail.com)

کی آنکھیں نم ہوگئی تھی .انہوں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ اپنی بیٹی کو اس حال میں رخصت کریں گی---

دلہن بن کر کتنا روپ آیا تھا اس پر---

"بیٹا تمہاری ماں پر یقین ہے "

خود سے بھی زیادہ امی یہ کوئی پوچھنے کی"

بات ہے"

Novelistan.pk(novelistanofficial@gmail.com)

وہ نم آنکھوں سے بولی۔۔۔

غزل چندہ بائی نے تمہارا سودا کر دیا "

ہے اور وہ کل تمہیں بیچنے والی ہے۔ اس

لیے میں نے تمہارے لئے ایک لڑکے کا

انتخاب کیا ہے اور اس سے تمہارا نکاح

ہے ابھی کیا تمہیں منظور ہے"۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

ان کے لہجے کی بے بسی اور وہ صاف

محسوس کر سکتی تھی۔۔۔

جی امی قبول ہے"۔۔۔"

اس نے اپنے دل پر پتھر رکھ کر کہا شاید

اسے براق کو بھلانا ہی پڑے گا وہ شاید

ناممکنات میں سے تھا اس کا دل کرلا رہا

تھا مگر وہ سنگدل بنی باہر ان کے ساتھ

Novelistan.pk(novelistanofficial@gmail.com)

بڑھنے لگی جہاں اسکا دولہا اس کا انتظار کر رہا تھا۔ مگر سامنے براق کو دیکھ کر اس کے پیروں تلے زمین کھسکی تھی۔۔۔ اور دل تیزی سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔ کیا ان کا ملن ہونے والا تھا۔۔۔ کیا ان کی دعائیں رنگ لائی تھیں۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اس کا چہرہ ایک دم شرم سے سرخ ہوا تھا۔۔

تمہیں کیا لگا کہ میں اپنی بیٹی کے دل " کی بات نہیں جان پاؤں گی"۔۔۔

انہوں نے غزل کو گلے سے لگاتے ہوئے کہا تو وہ تشکر کے نم آنکھوں سمیت ان کے گلے سے لگ گئی۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

"شکریہ امی"

اس کی بات پر وہ مسکرا دیں اور فوراً ہی

انہوں نے نکاح شروع کروایا تھا کیونکہ

چندہ بائی کسی بھی وقت آ سکتی تھیں کوئی

خبر نہیں تھی---

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

دوسری طرف براق کے دل کی دنیا بھی کھل گئی تھی۔جس سے عشق کیا تھا وہ آج اس کی ہم سفر بننے والی تھی۔۔۔

غزل خلیل ولد خلیل حاکم کیا آپ کو" براق یلماز ولد یلماز شاہ سے سکہ رائج الوقت بعوض پانچ لاکھ حق مہر نکاح قبول ہے"

Novelistan.pk(novelistanofficial@gmail.com)

تین بار پوچھنے پر بھی جب انہوں نے قبول ہے کہا تو خلیل حاکم کو اپنے دل کی دنیا پورے طور پر خوش رنگ ہوتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

اب جب مولوی صاحب خلیل حاکم سے پوچھنے لگے تو ایک دم فائرنگ کی برسات شروع ہوئی تھی۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

جس کی ایک گولی براق کا بازو چیر کر

گزری۔۔۔

"براااق"

غزل کے منہ سے چیخ کی صورت اسکا نام

نکلا اور وہ لپک کر اسکی طرف بھاگی۔۔۔

براق کے گارڈز نے فوراً انکا بچاو کرنا چاہا مگر

وہ بندے بہت زیادہ تھے۔۔۔

Novelistan.pk(novelistanofficial@gmail.com)

یہ شیدے کا بھائی تھا جسنے براق کو گولی ماری تھی۔ جسے براق نے مارا تھا اس دن---

یہی ہے نہ وہ بلبل جسکی وجہ سے تو" نے میرے بھائی کی جان لی اب یہ میری راتیں رنگین کرے گی"

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اسکی بات پر براق اشتعال میں آیا تھا۔۔۔

" غزل بھاگو یہاں سے"

نہیں براق میں تمہیں چھوڑ کر نہیں جا سکتی"۔۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

براق اسے زخمی حالت میں بازارِ حسن کے پیچھے والے رستے سے باہر نکالتے بولا۔۔۔

"تم میری فکر مت کرو غزل وہ کسی بھی وقت یہاں آسکتے ہیں نکلو تمہیں میری قسم پیچھے پلٹ کر مت دیکھنا"۔۔۔

"براق مگر"

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

تمہیں ہماری محبت کی قسم اپنی جان"
بچاؤ اور پیچھے پلٹ کر مت دیکھنا اور بس
ایک وعدہ کرو کہ خود کو میری امانت بنا کر
رکھو گی یقین رکھنا تمہیں ایک دن ضرور لینے
آؤں گا"

براق نے اسے دھکا دیتے کہا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اور اسکی آخری بات پر اسنے وعدہ کیا تھا

اور پھٹتے دل کے ساتھ بھاگی تھی۔۔۔

یہاں تک کے پاؤں زخمی ہو گئے تھے۔۔۔

اور آگے سے آتی گاڑی سے اسکی ٹکر ہوئی

تھی۔۔۔۔

وہ اندھا دھند بھاگ رہی تھی کہ سامنے

سے آتی گاڑی کو نہ دیکھ پائی اور اتنی

Novelistan.pk(novelistanofficial@gmail.com)

شدت سے ٹکرائی کہ ہوا میں اڑتی ہوئی زمین بوس ہوئی تھی۔ اس کے سر کا پچھلا حصہ کسی بھاری پتھر سے ٹکرایا تھا۔۔۔

جس کی وجہ سے خون نکلنے لگا تھا اور بہتا بہتا خون اس کے چہرے کو بھی سرخ کر گیا تھا۔۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

خلیل حاکم اور انکا بیٹا عشر فوراً گاڑی

سے باہر نکلے تھے۔۔۔

او نو ڈیڈ یہ کیا ہو گیا مجھ سے"۔۔۔"

وہ پریشانی سے بولا کیونکہ ڈرائیونگ وہی کر

رہا تھا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

"بکواس میں وقت ضائع مت کرو اور اٹھاؤ بچی کو کتنا خون بہہ رہا ہے اس کا"---

خلیل حاکم ایک ایک لفظ چباتے ہوئے پریشانی سے بولے جن کی بات پر فوراً عشر اسے اٹھانے بڑھا تھا۔جو بے ہوشی میں بڑبڑا رہی تھی---

Novelistan.pk(novelistanofficial@gmail.com)

"وہ غنڈے مجھے لے جائیں گے مجھے

بچاؤ"---

"او نو ڈیڈ ایسا لگتا ہے اس کے پیچھے تو

کوئی گنڈے پڑے ہیں"

وہ لڑکھڑا کر بولا---

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

"تو پھر دیر کس بات کی ہے جلدی سے اٹھاو بچی کو اور گاڑی میں ڈالو یہ جگہ سیف نہیں ہیے"۔۔

ان کی بات پر اس نے فورا عمل کیا اور غزل کو گاڑی میں ڈالا اور گاڑی بھگاتے ہوئے وہ لوگ ہسپتال چلے گئے تھے۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

پیچھے گنڈے اسے ڈھونڈتے رہ گئے۔مگر انہیں غزل کا نام و نشان تک نہ ملا تھا۔۔۔

****

وہ دونوں پریشانی سے وارڈ کے باہر ٹہل رہے تھے۔ جب ڈاکٹر باہر آئے۔۔

ڈاکٹر اب وہ کیسی ہے"۔۔۔"

Novelistan.pk(novelistanofficial@gmail.com)

خلیل حاکم بے چینی سے بولے۔۔

"ہم نے ان کی پٹی کر دی ہے اور انھیں کسی بھی وقت ہوش آ سکتا ہے۔ مگر چوٹ کافی گہری تھی بلیڈنگ بھی بہت زیادہ ہوئی تھی تو ان کا خاص خیال رکھیے گا۔۔۔"

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

ڈاکٹر نصیحت کر کے جا چکے تھے جب کہ

وہ دونوں فوراً اندر کی طرف بڑھ رہے

تھے۔۔۔

واؤ ڈیڈ یہ کتنی پریٹی ہے"۔۔۔"

عشر نے اپنی شوخ نیچر کے باعث منہ پر

ہی اس کی تعریف کی تھی۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اس کی بات پر جب خلیل حاکم نے اس لڑکی کا چہرہ دیکھا تھا وہ انہیں بہت جانا پہچانا سا لگا۔۔۔

لگتا بھی کیوں نہ وہ اپنا خون جو تھی ان کا۔

کہاں دیکھا تھا انہوں نے اس لڑکی کو مگر انہیں کچھ بھی یاد نہ آ سکا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اس سے پہلے کہ وہ کوئی اور بات کرتے

غزل ہوش میں آنا شروع ہو گئی تھی۔۔۔

ایک جھٹکے سے چیخ مارتی وہ اٹھ بیٹھی

تھی۔۔۔ اور ہراس نظروں سے ان

دونوں کو دیکھنے لگی تھی۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اس کے لب خوف کے مارے کپکپا

رہے تھے اور عشر تو اسے دیکھتا ہی رہ گیا

تھا۔ جو مکمل حسن کی ایک مثال تھی۔۔۔

بیٹا کیسی ہو آپ اس نالائق کی گاڑی"

سے آپ ٹکرا گئی تھی اب ٹھیک تو ہو نہ

کہیں درد تو نہیں ہو رہا"۔۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

انہوں نے غزل کے سر پر شفقت سے

ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

تو وہ خاموشی سے انہیں ٹکر ٹکر دیکھنے

لگی۔۔۔۔

"پریٹی گرل کیا نام ہے تمہارا "

عشر نے اس معصوم سی گڑیا کو خود کو

تکتے پایا تو پوچھ بیٹھا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

"نام ---- میرا نام کیا ہے----"

"میں کہاں ہوں---

جو اسکے منہ سے الفاظ نکلے تھے وہ ان

دونوں کے لئے ہی ناقابل یقین تھے۔

مطلب وہ اپنی یاداشت کھو چکی تھی۔

انہیں اب سمجھ آیا تھا کہ اس کے سر پر

چوٹ لگنے کی وجہ سے وہ اپنی پچھلی سب

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

یادیں بھول چکی ہے اور انھیں اس بات

کا شدت سے افسوس ہوا تھا۔۔۔۔

خاص کر عشر کو جس کی گاڑی سے وہ

ٹکرائی تھی۔۔۔

"کچھ مت پوچھو بیٹا آج سے تم میری

بیٹی ہوں اور میں تمہارا باپ اور یک تمہارا

بھائی ہے عشر۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو بلا جھجھک

ہم سے کہنا۔۔۔

چلو اب گھر چلتے ہیں۔ تمہاری ماں اور

بہن تمہارا انتظار کر رہی ہوں گی"۔۔۔

مگر میں تو آپ دونوں کو جانتی بھی"

"نہیں

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اسنے ڈری سہمی ہرنی کی طرح کہا جو خوف سے کپکپا رہی تھی۔۔۔

"بیٹا مجھ پر یقین ہے نہ"

انہوں نے مان سے اپنا ہاتھ اس کے سامنے پھیلایا تو لاکھ روکنے کے باوجود خون کی کشش نے اسکو کھینچا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اور اسنے ہاں میں سر ہلاتے انکے ہاتھ پر

ہاتھ رکھ دیا۔۔۔

وہ اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے لے جا

چکے تھے۔ ان کے فیصلے پر عشر نے بھی

سر تسلیم خم کیا تھا وہ ان کے فیصلے سے

پوری طرح سہمت تھا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

جب وہ دونوں اسے گھر میں لے کر

داخل ہوئے تو سب ہی حیرت سے دنگ

رہ گئے تھے---

"یہ کون ہے"

نگینہ نے حیرت سے پوچھا---

میری بیٹی"---"

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

ان کی بات پر سب کی سانسیں رکیں تھیں جب کہ وہ یوں سب کو اپنی طرف تکتا پا کر ڈر رہی تھی اور خوف سے ان کے پیچھے چھپ رہی تھی---

"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ"---"

نگینہ پھٹی ہوئی آواز میں بولی---

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

ایرم بہن کو اپنے کمرے میں لے جاؤ"

"---

انہوں نے اپنی بیٹی عشر کی جڑواں کو کہا

تھا۔ جو ان کی بات مانتے ہوئے۔ اسے

اپنے کمرے میں لے گئی تھی---

اس کے جانے کے بعد خلیل صاحب

نے کھل کر ان سب کو بتایا کہ کیسے اس

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

لڑکی کا عشر کی گاڑی سے ایکسیڈنٹ ہوگیا

اور وہ یاداشت کھو چکی ہے۔ اس لیے

اب سے وہ یہیں رہے گی۔ یہ انکا حتمی

فیصلہ تھا۔

جسے کوئی چاہ کر بھی نہ جھٹلا سکا کیونکہ

غلطی ان سب کی ہی تھی۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

نگینہ نے بھی سکھ کا سانس لیا تھا اور شنع نے بھی جو کچھ اور ہی سمجھ بیٹھیں تھیں۔۔۔

ینگ جنریشن نے عشر کو اشارہ کیا جس میں شمع کی ایک بیٹی اریبہ اور ریحان موجود تھے۔ جو انکی طرح نہیں بلکہ ان سے

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

بہت مختلف تھے اور شہروز کو اپنا سگا بھائی ہی سمجھتے تھے۔۔۔

اور اریج کی بیٹیاں موجود تھیں۔۔۔

عشر نے ان سب کو ہی ساری صورتِ حال سے آگاہ کر دیا تھا۔ اب وہ سب یقیناً غزل کے کمرے میں دھاوا بولنے لگے تھے۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

****

ابھی غزل بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی کہ

ساری ینگ جنریشن دھاوا بولتی ہوئی اندر

داخل ہوئی تھی---

"واؤ کتنی خوبصورت ہے"

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

علینہ اور عائشہ جو کہ ارتج کی بیٹیاں تھیں ان دونوں کے منہ سے اکٹھے ہی نکلا تھا۔۔۔

"تمہارا نام کیا ہے "

اریبہ نے دلچسپی سے پوچھا اسے اپنی نئی کزن بہت پسند آئی تھی۔۔۔

نام وہ تو مجھے یاد نہیں"۔۔۔"

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

غزل نے پریشانی سے کہا۔۔۔

جیسے بہت ہی بڑا مسئلہ ہو۔۔۔ اس

کے اتنی چھوٹی بات پر پریشان ہونے پر

سارے کھل کھلا کر ہنس دیے تھے۔

جنہیں وہ ہونقوں کی طرح دیکھنے لگی

تھی۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

"تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے گڑیا یہ ظاہر سی بات ہے تم میری بہن ہو تو نام بھی تمہیں ہی دوں گا"---

عشر نے کالر جھاڑتے ہوئے کہا تو اریبہ نے اسے ایک جھانپڑ رسید کیا تھا---

"ہم سب سوچیں گے تم اکیلے ہی کیوں..."

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اریبہ بھی میدان میں کود گئی تھی پھر ایک محاذ شروع ہو گیا تھا۔ جس کا مقصد غزل کا نام سوچنا تھا اور سب کی ایک ہی رائے تھی کہ غزل کا نام پری رکھا جائے۔۔۔

شہروز ان سب باتوں سے انجان تھا کیونکہ وہ گھر میں موجود نہیں تھا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

ارم کو اپنا کمرہ کسی سے بھی بانٹنا پسند نہیں تھا اس لئے اریبہ غزل کو اپنے ساتھ اپنے کمرے میں لے گئی تھی۔۔۔

پری کو بھی اریبہ بہت پسند آئی تھی۔۔۔

تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں نہ کہ ہم " تمہیں پری کہہ رہے ہیں"۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اریبہ نے جھجھکتے ہوئے غزل سے

پوچھا۔۔۔

جس پر اس نے مسکرا کر نفی میں سر ہلا

دیا مطلب اسے پری نام سے کوئی

اعتراض نہیں تھا بلکہ وہ تو خوش تھی کہ

وہ اتنے پیارے رشتوں میں آ گئی ہے۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

چھوٹوں کے ساتھ ساتھ بڑے بھی اس

کے آنے سے خوش تھے۔۔۔

شمع بھی اس خوبصورت لڑکی کو اپنے بیٹے

ریحان کے لئے سوچنے لگی تھیں۔۔۔۔

اس بات سے انجان کے وہ تو کسی اور

کے مقدر میں لکھی جا چکی ہے۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

یہ اس سے کچھ دن بعد کی بات ہے

جب رات کی تاریکی چھائی ہوئی تھی۔۔۔

ایک دم پیاس کی وجہ سے غزل کی

آنکھیں کھلی تھیں۔۔۔

ہاتھ بڑھا کر پانی پینے لگی تو پانی کا جگ

خالی پڑا تھا۔ اس نے ایک نظر اریبہ کو

دیکھا جو گھوڑے بیچ کر سو رہی تھی۔ اس

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

نے ان کو اٹھانا مناسب نہ سمجھا اور پاؤں
میں جوتا پہنتے ڈرتے ڈرتے نیچے کی طرف
بڑھی جہاں حال کی لائٹس آف تھی۔ اس
کا رخ کچن کی طرف تھا جیسے ہی وہ کچن
میں پانی۔ ڈالنے لگی۔ اسے اپنے پیچھے
کسی کی آہٹ محسوس ہوئی تھی۔ وہ ڈر کر
پلٹی اور اپنے پیچھے ایک ہیولے کو دیکھ کر

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اس کے منہ سے چیخ برآمد ہوئی تھی۔ جو سامنے والا چوکنا شخص اس کے منہ پر اپنا بھاری ہاتھ رکھتے روک چکا تھا۔۔۔

"شششش"

"اگر تمہارے منہ سے ذرا سی بھی چیخ برآمد ہوئی تو یہیں تمہارا گلا کاٹ دوں گا۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

شہروز سرسراتے ہوئے سنگین لہجے میں

بولا۔۔

کیوں کہ آج سے پہلے اس نے اس لڑکی

کو کبھی اس گھر میں نہیں دیکھا تھا تو بھلا

پھر یہ یہاں کیا کر رہی تھی۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اوپر سے اس کی کرسٹل گرے آنکھیں

اسے مسلسل کسی کی یاد دلا رہی تھیں۔

بھلا وہ لڑکی یہاں کیسے ہو سکتی تھی۔۔۔

غزل نے رکتی ہوئی سانس کے ساتھ

ہاں میں سر ہلایا۔جس پر شہروز نے اس

کے منہ سے ہاتھ ہٹایا تھا۔۔۔

"کون ہو تم"

Novelistan.pk(novelistanofficial@gmail.com)

وہ ٹھٹھرتے ہوئے لہجے میں بولا۔۔۔

"میں پری ہوں "

وہ کپکپاتے ہوئے لہجے میں بولی۔۔۔

اور میں جن"۔۔۔ "

شہروز سختی سے بولا تھا۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اسے لگا وہ لڑکی اس سے مذاق کر رہی ہے۔جس پر اسے جی بھر کر تاؤ آیا تھا۔۔۔

اب تم سچ بتانا پسند کرو گی کہ تم کون ہو" یا پھر میں اپنے طریقے سے اگلواؤں"۔۔۔

شہروز نے اپنی پینٹ کی جیب میں سے گن نکالی اور لوڈ کرتے ہوئے اسے اپنے

Novelistan.pk(novelistanofficial@gmail.com)

حصار میں لیتے گن اس کے نازک

پھڑپھڑاتے ہوئے لبوں پر رکھی تھی۔۔۔

م میں ع عشر کی بہن ہوں"۔۔۔"

اس نے تھوک نگلتے ہوئے ایک ہی

سانس میں اٹک اٹک کر بتا دیا تھا۔۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اس سے پہلے کہ وہ اسے کچھ سخت سناتا

پیچھے سے عشر کی آواز پر وہ چونک کر

پلٹا۔۔۔

"شہروز بھائی یہ آپ کیا کر رہے ہیں"

عشر نے اسے شہروز کے حصار میں

نازک سہمی ہرنی کی طرح پھڑپھڑاتے دیکھا

تو فوراً بولا۔۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

گھر میں ایک چورنی گھس آئی ہے اسی کا "

علاج کر رہا ہوں"۔۔۔

شہروز نے غزل کو اپنی پر حدت بھری

آنکھوں کی تپش میں لیتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ شہروز کو دھکا دیتے ہوئے فوراً عشر

کے پیچھے جا چھپی تھی۔ جسے شہروز حیرت

سے دیکھ رہا تھا کہ آخر ماجرا کیا ہے۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

"بھائی یہ میری بہن ہے پری"

عشر نے خود وضاحت دی تھی۔۔۔

عشر کیا تم مجھے بے وقوف سمجھتے ہو۔۔"

تمہاری ایک ہی بہن ہے اور وہ ارم ہے۔

تو پھر کیا یہ نئی بہن راتوں رات ڈاؤنلوڈ

ہوئی ہے"۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اس کے گہرے طنز کرنے پر عشر بال کھجا کر رہ گیا اور اس نے غزل کو اپنے کمرے میں جانے کا اشارہ کیا تھا۔

جو گدھے کے سر سے سینگھ کی طرح غائب ہوئی تھی۔ پیچھے اس کے جانے کے بعد عشر نے شہروز کو ساری حقیقت

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

سے آگاہ کیا تھا۔ جس نے خاموشی سادھ لی تھی اور اپنے کمرے میں چلا گیا تھا۔۔۔

****

صبح بھی جب وہ ناشتے کی ٹیبل پر آیا تو سب لوگ اسے دیکھ کر حیران ہوئے تھے جبکہ غزل نے بھی اس کو منہ کھول کر دیکھا۔ جو دن کی روشنی میں اور بھی جوان

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اور خوبصورت لگ رہا تھا شاید ہی اس نے

اتنا وجیح مرد کہیں دیکھا ہو۔۔۔۔

شہروز نے اپنے اوپر نظروں کی تپش

محسوس کرتے سامنے آنکھیں اٹھا کر دیکھا

تو غزل کو خود کو تکتے پایا۔۔۔

غزل جو بہت مہوکا شہروز کو دیکھ رہی

تھی۔ اس کے ایک دم خود کو گھورنے پر

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

ڈر کے مارے پلیٹ پر جھک گئی۔ جس کے باعث شہروز کے لبوں پر ایک ہلکی سی مسکان آئی تھی۔ اسے غزل کا خود سے ڈرنا بہت اچھا لگا تھا۔

اس کے نزدیک ایک لڑکی میں ایسے ہی جھجھک ہونی چاہیے تھی۔ جو اسے غزل میں دِکھی تھی۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

لیکن یہی منظر ارم نے جلتی آنکھوں سے دیکھا تھا کیونکہ وہ شہروز کو دل میں بسائے بیٹھی تھی اور اب اس کا کسی اور پر نظر کرم کرنا اسے ایک آنکھ نہ بھایا تھا۔۔۔

*****

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

دن گزرتے گئے مگر اب تک غزل کی

یادداشت واپس نہیں آئی تھی۔۔۔

وہ سب کزنز کے ساتھ گھل مل گئی

تھی۔ مگر شہروز کے آتے ہی وہ ایسے چپ

ہو جاتی جیسے کبھی بولی ہی نہیں تھی۔ یا

جب بھی وہ ان سب کے درمیان بیٹھتا

تو منظر سے ہی غائب ہو جاتی۔۔۔

Novelistan.pk(novelistanofficial@gmail.com)

یہ بات اکثر اسے الجھن کا شکار کرتی تھی اور تو اور وہ یہ بھی جان گیا تھا کہ جو لڑکی اسے مال میں ملی تھی وہ لڑکی پری ہی تھی۔

تب سے غزل نے اس کے دل میں اپنی جگہ بنا لی تھی اور ان کو قریب آتے دیکھ کر ارم دل ہی دل میں کھول رہی

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

تھی اور جو وہ کرنا چاہتی تھی وہ بہت ہی

برا تھا۔۔۔

شہروز کی چھپ چھپ کر غزل کو تلاش

کی نظریں ان سب ہی نے نوٹ کی تھی

اور ساری ینگ جنریشن جانتی تھی کہ وہ

اسے پسند کرنے لگا ہے یہ ان کے لیے

خوش آئند بات تھی۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

جو انہوں نے بڑوں کے کانوں میں بھی

ڈال دی تھی۔۔۔

ارم نے لاکھ چاہا مگر وہ پھر بھی شہروز اور

غزل کو قریب آنے سے نا روک پائی تھی

اور ان کے نکاح کا دن آگیا تھا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

خلیل حکم پہلے ہی اس سے رضامندی لے چکے تھے اور غزل انکے فیصلے پر سر تسلیم خم کر چکی تھی۔

پری خلیل ولد خلیل حکیم کیا آپ کو " شہروز کبیرہ حاکم سے

پانچ لاکھ سکہ رائج الوقت نکاح قبول ہے؟

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

ان کے پوچھنے پر کہ پتہ نہیں کیوں

غزل کو شدت سے خیانت کا احساس ہو

رہا تھا۔

اسے دھندلے سے ایسے ہی نکاح کے

منظر یاد آ رہے تھے مگر کچھ صاف نہیں

تھا۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ کیا کشش اسے

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

یہ نکاح کرنے سے روک رہی ہے مگر

اسے یہ نکاح کرنا پڑا تھا۔۔۔

اس نے مولوی صاحب کے پوچھنے پر

تین بار قبول ہے کہہ دیا تھا اور نکاح

مکمل ہو گیا تھا۔ اسی طرح جب شہروز سے

پوچھا گیا تو اس نے بھی اپنے دل و جان

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

سے غزل کو اپنے نکاح میں قبول کیا

تھا۔۔۔

رخصتی کچھ ماہ بعد کے لیے رکھی گئی

تھی۔۔۔

سارے ان کے نکاح پر بہت خوش تھے

کہ کیونکہ وہ چاہتے تھے غزل ان کے پاس

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

رہے اور یہی ہونے والا تھا۔ مگر یہ ٹھیک

بھی تھا یا نہیں یہ کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔

****

یہ نکاح کے کچھ

دن بعد کی بات ہے جب رات کو غزل

چھت پر کھڑی تنہا چاند کو دیکھ رہی تھی۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

پیچھے سے شہروز نے آکر ایک دم اسے ڈرا دیا تھا۔۔۔

آپ نے تو ہمیں ڈرا ہی دیا"۔۔۔ "

میڈم شوہر ہیں ہم آپ کے اور آپ "ہم سے ہی رہ گئی"

شہروز نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا تو دانتوں تلے دبا کر رہ گئی۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

"کیا ہم ایک بات پوچھیں اس نے کسی کشمکش کے زیر اثر کہا"---

"بھلا تمہیں بھی کسی اجازت کی ضرورت ہے" پوچھو نہ میری جان

اس کی بات پر وہ ایک دم سرخ ہوئی تھی---

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

"آپ نے ہم سے نکاح کیوں کیا ایسی کیا خوبی نظر آئیں آپ کو ہم میں نے ماضی سے بھی واقف نہیں پھر بھی آپ نے ہم سے نکاح کر لیا"---

غزل کی آنکھوں اور لہجے میں حیرت واضح آتی---

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

"کیونکہ تم پاک ہو تمہاری پارسائی سے

محبت ہے مجھے۔۔۔ تمہارے ساتھ رہتے

میں اتنا تو جان گیا ہوں کے تم کبھی مجھے

دھوکا نہیں دے سکتی۔۔

میری تم سے محبت کرنے کے لئے

ایک یہی وجہ کافی ہے"۔۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اس کے بات پر غزل کا دل شکر سے سجدہ ریز ہو جانے کا چاہا تھا۔ جس نے اسے اتنے اچھے ہمسفر سے نوازا تھا مگر کیا واقعی ایسا تھا۔۔۔

دروازے کے پیچھے کھڑی ارم ان کی سب باتیں سن رہی تھی اور اس کے دل میں بھانبھڑ جل رہے تھے۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اب اسی پارسائی کو میں نے نا پاکی میں "

نہ بدل دیا تو میرا نام بھی ارم نہیں"---

ارم نے شیطانی ارادہ کیا تھا---

جو ان دونوں کے رشتے کو توڑ کر رکھ دینے

والا تھا--

****

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

ارم نے اپنی چال چلنی شروع کر دی تھی۔

وہ کبھی غزل کی کوئی فیک تصاویر شہروز کے آفس بھیجتی تو کبھی کوئی۔۔۔

جسے شہروز غصے سے دیکھ کر جلا دیتا تھا۔۔۔

اسے غزل پر پورا یقین تھا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

مگر وہ کب تک اپنی بات پر ڈٹا رہتا اسکا یقین تو تب ٹوٹا جب اسنے غزل کو باہر کسی اور لڑکے کے ساتھ دیکھا۔۔۔

وہ بغیر اس سے پوچھ تاچ کیے وہاں سے جا چکا تھا۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

مگر وہ جلد بازی میں یہ نہ دیکھ سکا کہ ارم بھی وہیں موجود تھی اور اپنا منصوبہ کامیاب ہونے پر خوش تھی۔۔۔

****

آج ان سب کو شادی پر جانا تھا سو گھر میں کوئی نہیں تھا جبکہ ارم غزل کے کھانے میں بے ہوشی کی دوا ملا گئی تھی۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اور ایک غنڈہ ہائر کر چکی تھی جو اسکی عزت برباد کر دیتا انکے پیچھے مگر وہ شخص قدرت کے بدولت وہاں نہیں آ پایا تھا بلکہ شہروز پہنچ چکا تھا جو نہایت ڈرنک تھا اور اسکا رخ۔۔۔

غزل کے کمرے کی جانب تھا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

جیسے ہی وہ وہاں غزل سے پوچھ گچھ کرنے پہنچا غزل کو سوئے دیکھ وہ اسکے قریب چلا گیا۔۔۔

اور اسکے حسن کے آگے کمزور ہو کر وہ سب کچھ کر گیا جو اسے نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

جی ہاں وہ اسکی بے ہوشی کا فائدہ اٹھاتے نشے میں اپنا حق استعمال کرتے اسکی عزت پامال کر چکا تھا۔۔۔

جب اسے ہوش آیا تو اسکے اوسان خطا ہو چکے تھے۔ وہ اسکی پاکیزگی جاننے کے لیے کس حد سے گزر گیا تھا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اسے غلطی کا شدت سے احساس ہوا تھا۔۔۔

وہ الٹے پیر وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا جبکہ غزل کو جب ہوش آیا تو اپنی حالت دیکھ وہ مرنے کے قریب تھی۔۔۔

"یہ سب کس نے کیا میرے ساتھ یا خدا"

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

وہ پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی اس

رات۔۔۔

مگر کسی کو بھی اپنی بدنامی کا بتا نہ پائی

تھی۔۔۔

اس روز کے بعد سے شہروز اس سے اور

بے گانہ ہوتا چلا گیا تھا جبکہ کچھ ہی دن

میں انکی شادی تھی۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

شادی کی رات بھی وہ اسے دیکھے بغیر

وہاں سے لوٹ چکا تھا۔۔۔

غزل اسکی نفرت کی وجہ سمجھنے سے قاصر

تھی۔ وقت بیتتا گیا اور انکی دوریاں بڑھتی

گئیں۔۔

اسنے لاکھ کوشش کی اپنا رشتہ صحیح کرنے

کی مگر شہروز اسکی کوئی مدد ہی نہ کرتا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

آج اسکا دل بہت غم زدہ تھا اور آنکھیں سوجی ہوئی۔۔۔

کیونکہ وہ سات ماہ سے پریگننٹ تھی اور شہروز اسکے ساتھ بات تو کیا بیٹھنا بھی پسند نہ کرتا تھا۔۔۔

مگر جب چاہے اپنا حق ضرور لے لیتا تھا۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

آج وہ بھری بیٹھی تھی جب اسنے شہروز کو

باہر جاتا دیکھ اسکا رستہ روکا۔۔۔

کیوں کیوں کر رہے ہیں آپ ایسے"

ہمارے ساتھ قصور کیا ہے ہمارا صرف

"آپ سے محبت کرنا یہی نہ

وہ اسے جھنجھوڑ کر بولی تو وہ اسے دیکھ تلخی

سے مسکرا دیا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

وہ بھی تو اسکے دل کی دھڑکن تھی اگر وہ

اسے دھوکا نہ دیتی۔۔۔

خدارا لوٹ آئیے ہمارے پاس ورنہ جی"

نہیں پائیں گے ہم یہ جسم تو بس دکھاوا

ہے روح تو مر چکی ہے ہماری بس آخری

"سانس بھرنے کی دیر ہے

وہ اس سے فریاد کرتی بولی۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

"سچ کہہ رہا ہوں جس دن میرے دل کی

دنیا میرے بس میں نہ رہی تم تک پہنچنے

سے مجھے کوئی طاقت نہیں روک سکے

گی---"

اسکے لفظوں کی شدت سے جزبات کی آگ

بھڑک رہی تھی---

"اور کتنی دیر

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اسنے سسک کر کہا تو وہ تلخی سے

ہنسا۔۔۔۔

"گر ہارا تو میں تمہارا"

اسنے گھٹنوں کے بل جھکتے اسکا چہرہ

ٹھوڑی سے مٹھی میں دبوچتے کہا تو اسکا

"لہجہ سرد تھا مگر آنکھیں دہک رہی تھیں

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

خیال رکھیے گا صاحب ہجرِ یاراں بھی"

عاشق کی جان لے لیتا ہے تب جیت

بھی گئی تو آپ کو ہار جاؤں گی"۔۔۔

اس لڑکی نے آنسوؤں رگڑ کر اپنی سرخ

آنکھیں سامنے والی کی آنکھوں میں گاڑیں

اور اسکا گریبان جھنجوڑ کر کہا۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اسکی بات پر لمحے کے لیے مقابل کی ہستی ہل گئی تھی۔ مگر پھر سمبھل کر بولا تو لہجہ سفاک تھا۔۔۔

"تم انتقام تھی اور انتقام رہو گی بدلے میں آیا مہرہ کبھی دل کی دھڑکن نہیں بنا کرتا"۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اپنے لفظوں سے اسکا سینہ چھیل کر اسے پیچھے جھٹک کر وہ مضبوط قدم رکھتا کمرے سے باہر جا چکا تھا۔

پیچھے وہ عشق میں کملی لڑکی گھٹنوں میں سر دیے ساکت آنکھوں سے یہ تہیا کر رہی تھی کہ وہ اس شخص کو ہرا کر رہے گی تبھی تو اسکے عشق کی جیت ہو گی۔مگر

Novelistan.pk(novelistanofficial@gmail.com)

وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ عشق قربانی مانگتا ہے کبھی رشتوں کی تو کبھی خون کی---

عاشق ہوں نہ محبت میں نفرت جیسے"

جرم کی مرتکب نہیں ہو سکتی میں"----

ٹپ ٹپ برستی آنکھوں سے خود کو یاد دہانی کرائی تھی اسنے---

******

Novelistan.pk(novelistanofficial@gmail.com)

آج کے دن اسنے ایک بہت خوبصورت بچی کو جنم دیا تھا جس کا نام انہوں نے کشش رکھا تھا۔۔۔

وہ اپنی بیٹی سے تو خوب پیار کرتا تھا مگر اپنی بیوی کے ساتھ بتانے کو اسکے پاس ایک لمحہ بھی نہیں ہوتا تھا جو ارم کی خوشی میں اضافے کا باعث بنتا تھا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

آج ایک سال بعد انکی بیٹی کی پہلی سالگرہ تھی۔ جب سب نے مل کر اس سے شہروز کے لیے گانا گانے کی فرمائش کی---

اور وہ نہ چاہتے ہوئے بھی مان گئی تھی---

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

سفید فراک میں وہ جنت سے اتری کوئی پری لگ رہی تھی---

لائٹس آف ہوئیں اور اسنے گانا شروع کیا---

Dil mera poochh raha hai tujhse

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

Kya pyar karoge

mujhse mujhse

اسنے شہروز کے گرد گھومتے گایا تھا

Aankhon mein,

neendon mein,

khwabon mein

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

Tera hi chehra hai ab to sanam

Yaadon pe mere khayalon pe

Tera hi pehra teri kasam

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اسکے کندھے پر سر رکھتے اسنے کہا تو اسکی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔۔۔

Saanson mein tu meri saanson mein

Bin tere jaanejaan kya zindagi

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

Darti hoon har pal

main darti hoon

Tu chhod jaaye na

mujhko kabhi

یہ کہتے اسکی آنکھوں میں واقعی خوف

تھا۔۔۔

Darti hoon har pal

main darti hoon

Tu chhod jaaye na

mujhko kabhi

Dhadkan poochh rahi

tujhse

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

Kya pyar karoge

mujhse

Haan haan mujhse

وہ اسکے دل پر سر رکھتے بولی تھی---

Jaane na tu to yeh jaane

na

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

Kitna mere dil chaha tujhe

Deewane maine to anjane

Chhup ke duaon mein manga tujhe

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

یہ سچ تھا کہ وہ ہر وقت یہی دعا کرتی تھی۔۔

Yeh marzi, yeh marzi rab ki hai

Jo mujhko jaaneman tu na mila

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

Chhodo bhi, chhodo bhi jaane do

Mujhko na tujhse koyi gila

یہ کہتے اس ستمگر سے اسکی آنکھیں نم ہوئیں تھی جبکہ شہروز کے غصے کا گراف لمحہ بلمحہ بڑھتا جا رہا تھا۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

CHahat poochh rahi hai tujhse

Kya pyar karoge mujhse

Haan haan mujhse

یہ کہتے جب اسنے شہروز کے ہاتھ پکڑے تھے۔ شہروز نے ایک دم اشتعال میں

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

آتے اسکا نرم رخسار پر کس کر تھپڑ مارا

تھا۔۔۔

"چٹاخ"

تھپڑ کی گونج پر سب ساکت رہ گیا تھا۔۔۔

اور غزل کے لب کا کنارہ پھٹ چکا تھا

جس سے خون بہنے لگا تھا۔۔۔

اسنے حیرت سے شہروز کو دیکھا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

بس کرو یہ ناٹک۔ یہ دکھاوا اس کے"
سامنے کرنا جو تمہیں جانتا نہ ہو۔ میری
بیت کا راگ الاپنے والی کوئی پاکیزہ بیوی
نہیں بلکہ طوائف زادی ہے"۔۔۔۔
شہروز کے جلتے ہوئے انگاروں نے اسکے
وجود کے پرخچے اڑا کر رکھ دیے تھے۔۔۔

Novelistan.pk(novelistanofficial@gmail.com)

شہروووووز کیا بکواس کر رہے ہو زبان"

"سمبھال کر بات کرو

خلیل حاکم اسے جھنجھوڑ کر دھاڑے تھے

کیونکہ وقت خود کو دہرا رہا تھا کل جہاں

انکی بیوی کھڑی تھیں آج وہی سب انکی

منہ بولی بیٹی کہ ساتھ ہو رہا تھا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

"کیوں کیوں رہوں میں چپ اگر اب میں خاموش رہا تو میری کوئی رگ پھٹ جائے گی"

وہ بھی دوبدو چلایا تھا۔۔۔

"پوچھیں اس سے کس کس کے ساتھ راتیں رنگیں کرتی رہی ہے"

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

شہروز نے غزل کا بازو دبوچتے اسے دھکا دیا تھا جسکا سر سیدھا پلر کے ساتھ جا لگا تھا۔۔۔

غزل کے سر میں شدید درد کی ٹیسیں اٹھنا شروع ہوئی تھیں۔۔۔

اور پچھلے سب منظر دھند سے چھٹ کر واضح ہوتے گئے۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اسکی یادداشت آبو تاب سے واپس آ گئی تھی۔

"یہ بہانے مت کرو ہمارے سامنے اور سب کو سچ سچ بتاؤ س جسکی ماں طوائف ہو گی اسکی بیٹی بھی تو طوائف ہی ہو گی نہ"

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

وہ اسے اپنے سامنے کرتے بولا تو اسکے سر سے خون نکلتا دیکھ لب بھینچ کر رہ گیا۔۔۔

"زبان سمبھال کر بات کریے شہروز کبیر حاکم اگر ہماری ماں کے خلاف ایک اور لفظ بھی کہا رو زبان کھینچ لیں گے ہم آپ کی..."

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

وہ ہوش میں آتی شیرنی بن کر بپھری تھی

اس پر۔

اسکا یہ روپ دیکھ سب حیرت سے دنگ رہ

گئے تھے۔۔۔

"سب یاد آگیا ہے ہمیں سب کچھ"

وہ اپنے سر پر ہاتھ رکھتی ان سب کو

نفرت کی نگاہ سے دیکھتی بولی۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

"کیا بیٹی سچ میں---"

خلیل حاکم خوشی سے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے بولے تو اسنے نفرت سے انکا ہاتھ جھٹک دیا---

"ہماری ماں کو طوائف کہ رہے تھے نہ آپ تو کان کھول کر سنیے طوائف اپنی

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

مرضی سے نہیں بنتی عورت اسے طوائف

آپ جیسے ذلیل مرد بناتے ہیں"---

وہ ایک ایل لفظ چبا کر بولی سالوں کی

نفرت آج سر چڑھ کر بول رہی تھی---

کیا بکواس کر رہی ہو"---"

شہروز اسکا منہ دبوچتے بولا---

Novelistan.pk(novelistanofficial@gmail.com)

"جاننا نہیں چاہیں گے میری ماں کو

کوٹھے پر کا نے بیچا وہ شخص کوئی اور نہیں

بلکہ آپ کا سگا باپ ہے"---

چٹاخ---

ایک اور تھپڑ اسکے چہرے پر تمغے کی طرح

ملا تھا جس پر وہ طنزیہ انداز میں ہنس دی

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

"کیوں کیا ہوا سچ کڑوا لگا۔۔۔"

جھوٹ بول رہی ہو تم الزام لگا رہی ہو"

میرے باپ پر"۔۔۔

وہ دھاڑ اٹھا تھا اسکا بس نہیں چل رہا تھا

کہ اسے زمین میں دفن کر دیتا جو لوگوں

کے سامنے اسکے باپ کا تماشہ بنا رہی

تھی۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

کہوں رشتے اور عزت صرف آپ کی ہوتی"

ہے ہم جیسوں کی نہیں بہتان لگانا جانتے

ہیں تو سچائی سننا بھی سیکھیں۔۔۔

"آپ کا باپ میرے باپ سے جلتا تھا

اسنے پہلے کبیر حاکم کی طرف اشارہ کرتے

پھر اپنے باپ خلیل حاکم کی طرف اشارہ

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

کیا جو پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھ رہے تھے---

ایسے کیا دیکھ رہے ہیں غزل ہیں ہم" پہچانا نہیں نام تو آپ نے ہی رکھا تھا نہ ہمارا"---

وہ انکی طرف نفرت سے دیکھتی بولی تو وہ لڑکھڑا گئے---

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

غزل م میری اور یشمہ کی بیٹی ہو"

تم"---

وہ قریب آتے بولے---

ہاں بد قسمتی سے جسکا محبوب شوہر اسکو"

جہنم میں جھونک کر بھول گیا اور دوسری

شادی کر لی اور بچے بھی پیدہ کر لیے پہلی

Novelistan.pk(novelistanofficial@gmail.com)

محبت اور اولاد کو تو دفنا ہی دیا تھا آپ

نے"---

وہ ان کو بھی بخشنے کے موڈ میں نہیں

تھی جنکی حالت اتنی بڑی سچائی پر خراب

ہوتی جا رہی تھی---

ایک دفعہ ایک دفعہ تو ڈھونڈنے کی"

کوشش کی ہوتی مگر نہیں آپ نے بھی

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

سب کی طرح اس جھوٹے شخص کی جھوٹی

"گواہی پر یقین کر لیا

وہ شہروز کی طرف انگلی اٹھا کر بولی۔۔۔

اور شہروز تو زلزلوں کی زد میں آگیا تھا بھلا

وہ کیسے جانتی تھی کہ اسنے جھوٹی گواہی

دی تھی۔۔۔

کیوں شہروز کیا یہ سچ کہ رہی ہے"۔۔۔"

Novelistan.pk(novelistanofficial@gmail.com)

شہروز تو پشیمانی میں ایسے گھرا تھا اپنے چاچو کے سامنے کہ کچھ بول بھی نہ پایا---

"کہاں ہے یشمہ میری یشمہ کہاں ہے" خلیل حاکم ایک دم اسے جھنجھوڑے ہوئے بولے---

"آپ کے بڑے بھائی نے اسے بازارِ حسن میں بیچ دیا اور اب وہ وہاں کی ایک

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

نام ور رقاصہ ہیں کیسا لگا آپ کو جان

کر"---

وہ بے حس بنی انکا دل چیرتے بولی---

جو بے یقینی سے اپنے بھائے کو دیکھ

رہے تھے---

یہ یہ جھوٹ بول رہی ہے خلیل"

میرے بھائی شہروز تم تو میرا یقین کرو"--

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

"ڈیڈ مجھے آپ پر پورا بھروسہ ہے میں

"جانتا ہوں یہ جھوٹ بول رہی ہے

وہ ایک ایک لفظ چباتے بولا تو کبیر حاکم

نے فوراً پسینہ پونچھا تھا۔۔۔

"ہم جانتے تھے کہ پیار یا محبت تو کبھی

آپ نے کی ہی نہیں ہم سے سارے

وعدے جھوٹے تھے آج دیکھ بھی لیا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

ہماری ماں کو طوائف کہنے والے آپ کیا

یہ جانتے ہیں کہ ہماری ماں تو رقاصہ ہیں

ایک مگر آپ کی ماں بھی طوائف

ہیں"---

ایک اور لفظ کہا میری مرحوم ماں کے

خلاف تو زبان کھینچ لوں گا--

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

شہروز آپے سے باہر ہوتا اسکا گلا دبوچ کر

بولا۔۔۔

ہا ہا ہا ہا۔۔۔"

کونسی ماں جو مری ہی نہیں بلکہ زندہ ہے

ایک طوائف کی صورت میں اور مبارک ہو

اسے بھی طوائف بنانے والے کوئی اور

نہیں آپ کا باپ ہے کبیر حاکم۔۔۔"

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اسکی بات پر شہروز بے یقینی سے پیچھے ہوا تھا۔۔۔

"اگر اب بھی ہم پر یقین نہیں تو اس شہر کے سب سے مشہور بازارِ حسن میں جائیے۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

وہاں ایک مرہا نامی طوائف زندہ لاش بنی جی رہی ہے۔ صرف اپنے بیٹے کو ایک بار اپنے سینے سے لگانے کی چاہ میں۔

اگر ہم جھوٹے ہوئے تو بخدا اسی وقت ہماری جان لے لی جیے گا"

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اس سے پہلے کے وہ اور کچھ کہتی کوئی

اندھیرے میں شہروز پر وار کرنے لگا

تھا۔۔۔

غزل نہ چاہتے ہوئے بھی اسکا وار خود پر

لے گئی تھی۔۔۔

چاکو اسکا پیٹ چیرتا اندر دھنستا چلا گیا کہ وہ

لڑکھڑا کر نیچے گری۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

"غزل میری بچی"

خلیل حاکم تڑپ کر نیچے بیٹھے اور اسکا سر

اپنی گود میں رکھا۔۔۔

"غزل"

شہروز بھی پھٹتے دل سے نیچے گرا۔۔۔

ہمیں تو طوائف بنا دیا آپ نے اب"

ہماری بیٹی کی ذمہ داری ہم آپ کو دیتے

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

ہیں اور دیکھیں گے ک کہ آپ اسکی

کیسی تربیت کرتے ہیں"---

یہ کہتی وہ بے ہوش ہو چکی تھی---

جبکہ اسے فلفور ہسپتال لے جایا گیا

تھا--

وہ آئی سی یو میں زندگی اور موت کی

کشمکش میں تھی--

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

جب خلیل حاکم اور شہروز فوراً سے بیشتر بازارِ حسن گئے جہاں تلخ حقیقت منہ کھولے کھڑی تھی---

آپ اب کیا کرنے آئے ہیں یہاں" خلیل"

یشمہ گل انکو یہاں دیکھ ٹوٹے دل سے بولیں---

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

مجھے معاف کر دو یشمہ میں تمہاری"

"حفاظت نہ کر پایا

وہ ہاتھ جوڑ کر گڑگڑاتے ہوئے بولی۔۔۔

یہی حال شہروز کا بھی تھا جو اپنی ماں مرہا

کے سینے سے لگا اپنی ممتا کی پیاس بجھا رہا

تھا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

وہ سب وہاں سے اکٹھے ہسپتال پہنچے تھے

جہاں سے ملنے والی خبر نے انکے پیروں

تلے سے زمین کھینچ لی تھی۔۔۔

"بھائی بھابھی یہاں نہیں ہے"

کوئی انہیں یہاں سے لے جا چکا ہے آئی

"سی یو کے پچھلے دروازے سے

"کیا بکواس کر رہے ہو ریحان"

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

وہ اسے دھکا دیتے خود اندر گیا جہاں ڈرپ نیچے لٹک رہی تھی اور سائڈ ٹیبل پر ایک نوٹ پڑا تھا۔۔۔

"شکستِ فاش دشمن"

پیچھے وہ نیچے گرتا اپنا سب کچھ کھو دینا پر بلک بلک کر رو دیا مگر اب کیا ہو سکتا تھا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

کبیر حاکم اور شمع کو جیل ہو چکی تھی۔۔۔

جبکہ خلیل حاکم یشمہ کو واپس لے آئے تھے۔۔۔

سب اپنی جگہ پر واپس آگیا تھا بس کچھ نہیں بدلا تھا تو شہروز کا پچھتاوا جو اپنے ہاتھوں اپنی جنت برباد کر چکا تھا۔۔۔

اور اپنا وقت اپنی بیٹی کے ساتھ گزارتا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

مگر اسنے بھی اپنی بیٹی کے لیے اپنی سگی ماں مرہا کے کہنے پر ارم سے شادی کر لی---

اگر وہ جان جاتا کہ ارم ہی اس سب کی وجہ ہے تو وہ یہ کبھی نہ کرتا---

****

سولہ سال بعد-----

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

وہ لڑکی اس اندھیرے کمرے میں دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی اور اپنی موت کا انتظار کر رہی تھی۔ سولہ سال سے وہ یہی تو کر رہی تھی۔جب کوئی درندہ اسکی عزت کو تار تار کرتا وہ اپنی موت کی دعا کرتی مگر اگلے روز موت کی بجائے ایک نیا درندہ آ جاتا تھا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

آج بھی دروازہ کھلنے کی آواز پر اسنے درد اور ضبط سے آنکھیں بھینچیں تھیں۔آج ایک نئی ذلت سہنی تھی شاید اسے۔مگر اس شخص کے آگے نہ بڑھنے پر اسنے اپنے درد سے ٹوٹتے اور زخموں سے بھرے جسم میں جان یکجاں کرتے سیدھے ہو کر بیٹھتے دروازے کی طرف دیکھنا چاہا۔۔۔

Novelistan.pk(novelistanofficial@gmail.com)

دروازے میں موجود شخص کو دیکھ کر

عزیت بھری مسکراہٹ نے اسکے لبوں کو

چھوا تھا اور آنسو جو نجانے کب کے خشک

ہو چکے تھے وہ ٹپ ٹپ کر کے اسکے

چہرے پر بکھرنے لگے تھے۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

وہ شخص اپنے قدموں کو گھسیٹتا اس تک
پہنچا اور اپنے کندھوں سے چادر اتار کر اسکے
پھٹے ہوئے کپڑوں پر ڈالی ---
اس شخص نے تو جیسے کفر سمجھا تھا
دوسری نظر بھی اس پر ڈالنا---
اور وہ لڑکی حیرت سے اسکے چہرے پر بنے
محراب کو دیکھ رہی تھی---

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

میں میں تمہیں یہاں سے لے جانے آیا"

ہوں"

اس شخص نے پتہ نہیں کس عزیت سے

کہا تھا جیسے ابھی رو پڑے گا۔۔۔

آپ بہت بدل گئے ہیں لیکن اب ہم"

پہلے کی طرح پاک نہیں رہے"

ششش ایسے مت کہو میں تمہارے گھر

والوں کو اطلاع کر چکا ہوں وہ کسی بھی

وقت آتے ہوں گے۔۔۔اس سب میں

"تمہارا کوئی قصور نہیں

اسکی بات پر وہ درد سے ہنسی

تھی۔۔۔ محبت بھی کبھی کبھی قصور بن

جایا کرتی ہے۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

آپ نے بری دنیا چھوڑ دی اور اس"

معاشرے نے مجھے اس بری دنیا کے

دلدل میں دھکیل دیا جس سے میں ناپاک

ہو گئی"

اسکا لفظ لفظ آج سامنے بیٹھے شخص کا دل

چیر رہا تھا---

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

ہاں وہ شخص کوئی اور نہیں بلکہ براق یلماز
شاہ تھا جسکی محبت آج عشق کی معراج
تک پہنچ چکی تھی---
مگر اب وہ کچھ نہیں رہی تھی---
میں اب بھی وہی ہوں اور میرا وعدہ"
بھی میں اب بھی تمہارا انتظار کروں گا اور
آج بھی تم میرے لیے اتنی پاک ہو جتنی

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

پہلے تھے۔ بس انتظار ہے تو تمہاری ہاں

"کا---

وہ اس شخص کا صبر دیکھ کر رہ گئی کیا تھا

وہ شخص---

اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا راہداری سے

آوازیں آنے لگیں--

..."لگتا ہے تمہارے گھر والے آ گئے"

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

تم جاؤ مجھے ان سے کچھ بات کرنی

ہے۔۔۔

میں انتظار کروں گا تمہارے جواب کا وہ"

یہ کہتا وہاں سے جا چکا تھا"۔۔۔

******

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

سولہ سال , سولہ سال کا انتظار آج ختم

ہوا تھا آخر کار اسے اپنی بیوی اپنا پیار مل

ہی گیا تھا۔۔۔

وہ اس خاموش راہداری میں بھاگتا ہوا جا رہا

تھا اسکے پیچھے ہی سب گھر والے بھی

تھے۔ جیسے ہی وہ دروازے کو توڑتا اندر

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

داخل ہوا اسکے قدم دروازے میں ہی زنجیر

ہوئے تھے۔

آگے کا منظر دیکھ اسکا دل شدت سے

پھٹنے کو ہوا تھا۔۔۔

کیونکہ اسکی بیوی کی جو حالت تھی اس

سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ اپنی

عزت گنوا چکی ہے بلکہ ایک بار نہیں کئی

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

بار کسی کی دردنگی کی بھینٹ چڑھ چکی

ہے---

آخر تم آ ہی گئے اس پل کا انتظار ہمیں"

سولہ سال سے تھا۔ یہی تو چاہتے تھے ہم

کہ ایک بار موت آنے سے پہلے تم ہمیں

اس حال میں دیکھو"---

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

غزل کی آواز پر وہ لڑکھڑاتے قدموں سے

اس تک آیا اور اسکے قدموں میں گرا

تھا۔۔۔۔

کیسا لگ رہا ہے ہمیں یہاں دیکھ کر"

یقیناً خوشی ہو رہی ہوگی کیونکہ تم نے تو ہم

سے پیار کیا ہی نہیں وہ تو ہم پاگل تھے جو

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اپنے عزت کے لٹیرے کو اپنا محبوب

" سمجھتے رہے

تو کیا وہ حقیقت سے آگاہ ہو چکی تھی۔۔۔

میں نے بہت ڈھونڈا تمہیں مجھے معاف"

کر دو تم جو کہو گی میں کرنے کے لیے تیار

ہوں مگر بس ایک بار مجھے معاف کر دو

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

جب سے تمہیں طوائف کہا ہے میرا خود کو

"ختم کرنے کا جی چاہتا ہے

وہ سرخ بہتی آنکھوں سے بولا تو وہ اسکی

بات سنتی ہنس پڑی۔۔۔

تمہیں تکلیف ہوتی ہے کیا مزاق کر"

رہے ہو تم ہاہاہاہا تم نے ہی تو کہا تھا ہم

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

ایک طوائف ہیں ایک طوائف زادی ایک

طوائف کی بیٹی یہی کہا تھا نہ۔۔۔

پہلے تو ہم صرف ایک طوائف زادی تھیں

مگر آج تمہاری بدولت طوائف بھی بن گئے

"جس سے ہر مرد دل بہلاتا ہے

اسکی آواز میں اتنا درد تھا کہ شہروز کبیر

حاکم کا دل چھلنی ہو گیا۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

"میری بات۔۔۔۔"

ششششش پتہ ہے ہم خوش ہیں کیونکہ"

عورت تو مرد کی عزت ہوتی ہے نہ اگر آج

ہماری عزت لٹ چکی ہے تو عزت تمہاری

"خاک میں ملی ہے ہاہاہاہاہا

وہ اس کو طنزیہ لہجے میں کہ کر کھوکلا قہقہ

لگانے لگی پیچھے کھڑا اسکا باپ مر جانے

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

کے در پر تھا اور اسکا شوہر مرنے کی دعا کر رہا تھا۔ جو اسکی بیوی سولہ سال سے کر رہی تھی۔۔۔

جانتے ہو ہم کہتے تھے نہ کہ تم سے" نفرت نہیں کر سکتے کیونکہ جن سے محبت کی جائے بھلا ان سے نفرت کیسے کی جا سکتی ہے مگر ہم غلط تھے"۔۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

"ہچکی---- ہچکی--- ہچکی----"

رو رو کر اسکی ہچکی بندھ چکی تھی---

جن سے محبت کی جاتی ہے ان سے"

نفرت ہو سکتی ہے جیسے ہمیں تم سے

"ہو گئی---

اسنے وقفہ لیا اور پھر بولی---

Novelistan.pk(novelistanofficial@gmail.com)

"ہر ایک رات جب وہ درندے ہمیں
نوچتے تو تم سے نئے سرے سے نفرت کی
ہے ہم نے ہر ایک رات ہر ایک دن تم
سے نفرت کے عہد کرتے رہے اور آج یہ
وقت آگیا ہے کہ تمہاری آنکھوں میں اپنا
عکس دیکھتے تمہاری آنکھیں نوچنے کا جی
چاہتا ہے"

اسنے اپنی سرخ آنکھیں اسکی آنسوؤں سے نم آنکھوں میں ڈالتے شدتِ درد سے چیختے ہوئے کہا کہ وہاں کے سارے در و دیوار رو پڑے تھے اسکے درد پر۔۔۔

"غزل"

اسکے منہ سے حیرت سے بس اسکے نام کی سرگوشی نکلی۔۔۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

اتنی نفرت اتنی نفرت تو اسنے بھی نہیں کی تھی اس سے۔۔ مگر وہ کرنے لگی تھی۔۔۔

اتنی نفرت کرتے ہیں تم سے ہم کہ یہ" رشتہ جو ہمارے درمیان ہے ہمیں گالی لگتا ہے خدارا ایک احسان کرو مجھ پر کہ اگر کبھی زندگی میں ہم پر ترس آیا ہو تو ہمیں

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

طلاق دے کر اس رشتے سے آزاد کر

دو"----

اسکی بات پر جیسے شہروز کبیر حاکم نے

اپنے بہرہ ہو جانے کی دعا کی تھی--

****

خدارا دیں ہمیں طلاق ورنہ ہم اپنی جان"

"دے دیں گے

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

وہ چیخ اٹھی تھی---

اور وہ ضبط کی انتہا پر تھا---

میں تمہیں تلاق دیتا ہوں طلاق دیتا"

ہوں طلاق دیتا ہوں"----

اور پھر وہ وہاں سے بھاگتا چلا گیا---

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

جبکہ اسکے چہرے پر پرسکون مسکراہٹ چھا گئی تھی اور وہ ہوش و خرد سے بے گانہ ہوتی چلی گئی۔۔۔

****

اسکی عدت پوری ہو چکی تھی اور وہ ان سب سے الگ اپارٹمینٹ میں رہ رہی تھی۔۔۔

اور آج براق یلماز شاہ کا نکاح تھا۔اسکا

صبر پورا ہو چکا تھا اور اسکا پھل اسے آج

مل چکا تھا۔۔۔

غزل کی صورت میں۔۔۔

وہ اسکی ہر خواہش پوری کرتے اور اس

پر محبت نچھاور کرتے اور کبھی انکی بات نہ

ٹالتے۔۔۔

Novelistan.pk(novelistanofficial@gmail.com)

غزل نے جو آزمائشیں جھیلیں تھیں انکا

پھل انہیں براق کی صورت ملا تھا۔۔۔

اور رہ گئی بات شہروز کی تو وہ پچھتاؤں میں

گھرا اپنی زندگی بسر کر رہا تھا اور یہی سزا

اب ارم کے لیے بھی تھی جسکا شوہر

اسے دیکھتا تک نہ تھا۔۔۔

****

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

ختم شد

اگر آپ سب کو یہ اینڈ اچھا نہیں لگا اور آپ چاہتے ہیں کہ براق اور غزل کی محبت کے سینز زیادہ دکھائیں جائیں تو انباکس میں بتائیں آپ کی فرمائش پر ناول کو لاااانگ اور ڈیٹیل فارم میں لکھا جائے گا😂😂۔

Novelistan.pk (novelistanofficial@gmail.com)

جس میں غزل اور براق کے بے محبت کی کہانی ہو گی اور غزل کی بیٹی کی بھی سو

سٹے ٹیونڈ۔۔۔۔

Novelistan